شاہ چور

علیم الحق حقی

اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اس اندھیری رات میں دلدلی علاقے کا رخ کرنا درحقیقت اس کے مجرمانہ کیریر کا نقطۂ آغاز ثابت ہوگا۔ اس کے خواب و خیال میں بھی نہیں تھا کہ جلد ہی وہ کوئی ایسا جرم کرے گا' جو اس صدی کا یادگار اور تاریخی جرم قرار پائے گا۔ وہ اس کام کے لئے کسی اعتبار سے بھی موزوں نہیں تھا۔ وہ عام سی قدوقامت اور شکل و صورت کا آدمی تھا۔ اوسط قد' مضبوط جسم' بازوؤں کی پھڑکتی ہوئی مچھلیاں اور پُر گوشت کاندھے........... جسمانی مشقت انسان کو مضبوطی تو عطا کر ہی دیتی ہے۔ آئرلینڈ کے باشندے عام طور پر ایسے ہی ہوتے ہیں۔ اس کے چہرے پر سرخ مہاسے بھی تھے' جو سرخ بالوں سے میچ کرتے تھے۔ وہ عام شخصیت کا مالک تھا لیکن وہ عام سی شخصیت ہی اس کے لئے بے حد اہم اثاثہ تھی۔ وہی کامیاب جرم کے سفر کے لئے اس کا زادِ راہ تھا۔

اسے ہتھیاروں کے استعمال کا کوئی تجربہ نہیں تھا۔ کسی حد تک گھونسے بازی البتہ ضرور کر سکتا تھا۔ اس نے تو کبھی چاقو بھی استعمال نہیں کیا تھا۔ وہ آتش گیر مادے' بوبی ٹریپس' سمیات' انفراریڈ کیمروں اور ایسے ہی دیگر آلات کے استعمال سے قطعاً ناواقف تھا۔ نہ ہی اس کے پاس ایسا دماغ تھا کہ وہ ان پیچیدہ آلات کا استعمال سیکھتا۔ اس پر ستم یہ کہ اس میں منصوبہ بنانے کی اہلیت بھی نہیں تھی........... کجا یہ کہ ایک بے داغ اور صاف جرم کا خوبصورت منصوبہ! وہ ایک سیدھا سادا آدمی تھا اسے تو جھوٹ بولنا بھی نہیں آتا تھا........... پھر اس نے اس صدی کا یادگار اور بے داغ جرم کیسے کیا؟ اسے کرشمہ ہی کہا جا سکتا تھا۔ ایک ممکنہ وضاحت یہی ہو سکتی ہے کہ وقت' حالات اور لوگ........... سبھی اس عجوبہ روزگار کے لئے سازگار ہو گئے تھے۔

اس رات میٹ اوکوئن نے تین مختلف مے کدوں کا دورہ کیا تھا۔ ظاہر ہے' ہر جگہ اس نے تھوڑی بہت پی بھی تھی۔ مدہوشی کی حالت میں انسانی ذہن یوں بھی حقائق

سے بہت دور ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں کرشمے ظاہر ہونا کوئی بڑی بات نہیں۔ دھندلائے ہوئے ذہن اور آنکھوں کو اوہام بھی حقیقت ہی نظر آنے لگتے ہیں۔ کچھ یوں بھی ہے کہ کرشمے دور دراز مقامات پر رُونما ہوتے ہیں.......... اور آئرلینڈ ان کے لئے ایک مثالی مثال ہے۔ ان کے لئے ویرانی اور سناٹا بھی ضروری ہوتا ہے۔ بیلی ڈون دور دراز آئرلینڈ کا ایک ایسا ہی افتادہ تر مقام ہے۔ میٹ اوکوئن اس رات ٹہلتا ہوا دلدل کی طرف نکل گیا۔ جہاں اس کے سوا کوئی ذی روح موجود نہیں تھا۔

لیکن جرم کے لئے محرک ہونا بہت ضروری ہے نیز حالات اتنے خراب ہوں کہ انسان مایوس ہونے کے سوا کچھ بھی نہ کر سکے اور ہر چیز اس کے اختیار سے نکل چکی ہو' تب مایوسی انتہا کو پہنچ کر جرم کے محرک میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ آئرلینڈ' ایک غریب پس ماندہ ملک تھا۔ ولیوں' درویشوں اور عالموں کی وہ سرزمین ایک سال سے غلامی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی.......... اپنی عظمت اور وقار کی بحالی کی منتظر! کیا یہ کوئی چھوٹا سا محرک تھا؟

میٹ کو نہ صرف مادرِ وطن کی تاریخ زبانی یاد تھی بلکہ وہ سامع میسر آنے پر اسے بے دریغ اگلتا بھی تھا لیکن عموماً اسے سامع میسر نہیں آتے تھے۔ وہ جنہیں سناتا' انہیں خود آئرلینڈ کی تاریخ ازبر تھی۔ صدیوں.......... صدیوں پہلے ایک بادشاہ نے اپنی ملکہ کی بازیابی کے لئے انگریز فوجوں کی مدد حاصل کی تھی۔ ملکہ ایک اور آئرش بادشاہ کی قید میں تھی۔ یوں انگریز اس سرسبز خطۂ زمین سے متعارف ہوئے۔ وہ آئرلینڈ میں داخل ہوئے تو کمبل ہو کر رہ گئے۔ جنگیں ہوتی رہیں.......... آزادی کی جنگ لڑنے والے باغی قرار پائے.......... اور قدم بہ قدم پسپا ہوتے گئے۔ میٹ نے اس رات اپنے سامعین کو' جو اس کی باتیں ہرگز نہیں سن رہے تھے' بتایا کہ ایک ہزار سال ہو گئے۔ آئرلینڈ کی ہوائیں خالص نہیں رہیں۔ ہر طرف انگریزوں کی بدبو رچی ہوئی ہے۔ آئرلینڈ مسلسل لٹ رہا ہے۔ اس کے بیٹوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ اس نے فخریہ لہجے میں کہا کہ آزادی کی جدوجہد میں اس کا خاندان کبھی پیچھے نہیں رہا۔ ہر دور میں ایک اوکوئن وطن عزیز پر اپنی جان قربان کرتا رہا ہے۔ اس نے انہیں بتایا کہ شمالی اضلاع آج بھی انگریزوں کے قبضے میں ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی بلکہ جاری ہے۔ میٹ کو احساس تھا کہ کوئی اس کی طرف متوجہ نہیں ہے۔

وہ کہانی صدیوں پرانی اور سنی سنائی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ چھ اضلاع کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔ انہیں آئرلینڈ میں برطانوی کرنسی کا وجود گوارہ تھا۔ وہ ٹیلیویژن پر برطانوی پروگرام دیکھنے کے عادی ہو گئے تھے۔ وہاں ٹریفک کا نظام' انگریزوں کی پیروی میں بائیں طرف سے چلتا تھا۔ بے روزگاری میں وہ انگلینڈ جا کر ملازمتیں بھی تلاش کرتے تھے۔

"تم سب بزدل اور غدار ہو۔" میٹ پھنکارا۔

"تم وقت سے پیچھے ہو' میٹ۔" یہ غدار میلونی تھا' جو کاؤنٹر کے پیچھے کھڑا برطانوی پاؤنڈ وصول کر کے خوش رہتا تھا۔ "یہ بیسویں صدی ہے احمق۔ ہمیں امن سے رہنے دو۔"

"تم ہم سے کیا چاہتے ہو۔" فلیری نے پوچھا۔ "کیا ہم بیلی ڈون سے بلفاسٹ تک ہاتھوں میں احتجاجی بینر لے کر مارچ کریں۔"

"ہاں.......... میں یہی دیکھنا چاہتا ہوں۔" میٹ غرایا۔

"ہاہاہا.......... ہم انگریزوں کو سمندر میں دھکیل دیں گے.......... ان کا پیچھا کریں گے.......... ان کی زمین کو تاراج کر دیں گے۔ تبھی تم خوش ہو گے نا' میٹ۔" فلیری نے کہا۔

سب لوگ ہنس پڑے۔ ان کے خیال میں وہ میٹ کا مذاق اڑا رہا تھا۔ حالانکہ یہ بات نہیں تھی۔ وہ پُرخلوص آدمی تھا۔ اسے میٹ کی فوج میں شامل ہونا پسند تھا لیکن پستول اس کے ہاتھ میں مخدوش ثابت ہوتا' کیونکہ وہ نال اور دستے میں تمیز نہیں کر سکتا تھا۔

"ہاں.......... کیوں نہیں۔ ہم انگریزوں کے ساتھ وہی کچھ کریں گے' جو انہوں نے ہمارے ساتھ کیا ہے۔" میٹ نے چیخ کر کہا۔

ایک بار پھر سب نے قہقہے لگائے۔ "صرف بدمست لوگ ہی جنگ کی بات کرتے ہیں۔" میلونی نے طنز کیا۔ "ورنہ آئرلینڈ کا ہر معقول شہری امن کا خواہاں ہے۔"

اب یہ توہین میٹ کی برداشت سے باہر تھی۔ وہ پاؤں پٹختا ہوا بار سے نکل آیا۔ وہ ان بزدلوں اور غداروں کا قرب مزید برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ ویسے بھی وہ آئرش ریپبلک آرمی (آئی آر اے) کی میٹنگ کا وقت تھا۔ "بیلی ڈون بریگیڈ.........."

ہنہ............" میٹ نے دل ہی دل میں تضحیک آمیز قہقہہ لگایا۔ ان میں سے کسی نے آج تک ایک گولی بھی نہیں چلائی تھی۔ ان کے پاس ایک رائفل بھی تو نہیں تھی۔ انہوں نے آج تک شمالی حد تک پار نہیں کی تھی۔ بریگیڈ کا ایک ہی کام تھا............ بیلی ڈون میں میٹنگز منعقد کرنا۔ میٹ نے میٹنگ میں شریک ہونے کا خیال ذہن میں جھٹکا اور مخالف سمت میں چل دیا۔ اس کا رخ دلدل کی طرف تھا۔ وہ اس وقت صرف تنہائی کا خواہش مند تھا............ وہ لوگوں سے بے نیاز چلتا رہا۔ راستے میں کچھ لوگ انگریزی دُھنوں پر رقص کررہے تھے............ بزدل............ غدار!" میٹ نے نفرت سے زمین پر تھوک دیا۔

کچھ ہی دیر بعد سڑک کی روشنیاں پیچھے رہ گئیں۔ میٹ کو اندھیری رات نے نگل لیا۔ راستے کی ٹھوکروں کی اسے کوئی فکر نہیں تھی۔ اسے راستہ یاد تھا اور وہ آنکھیں بند کرکے بھی چل سکتا تھا۔ دلدلی علاقہ اس کا دیکھا بھالا تھا۔ وہ اس کے چپے چپے سے واقف تھا۔ وہ بڑھتا رہا............ بالآخر اسے احساس ہوا کہ وہ دلدل کے قریب پہنچ گیا ہے۔ تیز ہوا آہیں بھر رہی تھی............ آئرلینڈ کی آواز سنا رہی تھی۔ میٹ نے چیخ کر بولنا شروع کردیا۔ "میں بہت پریشان ہوں۔" اس نے چیخ کر کہا۔ "میری عمر تیس سال ہے لیکن میں نے اب تک مادرِ وطن کے لئے کچھ نہیں کیا۔ مجھے دیکھو............ میں اپنے اسلاف کے لئے باعثِ ننگ ہوں۔ میرے تن پر ڈھنگ کا لباس نہیں' کیونکہ میں غریب ہوں۔ میں غریب کیوں ہوں؟ اس لئے کہ میرا ملک غریب ہے۔ میں غریب اس لئے نہیں ہوں کہ بیلی ڈون بریگیڈ کے ساتھ دن رات مادرِ وطن کو آزاد کرانے کے منصوبے بناتا ہوں۔" وہ رک گیا۔

ہوا خاموش ہوچکی تھی۔ فضا پر ایسا سناٹا تھا' جیسے وہ ہمہ تن گوش ہوگئی ہو۔ میٹ ان زندہ جاوید ارواح کی موجودگی محسوس کرنے لگا' جنہوں نے گزشتہ ایک ہزار برس میں اپنی جانیں مادرِ وطن پر قربان کی تھیں۔ ولی' درویش اور عالم ان کے علاوہ تھے۔ وہ سب ہمہ تن ساعت ہوگئے تھے۔ ان میں برجسٹ' برینڈن' ڈیسمنڈ' کیون' کیتھرین اور عظیم پیٹرک بھی موجود تھے۔ ان کے علاوہ آئرش ہیروز بھی تھے............ اوڈنل' اوکونل' اوکونر' اور ہاں............ وہاں اوکوئن بھی تھے۔ اس وقت وہاں سب کے سب موجود تھے۔ وہ ان کے درمیان شرمساری محسوس کررہا تھا۔ ان عظیم لوگوں کے

درمیان اس کا وجود بے معنی تھا............ حقیر تھا۔

"خدا مجھے معاف کرے۔" وہ پھر چلّایا۔ "میں تو کوئی منصوبہ بھی نہیں بنا سکتا۔ اگر آئرلینڈ کو آزاد کرانے کا کام میرے سپرد کردیا جائے تو یہ کام یوم آخرت تک بھی مکمل نہیں ہوسکتا' میرے پاس تو دماغ بھی نہیں ہے۔ میں دوسروں کو بزدل کہتا ہوں لیکن شاید میں خود بھی بزدل ہوں۔ میرے پاس ایک نام کے سوا کچھ بھی نہیں۔ میں اوکوئن ہوں لیکن میں اس نام کے لئے بھی داغ کی حیثیت رکھتا ہوں۔ میرے خاندان میں روایت ہے۔ ہر اوکوئن اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا ہوتا ہے۔ یہ ان کی قربانیوں کا ثبوت ہے۔ جنگوں نے کبھی انہیں اتنی مہلت ہی نہیں دی کہ وہ دوسرا بیٹا پیدا کرسکتے۔ آج تک ہر اوکوئن نے لڑتے ہوئے جان دی ہے۔ اب میں اس نسل کا آخری فرد ہوں۔" اسے یقین تھا کہ تمام روحیں بڑی توجہ سے اس کی الم انگیز تقریر سن رہی ہیں۔ اس نے کھنکھار کر گلا صاف کیا' اور پھر چیخا۔ "اب میں کیا کروں............ اے آئرلینڈ کی عظیم روحو' مجھے کوئی راستہ دکھاؤ۔ میرے بعد میرے عظیم خاندان میں کبھی کوئی فرزند پیدا نہیں ہوگا۔ میرے پاس رہنے کا ٹھکانا نہیں۔ دو مضبوط ہاتھ ہیں اور مغز سے محروم دماغ............ میں صرف محنت مزدوری کرسکتا ہوں۔ میری اپنی گزر اوقات نہیں ہوتی۔ میں شادی کیسے کروں............ اپنی نسل آگے کیسے بڑھاؤں۔ مجھ سے کوئی لڑکی شادی کرنا پسند نہیں کرسکتی۔ میں نے اپنے اجداد کا نام ڈبو دیا ہے۔"

کسی نے جواب نہ دیا۔ وہ سب اسے گھورتے رہے۔ اس ناانصافی پر میٹ کو طیش آگیا۔ "یہ صرف میرا قصور نہیں ہے۔" وہ پھر چیخا۔ "یہ بیسویں صدی ہے کوئی شخص لڑنا نہیں چاہتا۔ اب ہم انگریزوں سے نفرت نہیں کرتے۔ اب بیلی ڈون میں کوئی شخص آزادی کا خواہاں نہیں ہے۔ میں بیلی ڈون بریگیڈ کا کیپٹن ہوں۔ میں انگریزوں کا قرض چکانا چاہتا ہوں۔ تم لوگ تنہا مجھے الزام نہیں دے سکتے۔"

اسی وقت مغرب کی طرف سے تیز ہوا کا جھکڑ آیا۔ میٹ اس کی لپیٹ میں آکر منہ کے بل گرا۔ چند لمحے وہ خوفزدہ سا لیٹا رہا۔ اسے زمین گھومتی محسوس ہورہی تھی۔ پھر اچانک جیسے ہر چیز ساکت ہوگئی۔ میٹ بھی ساکت پڑا رہا۔ اگر وہ آواز نہ سنائی دیتی تو شاید وہ گھنٹوں اٹھنے کی ہمت نہ کرتا۔ "میٹ اوکوئن۔" اس آواز نے پکارا۔ "اگر تم

آئرش ہو تو فوراً اٹھ جاؤ۔"

اس آواز میں تحکم اور دبدبہ تھا' جیسے وہ کسی جنرل کی آواز ہو۔ میٹ نے سر اٹھایا تو اسے دو پاؤں نظر آئے' جو مضبوطی سے زمین پر جمے ہوئے تھے۔ اتنے قریب کہ وہ ہاتھ بڑھا کر انہیں چھو سکتا تھا۔ میٹ اٹھ کھڑا ہوا۔ کیا چہرہ تھا وہ! دلدلی علاقہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا.......... لیکن اس شخص کا وجود نرم' ملائم اور چمک دار دھند کے ہالے میں محصور تھا.......... وہ دھند اسے چھپا بھی رہی تھی.......... اور نمایاں بھی کر رہی تھی۔ وہ بہت خوش نما چہرہ تھا۔ چمک دار نیلی آنکھیں اور ستواں ناک لیکن سب سے نمایاں چیز اس کے سر اور داڑھی کے بال تھے۔ اس کی داڑھی اور بال شہد رنگ اور گھنگریالے تھے۔ میٹ نے بمشکل پوچھا۔ "آ.......... آپ.......... کک.......... کون ہیں؟"

"ہیوز اوڈونیل۔" جواب ملا۔

میٹ کو یقین نہیں آ رہا تھا۔ وہ دھند میں لپٹے اس ہیولے کو دیکھتا رہ گیا۔ آئرلینڈ کی تاریخ کا عظیم ترین ہیرو' ہوبہو اپنی تصویر جیسا تھا۔ انگریز اسے شکست نہیں دے سکے تھے۔ بالآخر انہوں نے سازش کے ذریعے ہیوز کو زہر کھلا کر راستے سے ہٹایا تھا۔ میٹ حیران تھا۔ ہیوز کو مرے ہوئے عرصہ ہو چکا تھا۔ اب شاید اس کا بھوت اس کے سامنے تھا۔ اس نے جلدی جلدی سینے پر صلیب کا نشان بنایا لیکن مقدس صلیب بے اثر ثابت ہوئی۔ بھوت اپنی جگہ کھڑا رہا۔ پھر میٹ کو احساس ہوا کہ وہاں اور بھی بہت سے بھوت ہیں۔ وہ سب ہیوز کے پیچھے کھڑے تھے.......... اپنے اپنے درجے کے مطابق.......... ان میں آئی آرائے کے پرانے جنگجو بھی تھے۔ میٹ ان میں سے بیشتر کے نام جانتا تھا۔ میٹ پھر صلیب کا نشان بنانا چاہتا تھا لیکن اس کا بازو بے جان ہو کر رہ گیا تھا۔ آئرلینڈ کے تمام ہیرو وہاں جمع تھے۔ اس نے ان میں اپنے باپ' دادا یا کسی اور بزرگ کو تلاش کرنا چاہا لیکن ناکام رہا۔ ان کے گرد دھند بھی تو بہت دبیز تھی۔ چہرے صاف دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ کبھی کبھی دھند ہٹتی تو کوئی چہرہ چمک اٹھتا۔

"تم پوچھ رہے تھے کہ آئرلینڈ کے لئے کیا کر سکتے ہو؟" ہیولے نے پوچھا۔

میٹ کوشش کے باوجود نہ بول سکا اور اثبات میں سر ہلا کر رہ گیا۔ ہیوز کی آواز میں طوفان کی سی گرج تھی۔

"اور تم اپنے خاندان کے ان بچوں کا انتقام لینا چاہتے ہو' جو محض اس لئے پیدا نہیں ہو سکے کہ ان کے باپ' دورانِ جنگ' انگریزوں کے ہاتھوں مارے گئے تھے؟"

میٹ نے پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم انتقام لے سکتے ہو۔" ہیوز مسکرایا۔ "بشرطیکہ تم میں حوصلہ ہو لیکن ذرا اپنا حال تو دیکھو۔ سوکھے پتے بھی لرزنے کے مقابلے میں تم سے ہار جائیں گے۔"

اس بات پر میٹ کو بہت زور کا غصہ آ گیا۔ "میری جگہ تم ہوتے تو تم بھی لرزنے لگتے۔ غضب خدا کا.......... ایک فانی انسان اور اتنی ساری روحیں.......... یہی غنیمت ہے کہ میں بے ہوش نہیں ہوا' اور جہاں تک حوصلے کا تعلق ہے تو وہ مجھ میں بہت ہے۔ میں انگریزوں کے خلاف لڑ سکتا ہوں۔" میٹ نے سینہ پھلایا۔

ہیوز کی مسکراہٹ کشادہ ہو گئی۔ "آئرلینڈ کو سربلند اور برطانیہ کو سرنگوں کرنے کے لئے صرف حوصلے کی ضرورت ہو گی۔"

"میرے کمزور دماغ اور دو مضبوط ہاتھوں سے جو ہو سکتا ہے' میں کروں گا۔ تم کہہ کر دیکھو۔" میٹ نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"میٹ اوکوئن.......... تم خود ایک دم توڑتی نسل کے آخری فرد ہو۔ تم ایک ہی کام کر سکتے ہو.......... نام کے بدلے نام۔"

.... پھر تیز ہوا چلی اور میٹ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ تیز ہوا نے دھند کے ہیولوں کو منتشر کر دیا۔ وہ تتر بتر ہو گئے.......... خدوخال کھو بیٹھے اور وہ محض دھواں تھے۔ حتیٰ کہ ہیوز کا بھوت بھی تنکے کی طرح لرز رہا تھا۔ "میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔" میٹ نے چیخ کر کہا۔ "میں کون سا نام لوں۔"

"اپنا نام لو اوکوئن.......... یہ ایک عظیم نام ہے۔" ہیوز کی آواز دور سے آتی محسوس ہو رہی تھی۔ "اس کے بدلے انگریزی نام چراؤ.........." ہیوز شاید اور بھی ہدایات دے رہا تھا' لیکن تیز ہوا نے اب اس کی آواز پوری طرح دبا دی تھی۔ میٹ نے آنکھیں مل مل کر دیکھا۔ اب وہ اکیلا تھا۔ وہ سوچ میں پڑ گیا۔ وہ سو رہا تھا یا نشے میں تھا؟ یہ حقیقت تھی یا وہم تھا؟ ابھی میرے ساتھ کیا ہوا ہے؟ میٹ نے چیخ کر پوچھا.......... لیکن دلدلی علاقے پر سناٹا طاری تھا۔ اسے کوئی جواب نہ ملا۔

☆======☆======☆

میٹ میٹنگ میں پہنچا جو ختم ہو چکی تھی۔ وہ اب بھی دلدل کے طلسم سے نہیں نکلا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کہاں ہے۔ اس نے پلکیں جھپکا کر آئی آر اے کے مقامی بریگیڈ کے اراکین کو دیکھا۔ وہ سب کے سب وہاں موجود تھے............ ڈان' ٹم' بارٹ اور اسکول ٹیچر فل............ یہی مکمل بریگیڈ تھا' جس کا وہ کیپٹن تھا اور جس کے سلسلے میں اس نے دلدلی علاقے میں ہیروز کے سامنے بڑہانکی تھی۔ پھر اچانک میٹ کو ہیوز کا مشورہ یاد آیا............ نام کے بدلے نام!

اس کے ساتھی اس کی مزاج پرسی کرنے لگے۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔ "مجھ پر آسیب کا اثر ہو گیا ہے۔" میٹ نے کہا۔ وہ سب حیران رہ گئے۔

"مجھ پر لعنت بھیجی گئی ہے۔" میٹ نے مزید کہا۔

"کس نے بھیجی ہے' تم پر لعنت؟" بارٹ نے حیرت سے پوچھا۔

"خود میں نے............ میں اس ملک کا احمق ترین آدمی ہوں۔ خدا مجھے معاف کرے............ میں بکواس کرنے کے موڈ میں تھا اور سننے والا کوئی بھی نہیں تھا للذا میں دلدل کی طرف چلا گیا اور وہاں چیخ چیخ کر انگریزوں کے خلاف دل کا غبار نکالتا رہا۔"

"اس میں برائی کی کیا بات ہے؟" فل بولا۔

"یہ کام تو ہم برسوں سے کر رہے ہیں۔" ڈان نے تبصرہ کیا۔

"اور یہی کچھ ہمارے بس میں ہے۔" بارٹ کا لہجہ تلخ تھا۔ "سرحد ہم پار کر نہیں سکتے۔ انگریزوں کو برا بھلا کہہ کر ہی آزادی کی روح کو زندہ رکھ سکتے ہیں۔"

"میرا بھی یہی خیال تھا۔ اسی لئے میں واویلا مچا رہا تھا۔" میٹ نے کہا۔ "لیکن میری چیخ پکار نے مُردوں کو جگا دیا۔ وہ سب اپنی اپنی قبروں سے نکل آئے۔"

ڈان کے کاٹیج میں خاموشی چھا گئی۔ ہر شخص اپنے کیپٹن کو بے یقینی سے گھورنے لگا۔ "تم کہنا کیا چاہتے ہو' میٹ؟ کیا تم نے بھوت دیکھے ہیں؟" بالآخر فل نے خاموشی کو توڑا۔

"ہاں............ ہزاروں بھوت!"

ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔ اس مرتبہ عالم فاضل فل براڈی بھی دم بخود تھا۔ میٹ اس الجھن میں تھا کہ انہیں حقیقت بتائے یا نہیں۔ وہ اس بریگیڈ کا کیپٹن تھا۔

بریگیڈ کو اس کے تجربے کے بارے میں جاننے کا حق تھا۔ چنانچہ کچھ غور و فکر کے بعد اس نے پوری کہانی ان کی سماعتوں میں انڈیل دی۔ ان سب کو ایسا لگا' جیسے وہ تمام بھوت بھی اپنا تذکرہ سننے کے لئے ڈان کے کاٹیج میں چلے آئے ہوں۔ میٹ خاموش ہو گیا تو کاٹیج میں سناٹا چھا گیا۔

"میری سمجھ میں تو کچھ بھی نہیں آیا۔" کچھ دیر بعد ڈان نے زبان کھولی۔

"میں نے ایک سوال کیا تھا کہ اوکوئن خاندان کی تباہی کا انتقام کیسے لوں؟ مجھے جواب ملا............ نام کے بدلے نام۔"

"اس کا مطلب کیا ہوا؟"

"اوکوئن کے بدلے کوئی انگریزی نام۔"

"یعنی انہوں نے مشورہ دیا کہ تم اپنا نام بدل لو؟" فل نے کہا۔ "بات سمجھ میں نہیں آتی۔ تمہارا نام بدلنے سے آئرلینڈ سربلند اور برطانیہ سرنگوں کیسے ہو سکتا ہے؟"

"میرا خیال ہے' ان کا مطلب یہ نہیں تھا۔ میرا رونا یہی تو تھا کہ اب اوکوئن جیسا عظیم نام' موت سے ہمکنار ہونے والا ہے۔ سو انہوں نے کہا کہ میں کوئی انگریزی نام اختیار کر لوں۔"

"کون سا نام؟"

"یہ تو میں نہیں جانتا لیکن وہ انہی عظیم اقدار کا حامل ہونا چاہئے' جو اوکوئن خاندان کا طرۂ امتیاز ہیں۔"

"ممکن ہے' ان کا مطلب ہو کہ کوئی ایک عظیم انگلش نام صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ مثلاً اسمتھ' یا براؤن' یا کوئی اور نام............ ایسا نام رکھنے والے ہر شخص کو مار ڈالا جائے۔" فل نے کہا۔

وہ سب بیٹھے سوچتے رہے............ اور الجھتے رہے۔ میٹ سوچ رہا تھا کہ جب روحوں نے آنے کی زحمت گوارہ کر لی تو کیا ضروری تھا کہ وہ بات معموں ہی میں کرتیں۔

"اس طرح تو برطانیہ سرنگوں نہیں ہو سکتا۔" بالآخر بارٹ نے کہا۔

"اور اس طرح برطانیہ کے ہر اسمتھ یا براؤن کو قتل کرنے کا مشورہ بھی عقل نہیں۔" میٹ بولا۔

"کیوں............ برطانوی فوجوں نے اوکوئن نسل کو ختم نہیں کرڈالا؟" فل نے دلیل دی۔

"ہاں............ انہوں نے ایسا کیا............ لیکن ہر دور میں صرف ایک اوکوئن کو ہلاک کیا۔ یعنی انہوں نے ہر اوکوئن کو اس وقت مارا' جب وہ صرف ایک بیٹے کا باپ بنا تھا۔" میٹ نے میز پر گھونسہ مارتے ہوئے کہا۔ "اوہ' بات سمجھ میں آگئی۔" اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ "نام کے بدلے نام............ میں کسی ایسے اہم انگریز کا نام تباہ کروں' جس کا صرف ایک ہی بیٹا ہو۔"

ڈان کی آنکھیں بھی چمکنے لگیں۔ "ہاں............ یہی بات ہے۔ وہ نام ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گا اور وہ ایسا نام ہو گا جس کا مٹنا برطانیہ کو سرنگوں کر دے گا۔"

وہ سب کے سب پھر سوچ میں پڑ گئے۔ سب کو ایسا محسوس ہو رہا تھا' جیسے کمرہ روحوں کی سرگوشیوں سے گونج رہا ہو۔ وہ کان لگائے بیٹھے تھے کہ شاید کوئی سرگوشی ان کا مسئلہ حل کر دے۔ شاید کوئی واضح اور غیر مبہم مشورہ مل جائے۔ پھر اچانک میٹ اپنی جگہ سے اچھل پڑا۔ "میرے خدا!" اس نے کہا۔ "کنگ جیمز کا ایک ہی تو بیٹا ہے۔"

وہ سب سناٹے میں آگئے۔ پھر فل بولا۔ "ہاں............ اس کے اور کوئی اولاد نہیں ہے۔"

"لیکن میں یہ کام نہیں کر سکتا۔" میٹ کے لہجے میں احتجاج تھا۔ "میں کنگ جیمز کو کیسے قتل کر سکتا ہوں۔ ہرگز نہیں۔"

"معاملہ شاہ کا نہیں............ شاہزادے رچرڈ کا ہے۔" فل نے نکتہ اٹھایا۔

"شاہ کو مارنے سے نسل کہاں ختم ہو گی۔ شہزادہ نسل کو آگے بڑھائے گا۔"

"لیکن............ لیکن وہ تو محض تین سال کا بچہ ہے۔ نہیں............ میں اتنا شقی القلب نہیں ہوں۔" میٹ چلایا۔ وہ پھر مضطرب ہو کر ٹہلنے لگا۔ بریگیڈ میں سب سے زیادہ قابل شخص فل تھا۔ اسکول ماسٹر ہونے کی حیثیت سے وہ سیاست سے بھی آگاہ تھا۔ "کیا شہزادے کی موت برطانیہ کو سرنگوں کر سکتی ہے............؟ کیا اس طرح برطانیہ تخت و تاج کے وارث سے محروم ہو جائے گا؟"

"ہاں............ یہ ممکن ہے۔" فل نے جواب دیا۔

"لیکن وہاں وزیراعظم بھی تو ہے............ اور پالیمنٹ بھی ہے۔" میٹ نے اعتراض کیا۔

"درست ہے لیکن انگریز روایت پرست ہیں۔ شاہ ان کے لئے ایک زندہ علامت کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کا مورال تباہ ہو جائے گا۔ اگر ضروری نہ ہوتا تو وہ جمہوریت کے باوجود شاہوں کو کیوں پالتے؟ یہ ان کے لئے ضروری ہے............ اور شاہ سے محرومی ان کے لئے تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے۔"

"لیکن میں ایک بچے کو کیسے قتل کر سکتا ہوں۔ سن رہے ہو ہیوز اوڈونیل۔" میٹ پاگلوں کی طرح چیخا۔ "اے میرے بزرگو............ سن رہے ہو............ کیا میں اس جرم کا ارتکاب کر کے تمہیں' تمہاری قبروں میں شرمسار کر سکتا ہوں۔ نہیں............ ننھے بچوں کو قتل کرنا ہماری روایت نہیں ہے لیکن تم مجھے ایسا مذموم قدم اٹھانے کو نہیں کہہ سکتے۔ خواہ اس کے نتیجے میں برطانیہ تباہ ہو جائے............ بچے چاہے انگریز ہوں' وہ معصوم ہوتے ہیں۔ یہ شرمناک جرم تو انگریزوں نے بھی کبھی نہیں کیا۔ میں اس جدید دنیا میں سفاکی کی علامت نہیں بننا چاہتا۔" پھر وہ نڈھال ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے دل کا بوجھ ہلکا کر لیا تھا۔

"چلو............ معاملہ ختم ہوا۔" فل نے سکون کا سانس لیا۔

"یعنی تم............ تم روحوں کی حکم عدولی کرو گے؟" ٹم کی آواز لرز رہی تھی۔

"تو کیا اس معصوم بچے کو ذبح کر دوں؟" میٹ کراہا۔ "بات صرف میری نہیں............ میں تو پورے بریگیڈ کی نمائندگی کر رہا تھا۔ تم لوگ ایسا کر سکتے ہو؟ پھر یہ خونی بیلی ڈون بریگیڈ کہلائے گا۔"

یہ سن کر وہ سب سمٹ گئے۔ فضا میں اب بھی روحوں کی برہم سرگوشیاں گونج رہی تھیں لیکن ان میں سے کوئی بھی قصائی کا کردار ادا کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔

"اچھا............ تو اب' جب کبھی دلدلی علاقے میں تمہاری' روحوں سے ملاقات ہو گی تو تم انہیں کہہ سکو گے کہ آئرلینڈ ایک بچے کی زندگی سے بھی کم قیمت ہے۔" ڈان نے کہا۔

میٹ سہم کر رہ گیا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ روحوں کا ردعمل کیا ہو گا۔ آئرلینڈ کی آزادی کے لئے تو کچھ بھی کیا جا سکتا تھا.......... لیکن ایک معصوم بچے کا قتل! وہ سوچ میں پڑ گیا۔ "انہوں نے کہا تھا' نام کے بدلے نام.......... اس کی اس کے سوا اور کیا صورت ہو سکتی ہے کہ ننھے رچرڈ کو.........." اچانک وہ چونک پڑا۔ "ہاں' یہ ممکن ہے۔ مشورہ دینے والے خود بھی تو صحیح العقیدہ عیسائی ہیں۔ وہ اتنا سفاکانہ مشورہ کیسے دے سکتے ہیں؟ انہوں نے خود کبھی ایسا نہیں کیا۔ وہ ہمیں ایسے مکروہ فعل کی ترغیب کیسے دیں گے۔ ریڈ ہیوز نے قتل کر دو تو نہیں کہا.......... اس نے کہا تھا' نام لے لو۔" میٹ' فل کی طرف مڑا۔ "انگریزی میں لفظ ٹیک' کا اور کیا مفہوم ہوتا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"چرالو' بھی کہہ سکتے ہیں۔" فل نے جواب دیا۔

"یہ بات ہوئی نا۔" میٹ نے فاتحانہ لہجے میں کہا' اور اچھل پڑا۔ "شہزادے کو چرالو۔ برطانیہ' شاہوں کے سلسلے سے محروم ہو جائے گا۔"

"خدا ہمیں فتح یاب کرے۔" ڈان نے پُرخلوص لہجے میں کہا۔

"بلی ڈون بریگیڈ اس کام میں میرا ساتھ دے گا؟"

"کیا تم سنجیدہ ہو میٹ؟"

میٹ او کوئن اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ ہیوز اوڈونیل کے پُروقار انداز کی نقل اتارنے کی کوشش کر رہا تھا۔ "میں سنجیدہ ہوں۔" اس نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔ "میں تو صرف قاتل بننے کے تصور سے خوفزدہ تھا۔ بچے کو اغوا کرنے سے نہیں ڈرتا۔"

☆======☆======☆

"لڑکو.......... تم کون ہو.......... اور کیا کر رہے ہو؟"

وہ سب چونک اٹھے۔ موٹا پولیس والا ان سے مخاطب تھا۔ وہ لوگ اس وقت وسیع و عریض سرمئی عمارت کو حیرت سے تکنے میں مصروف تھے۔

"ہم نووارد ہیں.......... اور لندن کی سیر کرنے نکلے ہیں۔" میٹ نے جلدی سے کہا۔

"اچھا! میں تو اندازہ ہی نہیں لگا سکا۔" پولیس والے نے حیرت سے کہا۔ "لیکن اب تمہارے لہجے سے اندازہ ہو رہا ہے کہ تم باہر کے ہو۔ آئرش ہو۔"

"جی ہاں.......... لندن کی سیر کے بعد ہم مانچسٹر جائیں گے سنا ہے' وہاں کام کی فراوانی ہے۔" میٹ نے رٹا رٹایا جملہ دہرایا۔

کانسٹیبل نے برا سا منہ بنایا۔ "پہلے تو تم لوگ ہمیں اپنے ملک سے نکالنے کے چکر میں تھے۔ اب تم لاکھوں کی تعداد میں یہاں ڈیرہ ڈال رہے ہو۔ تم نے مانچسٹر کو ڈبلن بنا دیا ہے۔ مجھے تو لگتا ہے کہ تم ہمیں یہاں سے بھی نکال دو گے۔" کانسٹیبل نے مزاحیہ لہجے میں کہا۔ اگر اسے بلی ڈون بریگیڈ کے اراکین کے ارادوں کا علم ہوتا' تب بھی وہ انہیں شیر کی کھال پر بھنکنے والی مکھیوں سے زیادہ اہمیت نہ دیتا۔ "میں تمہارے لئے دعا گو ہوں لڑکو۔" اس بار اس کے لہجے میں خلوص تھا۔ "لیکن میں نے سنا ہے کہ اب مانچسٹر میں کام کی اتنی فراوانی نہیں ہے۔"

"شکریہ یور آنر۔" ڈان نے کانسٹیبل کے مکھن رسید کیا۔ "ویسے یہ تو بتائیں' ہم اس وقت کہاں ہیں؟"

"یہ بکنگھم پیلس روڈ ہے۔ محل دیکھ رہے ہو' نا.......... یہاں بادشاہ اور ملکہ رہتے تھے۔"

"اتنے بڑے محل میں اکیلے؟"

"اکیلے کیوں ہوتے.......... دو تین سو ملازم بھی ہیں۔"

"ہم محل اندر سے دیکھ سکتے ہیں؟" میٹ نے پوچھا۔

"یہ تو خصوصی اجازت نامے کے بغیر ناممکن ہے۔" کانسٹیبل نے کہا۔ "البتہ باہر سے دیکھنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔"

وہ سب محل کو دیکھنے لگے۔ محل بے حد خوبصورت تھا اور آسمان سے باتیں کرتا محسوس ہوتا تھا۔ "یہ تاج محل تو نہیں.......... لیکن برطانوی طرزِ تعمیر کا شاہکار ہے۔" کانسٹیبل نے کہا۔

وہ جانے لگا تھا کہ میٹ نے اسے روک لیا۔ "یہ لمبے ہیٹ والے گارڈز لوگوں کو اندر جانے سے روکنے کے لئے ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں.......... یہ تو دکھاوے کے ہیں.......... خوبصورتی بڑھانے کے لئے ہیں۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "سیاح ان کی تصاویر کھینچتے ہیں۔ راز کی بات بتا رہا ہوں۔ یہ گارڈز اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکتے۔ انہیں اس کی ممانعت ہے۔ انہیں

اپنے مخصوص راستے پر جانا اور لوٹ کے آنا ہوتا ہے۔ کچھ بھی ہوتا رہے' ان کے معمول میں فرق نہیں آتا۔"

"اچھا.......... پھر بادشاہ اور ملکہ کی حفاظت کون کرتا ہے؟" فل نے پوچھا۔

"فوج تو کرنے سے رہی.......... ہماری قابل اعتبار پولیس فورس کرتی ہے۔" کانسٹیبل کا لہجہ فخریہ ہوگیا۔ "محل کے اندر اسکاٹ لینڈ یارڈ کی ایک خصوصی برانچ ہے۔"

بریگیڈ کے اراکین کے درمیان مایوسی آمیز نگاہوں کا تبادلہ ہوا لیکن کانسٹیبل اس سے بے نیاز اپنی ہانکتا رہا۔ "محل کے اس طرف' اس وقت میں گشت کرتا ہوں۔ یقین کرو.......... کوئی انارکسٹ میری نظروں سے بچ نہیں سکتا۔ کسی اور طرف سے اگر کوئی محل میں داخل ہوگیا تو الارم کا شور ہر شخص کو چوکنا کردے گا۔"

یہ بریگیڈ کے لئے کوئی اچھی خبر نہیں تھی۔ ریڈ ہیوز نے مشورہ دیتے وقت اس دشواری کا کوئی خیال نہیں رکھا تھا۔ معاملہ اسی وقت ختم ہوجاتا۔ میٹ واپس جاکر ریڈ ہیوز کو مطلع کردیتا کہ کام ناممکن ہے۔ ننھے شہزادے کو چرانے کے لئے تو شاید فوج سے بھی کام نہیں چلے گا۔" .... لیکن اسی وقت ایک عورت آتی دکھائی دی۔ وہ لندن کی عام خواتین کے برعکس بہت چمکدار اور بھڑکیلا لباس پہنے ہوئے تھی۔ ہیٹ کے نیچے سے شہد رنگ گھونگھریالے بال جھانک رہے تھے۔ ہونٹوں پر خوں رنگ لپ اسٹک تھپی ہوئی تھی اور آنکھوں میں مسکارا جادو جگانے کی کوشش کررہا تھا۔ قریب آکر اس نے شدت سے اپنی پلکیں پٹ پٹائیں.......... لیکن اس کی توجہ بریگیڈ کی طرف نہیں تھی۔ کانسٹیبل نے دو انگلیوں سے اپنے ہیٹ کو چھو کر گویا اسے سلیوٹ کیا۔

"شام بخیر مادام۔" اس نے کہا۔ "شاید آپ شام کی سیر کو نکلی ہیں۔"

"ہاں.......... تنہا چہل قدمی کررہی ہوں۔" عورت نے دردناک لہجے میں کہا۔ اس کی آواز بھاری اور کھردری تھی۔

"اور بچہ کیسا ہے؟" کانسٹیبل نے پوچھا۔

"فی الحال تو سویا ہوا ہے۔ اسی لئے تو میں نکل آئی ہوں۔ مجھے وہ بچہ ذرا پسند نہیں۔ میں یہ ملازمت زیادہ عرصہ نہیں کرسکوں گی۔ وہ اول تو بات چیت ہی نہیں کرتا.......... کرتا ہے تو سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ کیا کہہ رہا ہے۔ بہت ست لڑکا ہے

لیکن ہے دہشت ناک.......... کاٹتا بہت زور سے ہے۔"

کانسٹیبل حیران نظر آنے لگا۔ بلی ڈون بریگیڈ کے اراکین تجسس کے مارے اپنی جگہ ٹھہر گئے تھے۔

"یہ دیکھو۔" عورت نے اپنا ہاتھ کانسٹیبل کی طرف بڑھاتے ہوئے اپنی چھنگلیا کی طرف اشارہ کیا۔ "دیکھو کس زور سے کاٹا ہے۔ ایک جگہ اور بھی کاٹا ہے لیکن میں دکھا نہیں سکتی۔"

کانسٹیبل کا چہرہ تمتما اٹھا۔ اس نے چونک کر اِدھر اُدھر دیکھا۔ وہ عورت سے جان چھڑانا چاہ رہا تھا۔

"تمہارا نام ڈک ہی ہے نا؟" عورت نے اپنے لہجے میں شیرینی سمونے کی کوشش کی۔

"جی ہاں مادام۔" کانسٹیبل نے ایسے لہجے میں کہا' جیسے وہ اپنے ڈک ہونے پر شرمندہ ہو۔

"ڈک.......... تمہاری اور میری ڈیوٹی ایک ساتھ ختم ہوتی ہے۔" عورت کے لہجے میں چاشنی تھی۔ کانسٹیبل پھر گڑبڑا کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔

"خیر.......... میں چلتی ہوں۔" عورت نے مایوسی سے کہا۔ "تنہائی بڑا عذاب ہے.......... لیکن سہنا ہی پڑتا ہے۔" یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گئی۔ اس بار اس کی رفتار بہت تیز تھی۔

کانسٹیبل نے اپنا ہیٹ اتارا اور پیشانی سے پسینہ پونچھا۔ ایسا لگتا تھا' جیسے وہ کسی بحران سے گزرا ہو۔ "لڑکو.......... اس عورت سے مجھے خوف آتا ہے۔" اس نے لرزیدہ آواز میں کہا۔ "کسی کمزور لمحے میں میں بہک بھی سکتا ہوں۔ حالانکہ میں کردار کا مضبوط ہوں.......... لیکن یہ عورت.......... مجھے لگتا ہے کہ کسی دن اس کے چنگل میں پھنس جاؤں گا۔"

"کیا یہ واقعی ایسی عورت ہے؟" فل کے لہجے میں دہشت تھی۔

"نہیں.......... میں عیب جوئی بھی نہیں کرنا چاہتا۔" کانسٹیبل نے مدافعانہ لہجے میں کہا۔ "یہ محل میں کام کرتی ہے' شہزادے رچرڈ کی آیا ہے۔"

اسی وقت تیز ہوا چلی۔ بریگیڈ کے اراکین ہی نہیں' محل کے درودیوار بھی لرز

کر رہ گئے۔ وہ ہوا مغرب کی طرف سے چلی تھی اور شاید کچھ کہہ رہی تھی۔

☆======☆======☆

میٹ اگلی شام بکنگھم پیلس روڈ پر دھرا ہوا تھا۔ وہ دل ہی دل میں دعا مانگ رہا تھا کہ کانسٹیبل نازل نہ ہو جائے۔ کانسٹیبل کا دور دور تک پتہ نہیں تھا۔ وہ نروس تھا۔ اس کا جسم پسینے میں نہا رہا تھا۔ اس نے یہ رول فل کو پیش کرنا چاہا تھا لیکن فل نے درشتی سے انکار کر دیا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ عورت کے معاملے میں انتہائی جاہل اور بے علم واقع ہوا ہے۔ پھر بریگیڈ نے فیصلہ سنایا کہ اس سلسلے میں میٹ سب سے زیادہ تجربے کار ہے۔ وہ واحد آدمی ہے جو کئی بار ڈبلن بھی جا چکا ہے............ ورنہ ان میں سے کسی نے بیلی ڈون سے باہر قدم بھی نہیں رکھا۔ بارٹ صرف کشتی رانی کے لئے باہر جاتا رہا ہے۔ اس کے علاوہ ایک دلیل یہ بھی تھی کہ وہ سب آئر لینڈ کے لئے اپنی جانوں پر کھیل رہے ہیں جبکہ میٹ کے سامنے ایک اور مقصد بھی ہے............ ذاتی' نسلی انتقام! میٹ کو اس فیصلے کے سامنے جھکنا پڑا لیکن اب وہ آنے والے وقت کا تصور کر کے ہول رہا تھا۔ اس کے جسم کا ہر مسام پسینہ اگل رہا تھا۔ بکنگھم پیلس میں داخلے کی کوئی اور صورت بھی نہیں تھی............ اس کے علاوہ وہ ریڈ ہیوز کو اپنے اوپر ہنسنے کا موقع بھی نہیں دینا چاہتا تھا۔ ریڈ ہیوز کیا کہے گا............ یہی کہ وہ ایک برطانوی آیا تک کو قابو نہ کر سکا! یہ سننا اسے ہرگز گوارا نہیں تھا۔

اسی وقت محل کا گیٹ کھلا اور میٹ کا جنگی ہدف برآمد ہوا۔ وہ اسی لباس میں تھی' جس میں اس نے کل شام دیکھا تھا۔ میٹ خاموشی سے اسے آتے دیکھتا رہا۔ پھر ڈان بڑے فطری انداز میں اس سے ٹکرایا۔ عورت نے پُرامید نگاہوں سے اس کا جائزہ لیا............ پھر غالباً اس کی عمر کے پیشِ نظر مایوس اور خفا خفا نظر آنے لگی۔

"مِس............ آپ کے پاس ماچس ہو گی؟" ڈان نے لوفرانہ انداز میں پوچھا۔

"نہیں۔" عورت نے سخت لہجے میں کہا۔ "اب تم میرا راستہ چھوڑ دو۔" ڈان اڑ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اسی موقعے پر میٹ نے مداخلت کر ڈالی۔ "اے............ دفع ہو جاؤ۔ خاتون کو پریشان کر رہے ہو۔" میٹ' ڈان پر غرایا۔

عورت نے گھوم کر دیکھا............ اور جو کچھ دیکھا' وہ اسے پسند بھی آیا۔ اس کے سامنے خوبصورت سیاہ بالوں والا ایک خوبرو نوجوان کھڑا تھا۔ ڈان تیزی سے کھسک

لیا۔

"ہاں............ بڈھا مجھے تنگ کر رہا تھا۔ حالانکہ میں ایک شریف عورت ہوں۔ مجھے تنہا دیکھ کر اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔"

"چلیں............ اب تو وہ جا چکا ہے۔" میٹ نے کہا۔

"ممکن ہے' اگلے موڑ پر میرا منتظر ہو۔ پلیزِ' آپ مجھے اپنے ساتھ لے چلیں۔" عورت نے محبت آمیز لہجے میں التجا کی۔

میٹ کا حلق خشک ہو گیا۔ پھر اس نے دل ہی دل میں اپنی خطرات میں گھری ہوئی روح کو ولیوں کی حفاظت میں دے دیا۔ "ٹھیک ہے۔ میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔" اس نے بمشکل کہا۔ "لیکن آپ جا کہاں رہی ہیں؟"

"کہیں بھی نہیں' میں تو بس ہوا خوری کے لئے نکلی ہوں۔" عورت نے کہا۔ "البتہ چہل قدمی کے دوران میں ایک ٹی شاپ پر ضرور رکتی ہوں۔"

عورت' میٹ کو اپنے ساتھ ٹی شاپ میں لے گئی۔ اب چائے کی پیالیاں ان کے سامنے رکھی تھیں............ اور وہ دونوں خاموش تھے۔ میٹ کا خون خشک ہو رہا تھا۔ اسے بار بار خدا یاد آ رہا تھا............ غضب خدا کا' اسے اس عورت کے ساتھ رومینٹک رول ادا کرنا تھا۔ وہ آج تک بیلی ڈون کی کسی حسینہ سے رومانس نہیں کر سکا تھا' جو اس موٹی عورت کے مقابلے میں یقیناً قلوپطرہ کی حیثیت رکھتی تھیں۔ وہ طبیعت کا شرمیلا تھا............ اور پھر یہ عورت تو اسے آدم خور معلوم ہو رہی تھی۔ وہ اس پر فدا ہونے کی اداکاری کیسے کرتا؟

دوسری طرف عورت سوچ رہی تھی کہ اس نے اتنے خوبصورت بال کبھی نہیں دیکھے۔ پھر اسے یہ احساس ہوا کہ شاید بال رنگوائے گئے ہیں۔ اس کے سامنے بیٹھے ہوئے خوبرو جوان کا چہرہ بتاتا تھا کہ وہ سیدھا سادا اور سچا آدمی ہے۔ "سنو............ میرا نام ڈولین ہے۔" تنگ آ کر اس نے اپنا تعارف کرا ڈالا۔ جوان شرمیلا معلوم ہوتا تھا۔

"میں ہربرٹ بینسن ہوں۔" میٹ نے منصوبے کے مطابق کہا۔

"مجھے حیرت ہوئی۔ تمہارا نام انگریزوں کا سا ہے' لیکن تم انگریز نہیں لگتے۔"

"میں انگریز ہوں بھی نہیں۔" میٹ نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ "میں آسٹریلین

ہوں۔"

"بہت خوب............ مجھے کسی آسٹریلین سے ملنے کی آرزو تھی۔" ڈولین نے لہک کر کہا۔ "تم کیا کرتے ہو؟"

"میرا بھیڑوں کا کاروبار ہے۔ چھٹیاں گزارنے انگلینڈ آیا ہوں۔ غیر شادی شدہ ہوں............ اس لئے ہر پابندی سے آزاد ہوں۔" میٹ نے یاد کیا ہوا سبق دہرایا۔

ڈولین نے اسے اپنے متعلق بتایا جو میٹ پہلے ہی سے جانتا تھا۔ پھر وہ اسے محبوبیت بھری نگاہوں سے دیکھتی رہی۔ میٹ کا جی متلانے لگا............ لیکن فرض' فرض تھا۔ پھر اسے فخر کا احساس ہوا۔ وہ اپنی شخصیت کے متصادم کردار کو بہرحال بڑی خوبی سے نبھا رہا تھا۔

☆======☆======☆

دو روز بعد اخبار میں خبر چھپی کہ شاہ مصروف ہیں' جبکہ ملکہ چارلوٹ' بہار کی چھٹیاں گزارنے کمبرلینڈ جارہی ہیں۔ شہزادہ رچرڈ ان کے ساتھ ہوگا۔ ڈولین کے نزدیک یہ خبر الم انگیز تھی۔ "اوہ ہربرٹ............ میں تم سے دور جارہی ہوں۔" اس نے دردناک لہجے میں کہا۔

"یہ ٹین بری کیسی جگہ ہے۔" میٹ نے اسے چمکارتے ہوئے پوچھا۔ "کمبرلینڈ میں وہیں ٹھہریں گی نا ملکہ؟"

"بڑی ویران جگہ ہے۔" ڈولین کا لہجہ اور دردناک ہوگیا۔ "شاہ مہذب آدمی ہے۔ محل میں قیام کرنا پسند کرتا ہے۔ قصور ملکہ کا ہے۔ وہ مچھلی کے شکار اور گھڑ سواری کی شوقین ہے۔ پتہ نہیں' کیسی عورت ہے۔ مصیبت یہ ہے کہ لڑکا مجھ سے چپکا رہے گا۔ لڑکے کو ٹہلانا میری ذمے داری ہوگی۔ کیا بنے گا ہربرٹ............ میں وہاں' تم یہاں۔"

میٹ نے قاتلانہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔ "میں یہاں سیر کرلوں گا۔" اس نے کہا۔

"سیاہ بالوں والے............ یہی تو میں نہیں چاہتی۔ میں جانتی ہوں' تم کس قسم کی سیر کرو گے۔ میں تمہاری جدائی برداشت نہیں کرسکتی۔ میں یہ ملازمت چھوڑ دوں گی۔ شہزادے کو کمبرلینڈ کے جنگلوں میں سیر کرانے کے لئے انہیں کوئی اور آیا تلاش

کرنا ہوگی۔"

میٹ کی سٹی گم ہوگئی۔ معاملہ بگڑنے والا تھا۔ اس نے بہت تیزی سے سوچا۔ "تم اس طرح میرا مالی آسرا بھی ختم کردو گی۔" اس نے بوکھلا کر کہا۔

"لیکن ہربرٹ............ تم نے کہا تھا کہ مالدار آدمی ہو۔"

"ہاں............ لیکن آسٹریلیا میں ہوں۔ بھیڑوں کی اون اترنے کے بعد میں دولت مند ہوتا ہوں۔ اس وقت تو بھیڑیں اپنی پیٹھوں پر اون لادے پھر رہی ہوں گی۔"

"لیکن ہربرٹ............ ایک ماہ کی دوری............؟"

اب کوئی چارہ نہیں تھا۔ ریڈ ہیوز کی روح کو کیا پتہ کہ راہ میں کتنی دشواریاں آئیں گی۔ ملکہ کمبرلینڈ کا رخ کرے گی۔ "میں تمہارے ساتھ............ میرا مطلب ہے' میں بھی ٹین بری چلا چلتا ہوں۔" اس نے جلدی سے کہا۔ "وہاں کوئی ہوٹل تو ہوگا ہی............ پھر ہم روز مل سکیں گے۔"

ڈولین کی آنکھیں پھیل گئیں۔ پھر ان میں خواب ہی خواب اتر آئے۔ میٹ دہشت زدہ ہوگیا۔ "روز ملے گا' نا............؟"

"ہاں............ ہر روز............ بشرطیکہ بارش نہ ہو۔" میٹ نے راہ فرار نکالی۔

"کمبرلینڈ میں تو تقریباً ہر روز بارش ہوتی ہے۔"

"اچھا' تو بارش والے دنوں میں بھی۔" میٹ نے گھبرا کر اقرار کیا۔ "لیکن مجھے ٹرین کا کرایہ درکار ہوگا۔"

ڈولین نے جلدی سے اپنا پرس کھول لیا۔

☆------☆------☆

"ٹین بری میں میپلٹن مینر کوئی شاہی مکان نہیں تھا۔ تاہم وہ کوئی عام مکان بھی نہیں تھا۔ ملکہ کے کزن لارڈ اور لیڈی میپلٹن وہاں رہتے تھے۔ بیلی ڈون بریگیڈ کے اراکین' الگ الگ راستوں سے ٹین بری پہنچے............ اور انہوں نے لائن اینڈ ہاؤس نامی سرائے میں اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کیا۔ سیزن آف ہونے کے باوجود تین مہمانوں کی آمد سرائے کے مالک کے لئے خوشگوار تھی۔ ان تینوں کے درمیان شناسائی کا رشتہ

نہیں تھا۔ پہلے دو آنے والے مگن اور ڈنگن تھے۔ ان میں سے ایک جھری دار چہرے اور خمیدہ کمر والا بڈھا تھا جبکہ دوسرا دبلا پتلا جوان تھا' جو دیکھنے میں گھوڑا لگتا تھا۔ تیسرا مہمان ان سے یکسر مختلف تھا۔ اس نے رجسٹر میں بڑی صاف تحریر میں اپنا نام ہربرٹ بینسن فرام آسٹریلیا لکھا۔ سرائے کو اتنے دور دراز کے آدمی کو اپنی سرائے میں ٹھہرانے کا اعزاز پہلی مرتبہ حاصل ہو رہا تھا۔ ہربرٹ ایک خوبرو جوان تھا۔ اس کے سیاہ گھونگھریالے بال اس کی شخصیت کو اور دلکش بناتے تھے۔

شاہی مہمانوں کی آمد کے باجود سرائے تقریباً خالی تھی۔ وجہ یہ تھی کہ سرکاری مہمانوں کا دورہ غیر سرکاری تھا.......... ورنہ رپورٹرز اور فوٹوگرافرز کی بھیڑ لگ جاتی۔ مقامی پولیس یک نفری تھی.......... کیونکہ ٹین بری کوئی بڑی جگہ نہیں تھی۔

ٹین بری کے اکلوتے پولیس افسر کو بنیادی طور پر صرف ایک ہی بات سے غرض تھی کہ سرائے میں مقیم کسی شخص کے پاس ریوالور نہ ہو۔ اس سلسلے میں مطمئن ہونے کے بعد اس نے سرائے کے مالک اسکاٹ سے صرف اتنا کہا تھا کہ وہ ایسے لوگ نظر نہیں آتے کہ سیاحت کرنے نکلے ہوں۔ اس نے سوچ لیا کہ قیام طویل ہونے کی صورت میں وہ ان پر نظر رکھے گا۔

مگن اور ڈنگن دن بھر کچھ نہیں کرتے تھے۔ وہ بہت تنہائی پسند اور کم گو تھے۔ البتہ پینے کے معاملے میں چیمپئن تھے۔ جب تک بوتل خالی نہ ہوتی' ان کی زبان بھی نہ کھلتی۔ البتہ پولیس افسر اور سرائے کے مالک دونوں کے لئے ہربرٹ کی شخصیت دلچسپ تھی۔ ایک روز پولیس افسر اسے چھیڑ ہی بیٹھا۔ "آپ ہربرٹ بینسن ہیں نا؟" اس نے پوچھا۔

"جی ہاں۔" میٹ نے پُراعتماد لہجے میں جواب دیا۔ اب اس کے اندر خود اعتمادی پیدا ہو چکی تھی۔ یہ احساس تقویت بخش تھا کہ وہ کوئی مجرم نہیں ہے۔ "آپ کو کیسے پتہ چلا؟" اس نے پوچھا۔

"میرا کام ہی یہی ہے۔" پولیس افسر نے کہا۔ "خاص طور پر اس صورت میں کہ ملکہ اور شہزادہ یہاں آئے ہوئے ہیں.......... میں ہر اجنبی پر نظر رکھتا ہوں۔"

"خدا شاہی خاندان کو ہمیشہ سلامت رکھے۔" میٹ نے درویشانہ شان سے کہا۔

کئی نسلوں سے' شاہی خاندان کے کسی فرد کو کوئی غیر معمولی واقعہ پیش نہیں آیا

تھا۔ یہ بات اسکاٹ لینڈ یارڈ کے لئے طمانیت بخش تھی لیکن وہ وضع کردہ اصولوں سے بھی انحراف نہیں کرتے تھے۔ کامن ویلتھ کے کسی ملک کے باشندے کو پریشان کرنا.......... اس سے بلاوجہ پاسپورٹ بھی طلب کرنا خلافِ اصول تھا.......... البتہ اس پر نظر رکھنا بھی ضروری تھا۔ ویسے اس دوران اس نے ایک مرتبہ بھی میپلٹن مینر کے اطراف کا رخ نہیں کیا تھا لیکن میٹ چوکنا ہو گیا۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ سے اس کا دم نکلتا تھا۔ چنانچہ وہ کام جلدی نمٹانے کے چکر میں پڑ گیا۔ وہ ڈولین کے پیغام کا بے چینی سے منتظر تھا۔ دو دن ہو گئے تھے اور اسے اب تک کوئی پیغام نہیں ملا تھا۔ ڈولین کی وارفتگی اور بے قراری کے پیشِ نظر یہ بات باعثِ تشویش تھی۔ بہرحال' میٹ اب خاصا تجربے کار ہو چکا تھا۔ اس نے دوربین خرید لی تھی لیکن اس کی دوربین کا رخ عموماً میپلٹن مینر کی مخالف سمت میں ہوتا تھا۔ البتہ موقع پا کر وہ اس کا رخ تبدیل کر لیتا تھا۔ اس کا لباس ایسا ہوتا تھا کہ سرسبز پس منظر اور پیش منظر میں اس کی نقل و حرکت پر نظر رکھنا آسان نہیں تھا۔ وہ کئی مرتبہ میپلٹن اسٹیٹ کے علاقے میں داخل ہوا.......... لیکن اس کا ٹکراؤ کسی سراغرساں سے نہیں ہوا۔ اس کا ثبوت یہ تھا کہ اسے کبھی نہیں چھیڑا گیا۔ وہ اسی طرح گھومتا رہا۔

اس روز بھی وہ اسی طرح کے دورے پر نکلا ہوا تھا۔ پیڑوں کے درمیان' موقع پاتے ہی اس نے دوربین کا رخ قلعے کی طرف کر دیا۔ قلعہ زیادہ بڑا نہیں تھا اور آئر لینڈ کے پرانے مکانوں سے مماثل تھا۔ درختوں سے گھرا ہوا ایک چوڑا لان تھا.......... اور اس کے آگے شاید اصطبل تھا قلعے میں زندگی کے آثار دکھائی نہیں دے رہے تھے لیکن یہ بات یقینی تھی کہ شاہی خاندان کے لوگ وہاں موجود ہیں۔ پولیس افسر کی مستعدی سے یہ بات ثابت تھی۔ ویسے بھی بکنگھم پیلس کے مقابلے میں وہ قلعہ گھسنے کے لئے آسان تھا۔ ریڈ ہیوز کے لئے یہ تاریخی بات مشہور تھی کہ وہ مناسب موقعے کا انتخاب کرنے کا ماہر تھا۔ اب' اسی وقت کی مثال لیں۔ بیلی ڈون بریگیڈ کی پوزیشن مستحکم تھی۔ اہم ترین ہستی.......... یعنی آیا' میٹ پر مفتون ہو کر ان کی آلۂ کار بن چکی تھی۔ یہ احساس بھی میٹ کے لئے تقویت کا باعث تھا کہ ریڈ ہیوز اور دوسرے ہیرو صورتِ حال پر نظر رکھے ہوئے ہوں گے۔ وہ بریگیڈ کو بھلا ناکام ہونے دیں گے! شکار خود باہر آئے گا.......... ڈولین کی وساطت سے!

میٹ سوچتا رہا۔ خیالات تیز رو پرندوں کی طرح اس کے ذہن میں پرواز کر رہے تھے۔ توجہ ہٹانے کے لئے مناسب ترین مقام قلعے کا اصطبل تھا۔ اب میٹ فوجی انداز میں سوچ رہا تھا۔ آخر وہ آئی آر اے کے بلی ڈون بریگیڈ کا کیپٹن تھا۔ دشمن کی توجہ اصل مقام کی طرف سے ہٹانا ضروری تھا۔ اور اصل مقام کیا ہو؟ قدرتی بات ہے' اصل سمت مغرب کی تھی آئرلینڈ بھی تو مغرب کی جانب تھا۔ میٹ نے دوربین کا رخ مغرب کی طرف کردیا۔ اچانک وہ چونک پڑا۔ روحیں اسے کچھ دکھا رہی تھیں۔ انہوں نے شاید اس کی آنکھیں کھول دی تھیں۔ درختوں کے عقب میں ایک سڑک دکھائی دے رہی تھی۔ اسے علم نہیں تھا کہ وہ سڑک کدھر جا رہی ہے.......... لیکن اسے یقین تھا کہ ریڈ ہیوز لاعلم نہیں ہوگا۔ سڑک یقیناً کسی مناسب مقام تک پہنچائے گی۔

اس سڑک نے نامکمل منصوبے کو مکمل کردیا۔ سڑک کے اطراف میں جھاڑیاں ہی جھاڑیاں تھیں۔ یعنی چھپنے کا کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا.......... سرخ پھولوں والی جھاڑیاں سڑک کے بہت نزدیک تھیں۔ ڈولین نے اس سے انہی جھاڑیوں میں ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ واہ.......... مزے ہی آگئے۔ میٹ نے دوربین فولڈ کی اور سرائے کی طرف چل دیا۔ اس وقت وہ بہت خوش تھا۔

وہ سرائے بروقت پہنچا.......... کیونکہ دور سے اسے ڈولین آتی نظر آرہی تھی۔ وہ خود اس کی طرف بڑھ گیا اور اسے کھینچتا ہوا دیوار کی آڑ میں لے آیا۔ ڈولین بری طرح ہانپ گئی۔ "کیا ہوگیا ہے تمہیں؟ پاگل ہوگئے ہو؟" ڈولین نے اپنی سانسوں پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"ذرا سوچو تو سہی۔" میٹ نے کہا۔ "میں نہیں چاہتا کہ ہم اس طرح کھلے عام ایک ساتھ دیکھے جائیں۔ یہاں چپے چپے پر جاسوس موجود ہیں۔"

"لیکن ہربرٹ' تم سے ملنا میرے لئے باعثِ شرم تو نہیں ہے۔"

"نہ ہو.......... لیکن میں تمہاری پوزیشن خراب نہیں کرسکتا۔ تم وعدہ کرچکی ہو کہ یہ ملازمت نہیں چھوڑو گی۔"

ڈولین اپنے خوبرو محبوب کی بات کیسے ٹال سکتی تھی لیکن اس کی آنکھوں نے میٹ کو آنے والے وقت سے خوفزدہ کردیا۔ "یہاں کوئی آ بھی سکتا ہے۔" میٹ نے احتجاج کیا۔ ڈولین نے اس کا احتجاج مسترد کردیا۔ "ہم وعدے کے مطابق جھاڑیوں

میں ملیں گے۔" میٹ نے اسے یاد دلایا۔ "کل شام پانچ بجے آنا.......... بلکہ کل صبح آجاؤ۔"

"اور ہزہائینس کا کیا ہوگا؟"

"اسے ساتھ لے آنا۔" میٹ نے کہا' پھر ڈولین کے تیور دیکھتے ہوئے صفائی پیش کی۔ "تمہاری ہی وجہ سے کہہ رہا ہوں' تم شام تک انتظار نہیں کرسکتیں۔ میں بھی نہیں کرسکتا۔" میٹ نے بڑی کوشش کے بعد اپنی آنکھوں میں محبت کا جادو جگایا۔ "ننھا شہزادہ.......... تو کسی کو کچھ بتا بھی نہیں سکے گا۔" اس نے مزید کہا۔

"اوہ.......... ہربرٹ ڈیئر.......... تم کتنے ہشیار ہو۔" ڈولین بے خود ہوگئی۔

"ٹھیک ہے.......... میں کل صبح آؤں گی۔"

☆------☆------☆

اس شام سرائے میں دو مہمان اور آگئے۔ ایک مضبوط بدن کا آدمی تھا۔ وہ ملاح معلوم ہوتا تھا۔ دوسرا ایک لڑکا تھا۔ وہ خود کو اسکاٹ طالب علم کہتا تھا۔ وہ ایک دوسرے کے.......... اور سرائے میں ٹھہرے ہوئے مہمانوں کے لئے اجنبی معلوم ہوتے تھے۔ اب بلی ڈون بریگیڈ مکمل ہوچکا تھا۔ رات کو سرائے کے مالک اور اس کی بیوی کے سوجانے کے بعد وہ سب میٹ کے کمرے میں یکجا ہوئے۔ وہ موم بتیوں کی روشنی میں.......... سرگوشی میں گفتگو کرتے رہے۔ "بارٹ' تم نے کشتی کا بندوبست کرلیا؟" میٹ نے پوچھا۔

"ہاں میٹ.......... بہت خوبصورت کشتی ہے۔"

"ہمیں آئرلینڈ پہنچا سکے گی؟"

"وہ تو ٹمبکٹو بھی پہنچادے گی۔ تم فکر نہ کرو۔"

"اور فل.......... تمہاری کیا رپورٹ ہے؟"

"میرے پاس اتنا ڈائنا میٹ موجود ہے' جو انگلینڈ کے کسی بھی قلعے کو نابود کرسکتا ہے۔"

"وقت سے پہلے تو نہیں پھٹے گا؟" میٹ نے پُرتشویش لہجے میں پوچھا۔

"میں ہدایت نامہ ساتھ لایا ہوں۔ مجھے تجربہ تو نہیں ہے.......... لیکن یقین ہے کہ روحیں کوئی گڑبڑ نہیں ہونے دیں گے۔"

"ٹھیک ہے تمہیں ایک اصطبل کو اُڑانا ہوگا۔"

"لیکن میٹ، میں گھوڑوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔" فل نے احتجاج کیا۔

"تو کم ڈائنامیٹ استعمال کرنا۔ ہمیں صرف توجہ ہی تو بٹانی ہے۔"

"میں تو اس چکر میں ہوں کہ کوئی پُل اُڑایا جائے۔"

"دیکھو بھائی.......... میرا دماغ مت خراب کرو۔ تمہیں میری ہدایت پر عمل کرنا ہے۔" میٹ نے کہا۔ پھر وہ دوسرے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوگیا۔ "بارٹ اور ٹم.......... تم دونوں میں اچھا ڈرائیور کون ہے؟"

"میں نے تو کبھی اسٹیئرنگ وہیل کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔" ڈان نے اعتراف کیا۔

"بس تو تم کار چلاؤ گے۔"

"لیکن میں بہت اچھا ڈرائیور نہیں ہوں۔" ٹم نے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ مقدس روحیں تمہاری مدد کریں گی۔ وہ تمہارے دائیں ہاتھ پر موجود ہوں گی۔"

"اور اگر بائیں طرف کوئی بدروح آ بیٹھی تو؟"

"اس بار ان کو شکست فاش ہوگی۔ ہم ریڈ ہیوز کے منصوبے پر عمل کر رہے ہیں۔ تم بالکل فکر نہ کرو۔"

ٹم واقعی مطمئن نظر آنے لگا۔ "اور میں بیکار رہوں گا؟" ڈان نے پہلو بدلتے ہوئے پوچھا۔

"ہم تمہارے ہاتھوں پر انحصار کریں گے۔" میٹ نے فیصلہ سنایا۔ "میرے اور کار کے درمیان اگر کوئی حائل ہوا تو تمہیں اس سے نمٹنا ہوگا۔ تمہارا کام سب سے اہم ہے۔"

ڈان نے اپنے بڑے بڑے ہاتھوں کو مسکرا کر دیکھا۔ "واقعی.......... یہ کام تو میں روحوں کی مدد کے بغیر بھی کر سکتا ہوں۔" اس نے بے حد خوش ہو کر کہا۔

میٹ نے نقشے کی پانچ کاپیاں نکالیں اور ایک ایک کاپی سب کو دے دی۔ پھر اس نے وضاحت سے ہر شخص کو، اس کی ذمے داری کے متعلق بتایا۔ "کل صبح سے مصروفیت کا آغاز ہوگا۔" اس نے کہا۔ "فل کو اصطبل میں دھماکا کرنا ہوگا۔ ڈان کو مغربی سمت چھپ کر کسی بھی مداخلت کے لئے تیار رہنا ہوگا۔ ٹم کرائے پر کار حاصل

کرے گا.......... خدا کے لئے.......... کار چرانہ بیٹھنا ٹم.......... بارٹ کشتی تیار رکھے گا.......... اور میں ڈولین سے الوداعی ملاقات کروں گا۔" وہ سب خاموشی سے سنتے رہے۔ آئرلینڈ قومی فرض کی ادائیگی کے لئے انہیں پکار رہا تھا۔

☆------☆------☆

صبح موسم کے تیور تنبیہی تھے۔ مشرق سے بڑے زور شور سے ابھرتا ہوا سورج گواہی دیتا تھا کہ وہ انگلش موسم بہار کا روایتی دن تھا لیکن مغرب میں سمندر کی سمت، افق پر گہرے سیاہ بادل جمع ہو رہے تھے۔ وہ ساکت تھے، جیسے ہوا کے اِذن کے منتظر ہوں۔ بیلی ڈون بریگیڈ والوں کے لئے یہ اچھا شگون تھا۔ شاید نیک ارواح ان کے حق میں سرگرمی سے مصروفِ عمل تھیں۔ بارٹ تو رات ہی کو نکل گیا تھا۔ فل طلوعِ آفتاب سے پہلے کھسک لیا۔ پھر ٹم مورگن کار کے بارے میں سوچتا ہوا سرائے سے نکل آیا۔ ڈان نے اس صبح شاندار ناشتہ کرنا ضروری سمجھا۔ وہ بریگیڈ کا معمر ترین رکن تھا۔ پھر وہ ہاتھوں کو گھونسوں کی شکل میں لہراتا، سرائے سے مغرب کی طرف چل دیا۔ میٹ اوکوئن سب سے آخر میں نکلا۔ اسے سب سے کم فاصلہ طے کرنا تھا.......... اور قبل از وقت دکھائی دینا اس کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ بہرطور، وہ سب کے سب، سرائے کے مالک کو آخری ادائیگی کے بغیر نکلے تھے۔

میٹ نے وہ راستہ اختیار کیا، جس کا وہ عادی ہو چکا تھا لیکن اس صبح وہ ہمیشہ سے زیادہ محتاط تھا۔ اس کی رگوں میں سنسنی گردش کر رہی تھی۔ اپنی اہمیت کے احساس نے اسے غیر معمولی اعتماد بخشا تھا۔ وہ تیز قدم اٹھا رہا تھا۔ پہلے وہ اس جگہ پہنچا، جہاں سے میپلٹن مینر کا جائزہ لیتا تھا۔ وہ چھپ کر دیکھتا رہا۔ پھر اسے ڈولین دکھائی دی۔ وہ تنہا دکھائی دے رہی تھی.......... لیکن پھر اسے احساس ہوا کہ وہ بہت آہستہ چل رہی ہے۔ کوئی چھوٹی سی مخلوق اس کے ساتھ رینگ رہی تھی۔ میٹ خوش ہوگیا۔ ولی عہد یقیناً اس کے ساتھ تھا پھر ولی عہد بھی اسے نظر آ ہی گیا۔ وہ اس کی توقعات سے بھی چھوٹا ثابت ہوا۔ اس کے سنہرے بال اور نیلی آنکھیں ابتدائی نرم دھوپ میں چمک رہی تھیں۔ اسے اذیت محسوس ہوئی۔ وہ تو عام بچوں کی طرح ننھا فرشتہ تھا۔ اسے پہلی بار اندازہ ہوا کہ شہزادوں کے سر پر سینگ نہیں ہوتے ہیں۔ میٹ کا دل اس بچے کے لئے دُکھنے لگا۔ پھر اس نے خود کو تسلی دی کہ وہ بچے کو کوئی نقصان پہنچانے کا ارادہ تو نہیں

رکھتا۔

"یہ شہزادہ ہے؟" اس نے ڈولین سے پوچھا۔

"ہاں........... اور کون ہوگا۔" ڈولین نے بھنا کر کہا۔ "میرا ہاتھ تھام لو ہربرٹ۔" وہ ہانپ رہی تھی لیکن میٹ تو ایک ٹک شہزادے کو دیکھے جا رہا تھا' جو بے خوف انداز میں تنا کھڑا تھا۔ میٹ فوراً جھاڑیوں میں گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ "یہ شہزادہ ہے نا........... سچ مچ کا شہزادہ؟" میٹ نے مضطرب لہجے میں پوچھا۔

"ہربرٹ........... اسے دفع کرو........... اور مجھے توجہ دو۔" ڈولین نے احتجاج کیا۔ "اگر وہ سب میرے ساتھ ڈرامہ نہیں کر رہے ہیں تو یہ یقیناً شہزادہ ہے۔"

"پیارا لڑکا ہے۔" میٹ نے کہا اور محبت آمیز نظروں سے اس مختصر شاہی وجود کو گھورتا رہا' جسے ایک روز انگلینڈ کا بادشاہ بننا تھا........... لیکن بیلی ڈون بریگیڈ اسے بادشاہ بننے سے روکنے والا تھا۔ اب میٹ استعجاب کے عالم میں سوچ رہا تھا کہ وہ ایسا کیسے کرے گا؟ وہ مستقبل کے شاہ کو تخت و تاج سے محروم کر دے! اس نے ہچکچاتے ہوئے' شہزادے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ شہزادہ رچرڈ تیزی سے پیچھے ہٹا۔ وہ حقیر لوگوں سے گھلنا ملنا پسند نہیں کرتا تھا۔

"یہ ہمیشہ ایسا ہی کرتا ہے۔" ڈولین نے کہا اور پھر شہزادے کو کاندھوں سے جھنجھوڑ ڈالا۔ "سنو شہزادے' یہ میرا پیارا دوست ہربرٹ بینسن ہے۔ اس سے ہاتھ ملاؤ..........." وہ اپنا جملہ پورا نہ کر سکی کیونکہ رچرڈ نے اس کے پُرگوشت ہاتھ میں دانت گاڑ دیئے تھے۔ ڈولین نے زوردار چیخ مارتے ہوئے شہزادے کے کان کھینچے۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ چھڑایا' جس سے خون رسنے لگا تھا۔

"ہربی' خدا کے لئے' اسے مجھ سے دور رکھو۔" اس نے کہا۔

میٹ اسی ایک کام کی خاطر تو آئرلینڈ سے وہاں آیا تھا۔ اس کا اعتماد پھر بحال ہو گیا تھا۔ شہزادے بھی زمینی مخلوق ہوتے ہیں' اسے یقین آ گیا تھا۔ اس نے اپنا ہیٹ اتار کر ایک طرف اچھالا۔ مغرب کی طرف سے اچانک چلنے والی ہوا نے ہیٹ کو اور اوپر اچھال دیا۔ ہیٹ فضا میں ایک لمحہ کسی پرندے کی طرف پرواز کرتا رہا' پھر وہ نیچے گرنے لگا۔

"تم نے یہ حرکت کیوں کی؟" ڈولین نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"یہ سگنل ہے۔" میٹ نے جواب دیا۔ عین اس وقت' جب ہیٹ زمین کو چھونے والا تھا' قلعے کی طرف سے زوردار دھماکے کی آواز سنائی دی۔

☆======☆======☆

اکلوتا پولیس افسر لائن اینڈ ماؤس میں داخل ہوا۔ موسم کے تیوروں کے پیش نظر اس نے اوور کوٹ پہن رکھا تھا۔ اس کا انداز بھی بدلا بدلا تھا۔ اس نے سرائے کے مالک سے مہمانوں کا رجسٹر طلب کیا۔ وہ بہت چوکنا اور مستعد نظر آ رہا تھا۔ رجسٹر اس کی طرف بڑھا دیا گیا........... کیونکہ وہ ان دنوں روز رجسٹر چیک کرتا رہا تھا۔ پانچوں مہمان اب بھی سرائے میں قیام پذیر تھے۔ پولیس والے نے اپنا پائپ نکالا........... اور پُرخیال انداز میں اسے بھرنے لگا۔ "مسٹر اسکاٹ' عموماً اس موسم میں آپ کے ہاں اکا دکا مہمان رات بھر کے لئے ٹھہرتا ہے۔" اس نے کہا۔ "جبکہ اس وقت پانچ مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں۔ عجیب بات ہے نا؟ جبکہ ملکہ اور پرنس ٹین بری آئے ہوئے ہیں۔"

"مجھے اس سے کیا؟" مسٹر اسکاٹ نے کہا۔ "میرے مہمانوں کو پریشان نہ کرنا۔ میں اسے خدا کی رحمت سمجھتا ہوں کہ خلافِ معمول میری قسمت جاگ اٹھی ہے۔"

"انہیں بلا دیجئے۔"

"یہ ناممکن ہے۔ وہ سب باہر گئے ہوئے ہیں۔" مسٹر اسکاٹ نے کہا۔ "مسٹر ہربرٹ کو تو میں نے خود جاتے دیکھا ہے۔ بقیہ مہمان اپنے کمروں میں نہیں ملے۔"

پولیس والے نے پائپ کا کش لیا........... اور سوچنے لگا۔ "عجیب بات ہے۔" وہ بڑبڑایا۔ اسی وقت زوردار دھماکہ ہوا۔ پولیس والا تیزی سے باہر کی طرف لپکا۔

☆======☆======☆

"اسے کہتے ہیں' اصل مقام کی طرف سے توجہ ہٹانا۔" میٹ نے عالمانہ شان سے کہا۔ دھماکے والی سمت سے اب شور و غل کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ میٹ نے جھاڑیوں کی اوٹ سے دیکھا۔ اصطبل کی طرف سے دھوئیں اور گرد و غبار کے بادل اٹھ رہے تھے۔ وہ ڈولین کی طرف مڑا۔ "میں تمہاری چیخ و پکار کا متحمل نہیں ہو سکتا۔" اس نے کہا۔ "تم اپنے ہاتھ پیر بندھوالو۔ پھر میں تمہارے منہ میں رومال..........."

ڈولین صورتِ احوال اب بھی نہیں سمجھ سکی تھی اس نے صاف انکار کردیا۔

"تب تو مجھے افسوس ہے ڈیئر۔ مجھے ڈان کے اعزاز میں بھی شریک ہونا پڑے گا۔" یہ کہہ کر اس نے برا سا منہ بناتے ہوئے دائیں ہاتھ کا زور دار گھونسہ رسید کیا.......... اور ڈولین کسی کٹے ہوئے درخت کی مانند گر گئی۔ شہزادہ رچرڈ تیزی سے بھاگا.......... میٹ نے کوئی بارہ قدم دور جاکر اسے پکڑا۔ شہزادہ ہاتھ پاؤں چلاتا رہا.......... لیکن میٹ نے اسے اٹھا کر کندھے پر ڈال لیا۔ پھر وہ تیزی سے سڑک کی طرف دوڑ پڑا۔

اس کے بعد واقعات بہت تیزی سے رُونما ہوئے۔ سڑک کی طرف سے ایک کار کی آواز سنائی دی' جو طے شدہ مقام کی طرف بڑھ رہی تھی۔ عقب سے ایک باوردی پولیس مین نمودار ہوا۔ اس نے میٹ کے راستے میں حائل ہونے کی کوشش کی۔ اس کے سامنے کی جانب ڈان کا سر ابھرا۔ ڈان نے اپنا گھونسہ تیار کرکے راستے میں رکھا۔ پولیس مین خود آکر اس گھونسے سے ٹکرایا۔ دھماکا ایسا تھا' جیسے کسی بیل کے سر پر ہتھوڑا رسید کیا گیا ہو۔ پولیس مین ڈھیر ہوگیا۔ میٹ اور ڈان ایک ساتھ سڑک کی طرف بھاگے۔ سڑک پر ایک چھوٹی سیاہ کار کھڑی تھی۔ وہیل پر ٹم موجود تھا۔ وہ دونوں شاہی بوجھ سمیت کار میں بیٹھے.......... اور کار آگے بڑھ گئی۔

"اے.......... موڑ پر روکنا۔ فل ہمارا منتظر ہوگا۔" میٹ نے چیخ کر ٹم کو ہدایت دی لیکن کار ٹھیک طرح سے رک نہ سکی۔ فل کو چلتی کار میں سوار ہونا پڑا۔ اسی وقت سیاہ دبیز دھند زمین پر.......... بلکہ کار تک میں اتر آئی۔ "اب کوئی ہمیں نہیں دیکھ سکے گا۔" ڈان نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"اور مجھے سڑک نظر نہیں آرہی ہے۔" ٹم نے تقریباً رو کر کہا۔

"دعا کرو ٹم' دعا کرو.......... کیا تم اچھے عیسائی نہیں ہو؟"

ٹم بے حد سنجیدگی سے دعا میں مصروف ہوگیا.......... اور کار غیر مرئی سڑک پر دوڑتی رہی۔ سڑک کبھی سیدھی چلتی' کبھی گھوم جاتی.......... لیکن ایسا لگتا تھا کہ کار نے سڑک سے شادی کرلی ہے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھیں۔ ان کے پاس گھڑی بھی نہیں تھی کہ وقت کا اندازہ لگاتے۔ پھر انہیں پہلے سمندر کی خوشبو محسوس ہوئی.......... پھر موجوں کا شور سنائی دیا۔

"احتیاط سے ٹم.......... کہیں سیدھا سمندر میں نہ پہنچا دینا۔" میٹ نے گھبرا کر کہا۔

ٹم موجوں کے شور سے ہٹ کر کسی آواز پر کان لگائے ہوئے تھا۔ پھر اسے وہ آواز سنائی دے گئی۔ "زندہ باد' بیلی ڈون بریگیڈ۔" بارٹ نے نعرہ لگایا تھا۔

☆======☆======☆

میپلٹن مینر میں کسی نے بتایا کہ اس نے دھماکے کے فوراً بعد کسی کو اصطبل سے نکل کر جنگل کی طرف بھاگتے دیکھا ہے۔ اس نے جنگل میں اس شخص کو تلاش کرنے کے سلسلے میں بھی بات کی لیکن افراتفری میں کون سنتا۔ رہی سہی کسر دھند نے پوری کردی۔ کسی اور نے یہ افواہ اُڑا دی کہ دراصل یہ ملکہ کو قتل کرنے کی سازش تھی.......... اور ملکہ دھماکے کے وقت اصطبل میں اپنے گھوڑے پر زین کس رہی تھیں۔ کسی نے خیال ظاہر کیا کہ کوئی گھوڑوں سے نفرت کرنے والا شخص ہوگا' جس نے اپنی تسکین کے لئے دھماکا کیا ہے۔ گھوڑوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا لیکن وہ بری طرح بھڑک گئے تھے۔ جو گھوڑے رسّی تڑانے میں کامیاب ہوئے' انہوں نے باہر نکل کر انسانوں میں مزید افراتفری مچادی۔ اب صورتِ حال یہ تھی کہ کسی کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا۔

اس افراتفری کے درمیان ڈولین قلعے میں داخل ہوئی۔ دانت کاٹا ہاتھ' سوجا ہوا جبڑا' دھندلائی ہوئی آنکھیں اور بالوں میں ہیتھر کی جھاڑیوں کے پتے اور سرخ پھول' جو کسی بھی طرح آرائش کا تاثر نہیں دے رہے تھے۔ اس نے اندر داخل ہوتے ہی زور دار چیخ ماری۔ افراتفری میں اور اضافہ ہوگیا۔ "اس نے مجھے مارا.......... ہاں' اس مردود نے مجھے مارا۔" وہ چلّائی۔

"کس نے مارا؟" کسی نے پوچھا۔

"اس مردود آسٹریلین نے.........." پھر اس نے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں اٹک اٹک کر بکنگھم پیلس سے ٹین بری تک کی مکمل داستان سنادی۔ "اس نے مجھ پر مجرمانہ حملہ بھی کیا۔"

"آپ ہربرٹ بینسن کی بات کررہی ہیں؟" پولیس افسر بولا۔ "مجھے سرائے میں ٹھہرنے والے وہ پانچوں افراد ہی مشکوک لگے تھے۔"

"آپ کا مطلب ہے' وہ پورا گینگ ہے۔"

"ظاہر ہے.......... اصطبل میں دھماکا اور وہاں آپ پر حملہ.......... سوچی سمجھی اسکیم معلوم ہوتی ہے۔"

ابھی اس پر تبصرے ہو ہی رہے تھے کہ باوردی پولیس مین ہانپتا کانپتا' پردۂ دھند سے نمودار ہوا اور قلعے میں داخل ہو گیا۔ اس کا ایک ہاتھ اپنے جبڑے پر تھا۔ وہ حواس باختہ نظر آرہا تھا.......... اور کچھ بولنے سے قاصر تھا۔ "کچھ بولو ویدر.......... بتاؤ' کیا ہوا۔" اسکاٹ لینڈیارڈ کے پولیس افسر نے اس سے کہا۔

وہ سسکتا رہا۔ اس سے بولا نہیں جارہا تھا۔ پھر اس نے ہاتھ ہٹایا تو اس کا شکستہ جبڑا سب کو نظر آیا۔

"کسی نے اس پر بھی نظرِ عنایت کی ہے۔" کسی نے تبصرہ کیا۔

"دیکھو.......... یہ ہمیں کچھ بتانے کی کوشش کر رہا ہے۔"

"کاغذ پنسل لاؤ۔ شاید لکھ کر بتا سکے۔"

اندر سے کاغذ پنسل منگوائی گئی۔ ویدر نے لرزتے ہاتھوں سے ہجے کر کے لکھنا شروع کیا۔ اسی وقت بونداباندی شروع ہو گئی۔ دیکھنے والوں نے بمشکل دیکھا کہ ویدر نے کیا لکھا ہے.......... اور جب اس کا مفہوم ان پر عیاں ہوا تو وہ سناٹے میں آگئے۔

ویدر نے لکھا تھا۔ "ش.......... ہ.......... ز.......... ا.......... د.......... ے.......... ک.......... و.......... ا.......... غ.......... و.......... ا.......... ک.......... ر.......... ل.......... ی.......... ا.......... گ.......... ی.......... ا.......... ہ.......... ے۔"

☆------☆------☆

"اور یہ ہوئی شہ مات۔" انسپکٹر روڈنی نے اعلان کیا۔

پادری اداس ہو گیا۔ بڑی اچھی بازی تھی.......... لیکن اچانک ہی پانسہ پلٹ گیا تھا۔ "ٹھیک کہتے ہو انسپکٹر۔" پادری نے کہا۔ "تم بہت اچھے کھیلے۔"

انسپکٹر نے پائپ سے ایک طویل کش لیا اور کرسی کی پشت گاہ سے ٹیک لگالی۔ وہ متوسط العمر تھا.......... لیکن لوگ اس کی عمر کے بارے میں صحیح اندازہ نہیں لگا پاتے تھے۔ ویسے انسپکٹر روڈنی کے بارے میں یہ اندازہ لگانا بھی مشکل تھا کہ وہ کب کون سا

قدم اٹھائے گا۔ شطرنج کی بازی ہو یا پیشہ ورانہ معاملہ.......... اس کی ذہانت ہر جگہ نئی راہیں تلاش کرتی تھی۔ اس میں بڑے تضادات تھے۔ اس کی آنکھیں اس کی مہربان فطرت کی غمازی کرتی تھیں لیکن مجرم کہتے تھے کہ وہ عقابی آنکھیں بے رحم اور سفاک ہیں۔

وہ شطرنج کا چیمپئن بھی بن سکتا تھا.......... لیکن اس کے نزدیک شطرنج صرف دماغی ورزش تھی۔ وہ عملی آدمی تھا۔ جرائم کی تحقیقات کے سلسلے میں اس کی اپنی ایک ساکھ تھی۔ اس نے قومی اور بین الاقوامی نوعیت کے کئی کیس کامیابی سے حل کئے تھے۔ اس کا ریکارڈ کیسز کے معاملے میں بے حد متنوع تھا۔ ان دنوں وہ چھٹیوں پر تھا۔

"تم اپنے حریف کو پُر فریب خود اعتمادی میں مبتلا کر کے شکست دیتے ہو۔" پادری نے کہا۔ "پہلے اسے فتح یابی کا یقین دلاتے ہو.......... اور اس کے بعد اچانک فیصلہ کن حملہ کرتے ہو۔"

انسپکٹر اٹھ کھڑا ہوا۔ تعریفیں اس پر اثر انداز نہیں ہوتی تھیں۔ فتح اس کی تسلی کے لئے کافی تھی۔

"اب کیا ارادہ ہے انسپکٹر؟" پادری نے خلیقانہ انداز میں پوچھا۔

"میں کچھ دیر سونا چاہوں گا۔ ویسے سراغرسی کے ایک ناول پر تنقیدی نظر بھی ڈالنی ہے۔"

اسی وقت فون کی گھنٹی بجی۔ پادری نے ریسیور اٹھایا.......... پھر انسپکٹر کی طرف بڑھا دیا۔ "تمہارا فون ہے.......... سرکاری معلوم ہوتا ہے۔"

انسپکٹر نے ریسیور ہاتھ میں لیا اور ماؤتھ پیس میں بولا۔ "روڈنی بول رہا ہوں.......... ایں.......... ذرا دہراؤ تو۔" پھر وہ خاموشی سے کچھ سنتا رہا۔ "مذاق کر رہے ہو؟" اس کے لہجے میں بے یقینی تھی۔ "میری چھٹیاں برباد کرنا چاہتے ہو؟ ارے نہیں.......... خیر' شکریہ۔"

پادری نے دیکھا۔ انسپکٹر کی آنکھیں چمک رہی تھیں "فادر.......... مجھے فوری طور پر واپس جانا ہے۔" انسپکٹر نے کہا۔

"اگر رازداری والا معاملہ نہ ہو تو مجھے بتاؤ.......... ہوا کیا ہے؟" پادری نے پوچھا۔

"کسی بھی وقت خبر منظرِ عام پر آجائے گی۔" انسپکٹر نے کہا۔ "ایسی باتیں کہاں چھپتی ہیں۔ ہر شہری کو اس کے بارے میں جاننے کا حق ہے۔ دراصل تاجِ شاہی خطرے میں ہے۔"

"تاج شاہی.......... خطرے میں!"

"فادر.......... نہ یہ عام سا جرم ہے.......... اور نہ مجرم معمولی لوگ ہوں گے۔ اتنا اندازہ تو مجھے اس بے خبری میں بھی ہے کہ یہ کوئی گہری سازش ہے۔ پرنس رچرڈ کو اغوا کرلیا گیا ہے۔"

فادر کے ہاتھ دعا کے لئے اٹھ گئے۔ انسپکٹر روڈنی اپنا کوٹ اٹھاتے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔ اسے یہ فیصلہ کرنا تھا کہ لندن جائے.......... یا کمبرلینڈ کا رخ کرے۔ پھر اس نے کمبرلینڈ کے حق میں فیصلہ کیا۔ یہ فیصلہ وجدانی بنیادوں پر کیا گیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ کمبرلینڈ میں اسے تازہ ترین صورتِ حال کا پتہ چل سکے گا۔ شاید کوئی تازہ سراغ.......... یا مجرموں کی بو بھی مل جائے۔

وہ صبح صادق کے وقت میپلٹن مینر پہنچا.......... لیکن صبح صادق کا فیصلہ صرف گھڑی دیکھ کر کیا جاسکتا تھا۔ موسم اتنا خراب تھا کہ صبح صادق اور اندھیری رات میں کوئی فرق ہی نہیں رہا تھا۔ سفر بھی دھند کی وجہ سے پریشان کن ثابت ہوا تھا لیکن انسپکٹر نے ڈرائیو کرتے وقت ہر احتیاط پسِ پشت ڈال دی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ ذرا سی تاخیر بھی بڑا فرق ڈال سکتی ہے۔ موسلا دھار بارش نے میپلٹن مینر کے لان کو تباہ کردیا تھا۔ ہر طرف کیچڑ ہی کیچڑ تھا۔ انسپکٹر نے گاڑی روکی اور تیزی سے نیچے اتر آیا۔ اصطبل کے دروازے کے قریب اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کا ایک گروپ کھڑا تھا۔ وہ ان کی طرف بڑھ گیا۔

"کوئی پروگریس!" اس نے پوچھا۔

"اتنے خراب موسم میں کیا کیا جاسکتا ہے؟" جواب ملا۔

"پھر بھی.......... کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی چاہئے۔"

"ٹھیک ہے۔ تم ہی کوئی مشورہ دو۔"

"پہلے تو مجھے تفصیلات سے آگاہ کرو۔"

روڈنی کو تفصیلات سے آگاہ کیا گیا۔ وہ خاموشی سے سنتا رہا۔ پھر اس نے پہلا

سوال کیا۔ "اغوا کنندگان کس طرف گئے تھے؟"

"یہاں سے مغرب کی طرف کچھ فاصلے پر ایک سڑک ہے۔ وہ سمندر کی طرف جاتی ہے۔"

"تم نے ان کا پیچھا کیا؟"

"ان کے تعاقب میں ایک کار بھیجی گئی تھی لیکن انہیں ایک کار کے سوا کچھ نہیں ملا۔ یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ وہ مجرموں کے زیرِ استعمال رہی ہوگی۔ اگر ایسا ہے تو وہاں کوئی کشتی بھی رہی ہوگی۔ ہم نے ایئرفورس اور نیوی کو خبردار کردیا ہے۔ شمال مشرق اور جنوب میں انگلینڈ اور اسکاٹ لینڈ کے آسمان چھانے جارہے ہیں۔ شمالی سمندر میں بحری جہاز مصروف ہوگئے ہیں۔ اس کے علاوہ اندرونِ ملک تلاش کا سلسلہ جاری ہوگیا ہے۔ وزیراعظم خود.........."

"اچھا' بس۔" روڈنی نے ہاتھ اٹھا کر اپنے ساتھی کو چپ کرادیا۔ "تم نے مغرب کا کوئی تذکرہ نہیں کیا۔"

"وہاں دھند چھائی ہوئی ہے۔ اگر مجرموں نے کشتی کا سہارا لیا ہے تو انہیں ڈھونڈنا ناممکن ہے۔ ویسے تمہارا کیا خیال ہے' روڈنی۔"

"فی الحال' میں چاہتا ہوں کہ بھاری بھرکم ملٹری آپریشن' وزیراعظم کی صوابدید پر چھوڑ دیا جائے۔ ہمیں اس دوران جرم کی نوعیت اور مجرموں کے متعلق تفتیش کرنا چاہئے۔"

انسپکٹر روڈنی نے باضابطہ انداز میں تفتیش کا آغاز کیا پہلے اس نے اصطبل کا معائنہ کیا' جہاں دھماکا ہوا تھا۔ یہ بات سامنے آئی کہ ڈائنامیٹ بغیر کسی احتیاط کے' اصطبل کی ننگی دیوار کے ساتھ رکھ دیا گیا تھا.......... اور کہیں جھاڑیوں سے فیوز اُڑایا گیا تھا۔

"اس سے دو نتائج نکلتے ہیں۔" انسپکٹر نے کہا۔ "دھماکے کا مقصد صرف دھیان بٹانا تھا۔ کنکریٹ کی دیوار کا کچھ نہیں بگڑ سکتا تھا۔ البتہ اس کی وجہ سے دھماکہ زوردار ہوا ہوگا۔ دوسری بات یہ کہ دھماکا کرنے والا پروفیشنل نہیں تھا۔ کامیابی میں مہارت سے زیادہ اس کی خوش قسمتی کو دخل رہا ہوگا۔ یہ میں نہیں کہہ سکتا کہ تار اس نے کب بچھائے ہوں گے۔ بہرحال یہ ایک اہم نکتہ ہے کہ وہ اپنے کام میں ماہر نہیں تھا۔"

اس کے بعد اس نے کانسٹیبل ویدر سے انٹرویو کیا۔ ویدر اب بھی بڑی اذیت میں

تھا۔ وہ بولنے کے قابل تو ہو گیا تھا لیکن بولتے ہوئے اسے تکلیف ہوتی تھی۔ تاہم وہ حوصلے سے کام لے رہا تھا۔ "میں نے اس شخص کو بچے کو اٹھا کر بھاگتے دیکھا۔ پھر مجھے احساس ہوا کہ وہ تو شہزادہ تھا۔ میں اسے روکنے کے لئے اس کے پیچھے لپکا لیکن اچانک ایک شخص بیچ میں آ گیا۔ میرا خیال ہے' اس نے مجھے گھونسہ مارا تھا............ لیکن مجھے ایسا لگا' جیسے میرے کوئی آہنی اوزار لگا ہو۔ میں بے ہوش ہو گیا۔"

دوسرا نمبر ڈولین کا تھا۔ اس سے انٹرویو قلعے کے اندرونی کمرے میں ہوا۔ ڈولین کا حلیہ بگڑا ہوا تھا۔ بارش میں بھیگنے کی وجہ سے مسکارا' لپ اسٹک سے ملاقات کے لئے نیچے چلا گیا تھا۔ بائیں آنکھ کے نیچے والے گومڑے کی سرحد پار کرتے ہوئے مسکارے کو یقیناً پریشانی ہوئی ہو گی۔

"مجھے ہربرٹ بینسن کے بارے میں بتاؤ۔" روڈنی نے سخت لہجے میں کہا۔

"میری سمجھ میں نہیں آتا' کہاں سے شروع کروں۔"

"وہ لندن میں تم سے ملا............ پھر یہاں تک تمہارے ساتھ آیا۔ یہ بات صاف ظاہر ہے کہ وہ تم میں نہیں بلکہ شہزدے میں دلچسپی لے رہا تھا۔"

"نہیں............ یہ غلط ہے۔" ڈولین نے زخمی لہجے میں کہا۔

"تمہارے انداز سے پتہ چلتا ہے کہ تم اس کی محبت میں گرفتار ہو یعنی تم اسے اس سے زیادہ جانتی ہو' جتنا ظاہر کر رہی ہو' بہتر ہے کہ مجھے سب کچھ بتا دو۔"

ڈولین کانپنے لگی۔ اسے احساس ہوا کہ بات کتنی آسانی سے کھل گئی ہے۔ اس نے تعاون کا فیصلہ کر لیا۔ "وہ آسٹریلین تھا۔" اس نے کہا۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا؟"

"اس نے خود بتایا تھا۔"

"اور تم نے یقین کر لیا؟"

"کیوں نہ کرتی۔"

"اس کا لہجہ آسٹریلین تھا؟"

"مجھے کیا معلوم............ میں اس سے پہلے کبھی کسی آسٹریلین سے نہیں ملی تھی۔"

"درست ہے۔ تمہیں پتہ نہیں چل سکتا تھا خیر' اس نے خود کو آسٹریلین ظاہر کیا؟"

کیا وہ درحقیقت کوئی غیر ملکی تھا۔ اسے خدشہ تھا کہ انگریز بنا تو پول کھل جائے گی۔"

"میں اتنا کہہ سکتی ہوں کہ وہ اسکاٹ نہیں تھا۔ میں اسکاٹ لوگوں کے لہجے پہچانتی ہوں۔"

"چلو............ بات کچھ تو آگے بڑھی۔ ہاں تو............ ہربرٹ تمہارے بہت قریب آ گیا تھا۔ مجھے احساس ہے کہ اس نے تمہیں بطور چارہ استعمال کیا ہے۔ اب اس کا محبت کا انداز اس کی اصل صورت دکھا سکتا ہے۔"

"محبت کا انداز تو دنیا بھر میں ایک سا ہوتا ہے۔"

"نہیں............ غور کرو۔ ہر بات یاد کرو اور مجھے بتاؤ میں صرف سچ سننا چاہتا ہوں۔ شرمانے کی ضرورت نہیں۔ شہزادے کی زندگی زیادہ اہم ہے۔"

ڈولین پلکیں جھپکاتی رہی............ سوچتی رہی پھر بولی۔ "وہ بہت شرمیلا تھا۔ محبت بھی کرتا تھا اور میری محبت سے اس کا دم بھی نکلتا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ زندگی بھر اسے کسی عورت کی رفاقت میسر نہیں آ سکی ہے۔"

"بہت خوب۔" انسپکٹر نے کہا اور کمرے میں بے چینی سے ٹہلنے لگا۔ اس کی مٹھیاں بھینچ گئی تھیں۔

"جناب............ اس بات سے آپ نے کوئی نتیجہ نکالا؟" ڈولین نے پوچھا۔

"............ ہاں دنیا کے سب سے شرمیلے مرد آئرلینڈ میں پائے جاتے ہیں............ اور شہزادے کو اغوا کرنے میں سب سے زیادہ دلچسپی بھی وہی لے سکتے ہیں۔" انسپکٹر نے کہا اور کمرے سے نکل گیا۔

☆======☆======☆

کابینہ کا ہر فرد ساکت و صامت بیٹھا انسپکٹر روڈنی کی رپورٹ سن رہا تھا۔

"جنٹلمین............ اس کے علاوہ کوئی توضیح ممکن نہیں ہے۔" وہ کہہ رہا تھا۔ "یہ برطانوی پیشہ ور مجرموں کی حرکت نہیں ہے۔ اب ایک امکان سامنے آتا ہے............ کہ یہ کسی غیر ملکی گینگ کا کارنامہ ہو سکتا ہے لیکن کوئی بھی گینگ تین سالہ شہزادے کو یرغمال بنانے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اس کے علاوہ ہر سراغ اسی سمت اشارہ کرتا ہے کہ یہ خوش قسمت شوقیہ فنکاروں کا کام ہے۔ میں لفظ خوش قسمت' پر زور دوں گا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ کمبرلینڈ میں اب تک بارش ہو رہی ہے اور آئرش سمندر پر

چھائی ہوئی دھند اب بھی اتنی ہی دبیز ہے۔"

"یہ بات ہمیں بھی معلوم ہے انسپکٹر۔" وزیراعظم نے چڑ کر کہا۔

"جی ہاں جناب' میں کہہ رہا تھا کہ یہ جرم بین الاقوامی اور سیاسی نوعیت کا ہے۔ ایسا کون سا ملک ہے جو برطانیہ سے اس حد تک نفرت کرتا ہے؟"

"یہ فہرست تو خاصی طویل ثابت ہوگی انسپکٹر!" سیکرٹری وزارت خارجہ نے کہا۔

"آپ ٹھیک ہی کہتے ہوں گے جناب!" انسپکٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ "اگر آپ اس فہرست کو تین ملکوں تک محدود کردیں تو آپ کو اندازہ ہوجائے گا کہ یہ ان ہی میں سے کسی کی حرکت ہوسکتی ہے۔ اس کے علاوہ گینگ کے افرد کے حلیے ان کی قومیت کی چغلی کھاتے ہیں۔ ان کے سرغنہ ہربرٹ نے ایک نازک موقعے پر اپنی شناخت عیاں کردی تھی۔ وہ شرمیلا محبوب ثابت ہوا۔"

"میں نے آیا کی تصویر دیکھی ہے" ہوم سیکرٹری نے کہا۔ "میں یہ کہوں گا کہ اس سے محبت کرنا آسان کام نہیں ہے۔"

"اس کے باوجود' اس صورتِ حال میں کسی انگریز کا تصور کیجئے۔ فرق واضح ہوجائے گا۔"

"ہاں.......... مقصد کے پیشِ نظر انگریز وارفتگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔" ہوم سیکرٹری نے اعتراف کیا۔

"جی ہاں' یہی بات ہے ایک شخص جو صدی کا سب سے بڑا جرم کرنے نکلا ہو.......... اور جس کی کامیابی کا انحصار جھوٹی محبت پر ہو۔ وہ محبت کو اہم فرض سمجھ کرانجام دے گا۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ اپنے قومی مزاج اور وراثتی کردار سے مار کھا جائے۔"

"تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ آئرش تھا!"

"جی ہاں جناب۔"

"اپنی حکومت کا ایجنٹ!"

ممکن ہے ایسا ہو' لیکن میں آئی آر اے کے متعلق سوچ رہا ہوں۔"

☆------☆------☆

کچھ پتہ بھی ہے ہم کس سمت میں بڑھ رہے ہیں؟" میٹ اوکوئن نے پُرتشویش

لہجے میں پوچھا۔

"مجھ پر بھروسہ ہے یا نہیں؟" بارٹ نے جواباً پوچھا۔ "ہم مغرب میں آئرلینڈ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ میں دھند کے ساتھ ساتھ چل رہا ہوں۔ بزرگ روحیں ہمارے ساتھ ہیں۔ وہ ہمیں بھٹکنے نہیں دیں گی۔"

دھند کا یہ حال تھا کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھنے سے بھی قاصر تھے۔ اندازے سے کام چل رہا تھا۔ ایک مرتبہ بارٹ نے انہیں بتایا کہ وہ ایک بحری جہاز کے عین برابر سے گزر رہے ہیں لیکن خوف کی کوئی بات نہیں تھی کیونکہ جہاز لنگر انداز تھا۔ اس دھند میں اسے چلانا جہاز کے کپتان کے لئے موت کے مترادف تھا۔ درحقیقت اس وقت سمندر کے اس حصے میں واحد متحرک شے ان کی کشتی تھی۔ عام حالات میں پانی میں غوطہ لگاتے' قیں قیں کرتے بگلے بھی نہ جانے کہاں جاچھپے تھے۔ انہیں بھی خوف ہو گا کہ کسی نادیدہ چیز سے نہ جا ٹکرائیں۔

"اوہ.......... مجھے پتہ چل گیا کہ اس وقت ہم کہاں ہیں۔" بارٹ نے کہا۔

"دوستو.......... میں ایک اچھا ملاح ہوں۔ یقین کرو' اب ہم بندرگاہ کے قریب ہیں۔ میں مٹی کی خوشبو محسوس کررہا ہوں۔"

دھند زدہ بندرگاہ سنسان پڑی تھی۔ بندرگاہ سے متعلق ہر شخص شاید کسی بار میں بیٹھا دھند چھٹنے کا انتظار کررہا تھا۔ سمندر ساکت تھا.......... اور ہر طرف ایک عجیب سناٹا مسلط تھا۔ بارٹ نے بندرگاہ کی سمت کا اندازہ لگایا اور انجن بند کردیا۔ پھر ایک جھٹکا لگا.......... اور اگلے ہی لمحے بارٹ چیخا۔ "دیکھ لو۔ ہم پہنچ گئے ہیں۔"

"بچے کو عرشے پر لاؤ۔" میٹ نے حکم دیا۔

تمام ہیروز اپنی ٹرافی سمیت کشتی سے اتر آئے۔ اس وقت تک بچے کی حالت بہت خستہ ہوچکی تھی۔ کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ شہزادہ ہے۔ اس کے سنہرے بال قینچی سے کاٹ دیئے گئے تھے۔ پھر انجن آئل اس کے سر اور کپڑوں پر لگا دیا گیا تھا۔ وہ تھک بھی گیا تھا اسے نیند آرہی تھی۔

"کیسا لگتا ہے؟" فل نے شہزادے کی طرف اشارہ کرکے پوچھا۔

"اگر یہ بکنگھم پیلس کے دروازے پر دستک دے تو وہ اسے کہیں گے جوتے پالش نہیں کروانے۔" ڈان نے کہا۔ "وہ اسے دھکے دے کر باہر نکال دیں گے۔"

"خدا ہمیں معاف کرے۔ ہم اسے جنت سے نکال لائے ہیں' جہاں اس کے ایک اشارے پر دنیا کی ہر نعمت سامنے رکھی جاسکتی تھی۔" میٹ نے پُر تاسف لہجے میں کہا۔

"اور ڈولین کے بارے میں کیا خیال ہے؟" ڈان نے یاد دلایا۔

"میٹ تو خوش ہو گا کہ جان چھوٹ گئی۔" فل نے تبصرہ کیا۔

"فضول باتیں چھوڑو۔ یہ بتاؤ کیا میں اب بھی ہربرٹ بینسن لگتا ہوں۔" میٹ نے پُر تشویش لہجے میں کہا۔

"سمندری پانی نے سیاہ رنگ دھو ڈالا ہے۔" ٹم نے کہا۔ "البتہ تمہارے بال میلے میلے لگ رہے ہیں۔ تم کوئلے کی کان میں کام کرنے والے معلوم ہو رہے ہو۔"

"اور کیا خیال ہے............ اس کے لئے کیٹ کلاہان کا ٹھکانہ کیسا رہے گا؟" میٹ نے شہزادے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دریافت کیا۔

"اور کیا چرچ لے کر جاؤ گے اسے............ پادری کے سامنے جھوٹ بولو گے۔ ادا فروش کیٹ کے گھر سے اچھی پناہ گاہ مل ہی نہیں سکتی۔" فل نے کہا۔

"اب تم چل دو۔" بارٹ بولا۔ "دھند چھٹنے سے پہلے کھسک لینا بہتر ہو گا۔ مجھے کشتی کو بھی ٹھکانے لگانا ہے۔"

میٹ اوکوئن نے اونگھتے ہوئے شہزادے کو اٹھایا اور کندھے پر ڈال لیا۔ وہ ایک طرف بڑھ گئے۔ بارٹ نے کشتی کا انجن اسٹارٹ کیا............ اور کشتی جتنی خاموشی سے گودی کی طرف آئی تھی' اتنی ہی خاموشی سے پلٹ گئی۔ جلد ہی اسے دھند نے نگل لیا۔

☆======☆======☆

وار روم میں وزیراعظم' وزراء' اسکاٹ لینڈ اور سیکرٹ سروس والوں سے خطاب کر رہا تھا۔ "کوئی اچھی خبر نہیں ہے۔" اس نے چھڑی سے دیواری نقشے کی طرف اشارہ کیا۔ "کمبرلینڈ کے ساحل پر ایک کار دریافت کی گئی جس شخص نے کار کرائے پر حاصل کی تھی' اس کا حلیہ لائن اینڈ ماؤس میں ٹھہرنے والے ایک شخص پر پورا اترتا ہے' دوسرے لفظوں میں وہ مجرموں کے گروہ کا آدمی ثابت ہوا ہے لیکن اس کا اصل نام معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ اس مقام سے گینگ نے کار تبدیل کی تھی یا وہ کسی کشتی میں بیٹھے تھے۔ دھند اب چھٹ گئی ہے لیکن ہمیں ناقابل تلافی نقصان پہنچا گئی ہے۔ جتنی دیر دھند قائم رہی' اتنی دیر میں کوئی سست ترین کشتی بھی آئرلینڈ پہنچ سکتی تھی۔"

"آپ کا مطلب ہے کہ گینگ کا تعلق آئرلینڈ سے ہے اور وہ شہزادے کو اغوا کر کے وہیں لے گئے ہیں؟" ایک ایڈمرل نے پوچھا۔

وزیراعظم نے ایک سرد آہ بھری۔ اس افسوس ناک واقعے سے پہلے حالات اتنے اچھے جا رہے تھے کہ اسے امید تھی' وہ دوبارہ کامیابی سے الیکشن لڑ سکے گا لیکن اب............ "یہ بات ثابت نہیں ہو سکی ہے۔" اس نے محتاط لہجے میں کہا۔ "لیکن اس کی تردید کے شواہد بھی نہیں ملتے۔ دھند سے فائدہ اٹھا کر وہ آئرلینڈ کے سوا کہیں نہیں جا سکتے۔ اس ایک سمت کے علاوہ ہر طرف ہماری فورسز نے ناکہ بندی کر دی تھی۔"

"جناب............ صورتِ حال واضح طور پر صرف' ایک گھنٹہ پہلے سامنے آئی ہے............ اس نامعقول کانسٹیبل کی مہربانی سے' جو ایک گھونسے جیسے آہنی ہتھیار سے زیر کیا گیا۔ اس سے اسکاٹ لینڈ یارڈ کی مستعدی کا اندازہ............"

"ایسی بات نہ کریں۔" اسکاٹ لینڈ یارڈ کے چیف انسپکٹر نے ایڈمرل کی بات

کاٹ دی۔ انسپکٹر روڈنی خاموشی سے سب کچھ سن رہا تھا۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ ناکام لوگ کس طرح اپنی ذمے داری دوسروں کے کندھوں پر منتقل کرتے ہیں۔ وہ بہت افسوسناک منظر تھا۔ روڈنی نے آنکھیں موندلیں۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ جب وہ ان فضول باتوں سے تھک جائیں گے تو پھر اسی کی طرف متوجہ ہوں گے۔ پھر ہوا بھی یہی.......... وزیراعظم نے اسے دعوتِ خطاب دی۔ وہ روسٹرم کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے میں خاموشی چھاگئی۔ روڈنی نے حاضرین کا جائزہ لیا.......... اور پھر گویا ہوا۔

"جنٹلمین.......... میں جناب وزیراعظم کی آئرلینڈ والی تھیوری سے متفق ہوں' بلکہ درحقیقت یہ میری ہی تھیوری ہے۔ ہمیں چند سراغ ملے ہیں۔ ہمیں وہ کار مل گئی' جسے مجرموں نے ارتکاب جرم کے فوراً بعد استعمال کیا تھا۔ کار کے اندر فنگر پرنٹس ملے.......... یہاں یہ تھیوری سامنے آئی ہے کہ یہ پیشہ ور مجرموں کا کام نہیں.......... ریکارڈ چیک کئے جارہے ہیں' لیکن مجھے امید نہیں کہ وہ فنگر پرنٹس ہمارے.......... بلکہ کسی بھی ملک کے پولیس ریکارڈ میں موجود ہوں گے۔ میرا خیال ہے کہ آئی آر اے ایک ایسی تنظیم ہے جو اس قسم کے جرم کا ارتکاب کرسکتی ہے۔ ارتکاب جرم کے بعد انہوں نے کیا قدم اٹھایا ہوگا۔ اس سلسلے میں چند ممکنہ مفروضے سامنے آتے ہیں۔ پہلا یہ کہ وہ حدود برطانیہ ہی میں کہیں چھپ گئے ہیں۔ نمبر دو' انہوں نے برطانیہ اور آئرلینڈ کو چھوڑ کر کسی اور مقام کا رخ کیا ہے.........."

"نمبر تین۔" ایک جنرل نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ وہ ماؤ ماؤ تحریک سے نبرد آزما رہ چکا تھا۔ ".......... یہ کہ انہوں نے شہزادے کو قتل کردیا ہے۔"

"ہرگز نہیں۔" روڈنی نے تیزی سے کہا۔ "اس لئے نہیں کہ وہ مہذب اور انسانیت پسند لوگ ہیں بلکہ ایک نکتہ اور ہے۔ شہزادے کو ہلاک کرنے سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ وہ ہم سے مطالبات بھی نہیں منوا سکیں گے۔ میرا خیال ہے' وہ ذہین لوگ ہیں اور یہ بات خوب سمجھتے ہیں۔ ان کی کامیابی ان کی ذہانت کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے۔ خیر.......... تو میں کہہ رہا تھا کہ اب ہمارے پاس علاقے کی مکمل موسمی رپورٹ موجود ہے۔ ہم ان کے ممکنہ روٹ کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ خراب موسم کا ارتکاز کہاں تھا.......... جنٹلمین وہ ایک محدود پٹی ہے' جو دھند کی زد میں رہی۔ نقشہ آپ کو بتائے گا کہ وہ آئرلینڈ گئے ہیں۔ میں اس بات پر زور

دوں گا کہ قسمت ان کے ساتھ تھی۔"

"تمہارے پاس کوئی منصوبہ ہے انسپکٹر..........؟" وزیراعظم نے پوچھا۔

"جی ہاں جناب! مجرموں کو تلاش کرکے قرار واقعی سزا دینا ہماری ذمے داری ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں شہزادہ رچرڈ کو بازیاب کرانا ہے۔ مجھے اپنے فیصلے پر اعتماد ہے لیکن اہم معاملات کو ایک فرد پر چھوڑ دینا بھی اچھا نہیں۔ میری تجویز ہے کہ جن خطوط پر کام ہو رہا ہے' اسے جاری رکھا جائے بلکہ اس میں تیزی پیدا کردی جائے۔ البتہ اس کے علاوہ وہ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے پچاس منتخب افراد میری صوابدید پر چھوڑ دیئے جائیں اگر سو افراد ہوں تو اور بہتر ہے۔ ہم آئرلینڈ کو کھنگال ڈالیں گے۔"

"شاندار' روڈنی.......... بے حد شاندار۔"

"شکریہ جناب' ہم آئرلینڈ میں غیر سرکاری حیثیت سے.......... میرا مطلب ہے' سیاحوں کے روپ میں داخل ہوں گے۔"

"بہت خوب.......... لیکن روڈنی' کیا تم آئرلینڈ کا چپہ چپہ چھاننے کا ارادہ رکھتے ہو؟"

"جی ہاں جناب ذرا نقشے پر نظر ڈالیں خراب موسم والی پٹی ساٹھ میل چوڑی ہے۔ اگر مجرم کشتی کے ذریعے فرار ہوئے ہیں تو انہوں نے اس پٹی پر سفر کیا ہوگا۔ پٹی سے باہر سفر کرتے تو وہ ہماری نیوی کی نظروں سے نہیں بچ پاتے۔ اب میں ایک خط کھینچتا ہوں۔ دیکھئے' یہ ہمیں کہاں پہنچاتا ہے۔"

"کچھ عجیب سا نام ہے۔" وزیراعظم نے کہا۔

"ڈن لوگھار.......... یہ پہلے کنگس ٹاؤن کہلاتا تھا۔"

"اور تمہارے خیال میں وہ لوگ یہاں پہنچے ہیں!؟"

"جی ہاں.......... یہاں سے ڈبلن قریب ہی ہے۔ میرا خیال ہے' وہ ڈبلن ہی میں چھپے ہوں گے۔ ڈبلن شروع ہی سے آئی آر اے کا ہیڈکوارٹر رہا ہے۔"

"تمہاری بات دل کو لگتی ہے روڈنی۔"

"شکریہ جناب.......... تو مجھے اجازت ہے؟"

"اجازت ہے۔ تم کب جاؤ گے انسپکٹر؟"

"فوری طور پر جناب موسم بہتر ہوگیا ہے اور اسٹیمر سروس بحال ہوگئی ہے۔"

☆------☆------☆

میٹ اوکوئن اپنے تین سالہ ہم سفر کے ساتھ ڈبلن پہنچا تو دوپہر ہو چکی تھی۔ بچے نے تمام راستے کوئی بات نہیں کی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ سمجھتا ہے' قیدی ہونے کے باوجود وہ شاہی خاندان کا فرد ہے اور اسے کسی گنوار سے بات نہیں کرنی چاہئے۔ وہ خاموشی سے چلتے رہے۔ پھر میٹ نے ایک دروازے پر دستک دی۔

کچھ دیر بعد دروازہ کھلا............ اور ایک عورت نے جھانکا۔ وہ نوجوان تھی۔ اس کے بال نارنجی تھے............ اور آنکھوں میں نیند کا خمار تھا۔ "اوہ میٹ۔" اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مجھے راستہ دو۔ میں کیٹ سے ملنا چاہتا ہوں۔" میٹ نے استدعا کی۔

"لیکن تم بچے کو اندر نہیں لا سکتے۔"

"کیوں' اس سلسلے میں کوئی قانون نافذ ہو گیا ہے؟" میٹ نے برہم ہو کر کہا۔

"روزی............ راستہ چھوڑ دو۔"

روزی ایک طرف ہٹ گئی۔ میٹ شہزادے کو لے کر اندر داخل ہو گیا۔ روزی نے دروازہ بند کر دیا۔ "میں جا کر کیٹ کو جگاتی ہوں۔" یہ کہہ کر وہ اوپری منزل کی طرف چل دی۔

"بیٹھ جاؤ لڑکے۔" میٹ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ بچہ اچھل کر صوفے پر چڑھا اور میٹ کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔ نرم صوفے نے اسے آرام پہنچایا اور وہ فوراً ہی سو گیا لیکن میٹ مضطرب تھا وہ سوچ سوچ کر پسینے میں نہا رہا تھا جو کچھ وہ کر رہا ہے' وہ درست بھی ہے یا نہیں؟ بیلی ڈون جیسی چھوٹی جگہ پر بچے کو چھپا کر رکھنا ممکن نہیں تھا۔ اور پھر دھند نے خود ڈن لوگھار کی بندرگاہ تک راہنمائی کی تھی۔ وہ دھند نیک اور بہادر لوگوں کی ارواح کا عطیہ ہی تو تھی۔ ویسے بھی منصوبہ ریڈ ہیوز کا بنایا ہوا تھا۔ میٹ اوکوئن تو محض آلۂ کار تھا۔ اب سوال یہ تھا کہ کیٹ کا ردعمل کیا ہو گا؟ وہ ذہین عورت تھی اس کے سامنے جھوٹ بولنا آسان کام نہیں تھا۔ میٹ ویسے بھی اس مضمون میں ہمیشہ سے کمزور تھا۔ وہ آئرلینڈ کی وفادار تھی............ لیکن عورت ہونے کی حیثیت سے ایک کم سن بچے کے اغوا کے فعل کو کیسے سراہ سکتی تھی۔ وہاں اور بھی بہت سی عورتیں تھیں............ لیکن وہ دماغ سے محروم تھیں' تصور بھی نہیں کر سکتی تھیں ک

میٹ برطانیہ کے ولی عہد کو اغوا کر کے لایا ہو گا لیکن دوسری طرف یہ واردات ڈھکی چھپی بھی نہیں رہ سکتی تھی۔ اخبارات شہ سرخیاں جمائیں گے۔ ریڈیو اور ٹی وی پر خبریں سنائی جائیں گی۔ پھر مسئلہ بچے کا تھا۔ بچے میں یہ خوبی تھی کہ وہ بولتا ہی نہیں تھا۔ اس کی زبان بھی صاف نہیں تھی یعنی وہ لہجے سے انگریز نہیں لگتا تھا............ کیونکہ اس کا کوئی لہجہ ہی نہیں تھا۔ وہ کسی کو نہیں بتا سکتا تھا کہ اس کا ڈیڈی برطانیہ کا شاہ ہے۔

کیٹ کی آمد نے میٹ کو چونکا دیا۔ وہ سامنے کھڑی تھی۔ نگاہوں سے اسے گھور رہی تھی۔ "تم پھر آ گئے۔" اس کا لہجہ بھی سخت تھا۔ "اور اس بار ایک مصیبت بھی اٹھا لائے؟"

کیٹ بے حد حسین عورت تھی۔ نیلی آنکھیں اور سیاہ بال............ اس وقت برہمی کے عالم میں وہ اور بھی حسین لگ رہی تھی۔ "کیٹ' تم بہت حسین لگ رہی ہو۔" میٹ نے کہا۔

کیٹ نے ہونٹ سکوڑ کر اسے دیکھا۔ وہ جانتی تھی کہ یہ تعریف صرف اس کی توجہ ہٹانے کے لئے ہے۔ "اسے کہاں سے لائے ہو؟" اس نے پوچھا۔

میٹ پر گویا برا وقت آ گیا۔ "اس قسم کی چیز کسی کو کہاں سے مل سکتی ہے؟" اس نے کہانی گھڑنے کا وقت حاصل کرنے کے لئے الٹا سوال کر ڈالا۔

"کیسا پُراسرار جواب ہے!" کیٹ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں تو شروع ہی سے کہتا آیا ہوں' عورتوں سے متعلق ہر معاملہ پُراسرار ہوتا ہے۔" اس نے کہا اور آہستہ سے صوفے سے اٹھ گیا۔ وہ خوابیدہ شہزادے کو جگانا نہیں چاہتا تھا۔ ننھا رچرڈ صوفے پر بیٹھے بیٹھے سو رہا تھا۔ اس کی گردن ایک جانب ڈھلکی ہوئی تھی۔ "اسے غور سے دیکھو کیٹ۔" میٹ نے کہا۔

"میں مسلسل دیکھ رہی ہوں۔"

"تمہیں مشابہت نظر نہیں آتی؟"

کیٹ بری طرح چونکی۔ ایک لمحے وہ میٹ کو گھورتی رہی' پھر بچے کی طرف دیکھا۔ "مجھے تو کوئی مشابہت نظر نہیں آتی۔" بالآخر اس نے فیصلہ سنایا۔

"ظاہر ہے' کیسے نظر آئے گی۔ تم نے اس کی ماں کو تو دیکھا ہی نہیں ہے۔ یہ ہوبہو اپنی ماں کی تصویر ہے۔" میٹ نے گڑبڑا کر کہا۔

"اور اس کی ماں کون ہے؟"

"یہ بہت پرانی بات ہے۔ میں تمہیں اس کی ماں کا نام نہیں بتاؤں گا۔ وہ ایک شریف عورت تھی اور میرے فریب کا شکار ہو گئی۔ تم جانتی ہو کیٹ میں اچھا آدمی نہیں ہوں۔ خدا مجھے معاف کرے کیٹ............ انسان سے لغزش ہو ہی جاتی ہے۔ یہ میرا............ میرا مطلب ہے' اس شریف عورت کا بیٹا ہے۔"

کیٹ کی نیلی آنکھوں سے برہمی جھلکنے لگی۔ "میں یقین نہیں کر سکتی۔ بے شک تم اچھے آدمی نہیں ہو لیکن تم اس قسم کی لغزش نہیں کر سکتے۔"

"کیٹ میں سچ کہہ رہا ہوں۔" میٹ نے اصرار کیا۔ وہ جانتا تھا کہ کیٹ کے نزدیک بچہ چور' بدکار سے کہیں بڑا مجرم ہوتا ہے۔

کیٹ نے زوردار قہقہہ لگایا۔ "کیا میں تمہیں جانتی نہیں ہوں میٹ اوکونّر۔ تمہاری تیزی طراری زبان سے شروع ہو کر زبان پر ہی ختم ہو جاتی ہے۔ تمہیں دیکھ کر مجھے یقین آجاتا ہے کہ تم اوکونّر خاندان کے آخری چشم و چراغ ہو۔ تم انگریزوں کے خلاف تقریریں کر سکتے ہو............ لیکن موقع ملنے کے باوجود انہیں کوئی نقصان............"

بات خطرناک رخ اختیار کر رہی تھی............ "میری بے وفائی اس بے چاری کے لئے سانحہ تھی۔" اس نے جلدی سے کہا۔ "چار دن پہلے وہ مر گئی۔ مجھے یقین ہے خدا نے اسے معاف کر دیا ہو گا اور مجھے بھی معاف کر دے گا۔ اب تم اس معصوم کو دیکھو............ بے چارہ ممتا سے محروم ہو چکا ہے۔" میٹ پر سچ مچ رقت طاری ہو گئی۔

کیٹ الجھن میں پڑ گئی تاہم موت کے تذکرے پر اس نے جلدی سے سینے پر کراس کی علامت بنائی۔ اس کی آنکھیں نم ہو گئیں اور چہرے سے نم آلود نرمی جھلکنے لگی۔

"یہ بے چارہ یتیم ہے۔" میٹ نے لوہا گرم جان کر ایک اور ضرب لگائی۔

"کیا کہہ رہے ہو! یتیم کیسے ہے؟ اس کا باپ تو زندہ ہے۔"

میٹ پھر گڑبڑا گیا۔ "میرا مطلب ہے............ ذرا دیکھو تو............ میں اچھا باپ ہوں۔ ایسے باپ سے تو بچے کا یتیم ہونا بہتر ہے۔ ویسے بھی بچے کے لئے ماں زیادہ

اہم ہوتی ہے۔ اصولاً ماں کے مرنے کے بعد بچے کو یتیم کہا جانا چاہئے۔ اسی لئے تو میں اسے تمہارے پاس لایا ہوں۔ کیٹ' میں............"

کیٹ کی آنکھیں پھیل گئیں۔ اس کا منہ کھل گیا۔ یہ تو اس کے وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ معاملہ اس نہج پر آگے بڑھے گا۔

"............ اسے چند روز کے لئے تمہارے پاس چھوڑوں گا۔ میرے پاس کوئی ٹھکانہ نہیں ہے کیٹ............ میں اسے اور کہاں لے جاتا............"

"اسے چرچ لے جاؤ۔"

"چرچ لے جاؤں! تم جانتی ہو راہبائیں مجھے بے نقط سنائیں گی۔ پھر وہ بچے کا کیا حشر کریں گی۔ عمر بھر اسے اپنے پاس رکھیں گی۔ کیٹ' تم تو خود چرچ کا نونٹ میں پروان چڑھی ہو۔ کیا تم پسند کرو گی کہ میرا ننھا فرشتہ ایسے ماحول میں پلے بڑھے۔"

"اور تمہارے خیال میں یہ مناسب جگہ ہے۔ یہ قحبہ خانہ ہے ڈیئر میٹ اوکونّر۔" کیٹ نے اسے یاد دلایا۔

"لیکن یہ تو ابھی بچہ ہے۔ اسے ماحول سے کیا غرض۔ پھر اسے تم سے ممتا بھی تو مل سکتی ہے۔"

"تم احمق ہو میٹ۔" کیٹ نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ "میں اور ممتا............ میرے کاروبار کا بیڑا غرق کراؤ گے کیا............؟"

"کیٹ............ بات یہ ہے کہ تم رشک کا شکار ہو رہی ہو۔" میٹ نے ایک اور پینترا بدلا۔ "خیر............ میں تمہارے مشورے پر عمل کرتا ہوں۔" میٹ نے کن انکھیوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ "اور کوئی چارہ بھی تو نہیں۔ گناہ گار میں ہوں' اور سزا یہ معصوم بھگتے گا۔ کیٹ یہ سب کچھ تمہارے ساتھ بھی ہوا ہے۔ زندگی معصوم اور بے سہارا بچوں کے لئے کتنی سفاک ہوتی ہے' تم جانتی ہو خیر............"

میٹ صوفے کی طرف پلٹا۔ ننھا رچرڈ اب بھی سو رہا تھا۔ میٹ ایک لمحے کے لئے متوقع انداز میں ٹھٹکا۔ پھر اس کی امید بر آئی۔ کیٹ نے اسے پکار ہی لیا۔ اس کے لہجے میں ممتا کی مہکار تھی' نرمی تھی۔ "میٹ............ یہ پیارا بچہ ہے۔"

"تم اسے رکھ لو گی نا؟" میٹ نے پُرامید ہو کر دریافت کیا۔

کیٹ نے جواب نہیں دیا لیکن اس کا جواب سمجھنا دشوار نہیں تھا کیٹ صوفے

کی طرف بڑھی اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر شہزادے کو بغور دیکھنے لگی۔ "اس کا نام کیا ہے؟" اس نے پوچھا پھر بولی۔ "لیکن ٹھہرو' مجھے اندازہ لگانے دو۔ یہ............ یہ............اس کا نام کیون ہونا چاہئے۔"

"آہ کیٹ............ تم ستارہ شناس معلوم ہوتی ہو۔ ہاں' اس کا نام کیون اوکوئن ہے۔"

☆------☆------☆

میٹ رات گئے بلی ڈون واپس آیا۔ اسے کسی سے ملنے کی امید نہیں تھی لیکن ہائی اسٹریٹ میں اس کی ملاقات پادری کینن سے ہوگئی' جو اندھیرے میں بجائے انسان کے محض لبادہ معلوم ہو رہا تھا۔ پہلے تو میٹ ڈر گیا' پھر کینن کو پہچان کر اس نے سکون کا سانس لیا۔ "اتنی رات گئے باہر گھوم رہے ہو کینن؟" اس نے پوچھا۔

"تم گھوم سکتے ہو تو میں کیوں نہیں گھوم سکتا۔" کینن نے چڑ چڑے پن کا مظاہرہ کیا۔ وہ بہت خراب موڈ میں معلوم ہوتا تھا۔ "لگتا ہے' ڈبلن ہو کر آئے ہو۔ وہاں تم ایسا کوئی کام تو نہیں کرتے جس پر تمہیں بعد میں شرمندگی ہو۔ بلی ڈون میں بھی تمہاری حرکتیں اچھی نہیں ہیں۔ تم بہت زیادہ پیتے ہو۔" کینن نے اس پر تبصرہ کیا۔

"آج تو میں نے ایسی کوئی حرکت نہیں کی۔" میٹ نے پوری سچائی سے جواب دیا۔

"ہوں............ اور اغوا کی اس واردات کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟" کینن نے بے سوچے سمجھے سوال داغا۔

"کون سی واردات؟" میٹ نے بھی بے سوچے سمجھے سوال کر دیا۔

"کب سے نہیں پی ہے تم نے............ اخبارات میں اس کے علاوہ کچھ ہے ہی نہیں۔ برطانیہ کے ننھے ولی عہد کو اغوا کر لیا گیا ہے۔"

"اوہ............ وہ............ وہ بہت خوفناک خبر ہے۔" میٹ نے بوکھلا کر کہا۔

"میں اس سلسلے میں اتوار کے لئے ایک ایسا وعظ ترتیب دے رہا ہوں' جسے سن کر سب تھرا جائیں گے۔"

"اغوا کے سلسلے میں وعظ............ لیکن بلی ڈون کے لوگوں کا اس سے کیا تعلق ہے؟"

"معلوم ہے' کیا کہا جا رہا ہے۔ اخبارات میں لکھا ہے کہ یہ آئرش لوگوں کی کارستانی ہے۔"

"اور تمہارا کیا خیال ہے؟"

"ممکن ہے' ایسا ہو۔ آئی آر اے والے بہت ذلیل لوگ ہیں۔"

"آئی آر اے کا وجود بھی ہے؟"

"ہے............ لیکن یہ ادارہ غیر قانونی اور غیر اخلاقی ہے۔ اگر نہ ہوتا تو چرچ اس کی مذمت کیوں کرتا۔" کینن نے کہا۔ "بہرحال تم اتوار کو میرا وعظ سننے چرچ ضرور آنا۔"

"میں ضرور آؤں گا۔ میرا خیال ہے' ہمیں اپنے انگریز دوستوں کے بارے میں اچھا ہی اچھا سوچنا چاہئے۔"

"میں نے یہ تو نہیں کہا۔" کینن نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"ہمیں اچھا عیسائی بننا چاہئے جو زیادتی ان کے اجداد نے ہمارے ساتھ کی ہے' اسے ان کی موجودہ نسل سے منسوب کر کے نفرت نہیں کرنی چاہئے۔" میٹ نے اظہارِ خیال کیا۔

کینن بری طرح گڑبڑا گیا۔ "کیا تم میرے لئے وعظ لکھنے کی کوشش کر رہے ہو میٹ اوکوئن؟" اس نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"نہیں جناب............ میں تو اچھا عیسائی بننے کی کوشش کر رہا تھا............ اور اچھی باتیں سوچنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہمیں انتقام کے متعلق نہیں سوچنا چاہئے۔" میٹ نے وضاحت کی۔

"بہرحال............ اتوار کو ضرور آنا۔" فادر کینن نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ میٹ چند لمحے اسے دیکھتا رہا' پھر وہ خود بھی آگے بڑھ گیا۔ وہ پہلے ڈائن سے ملنا چاہتا تھا لیکن پھر کچھ سوچ کر وہ دلدل کی طرف چل دیا۔ اسے روحوں کو رپورٹ دینا تھی اور آئندہ کے لئے ہدایات حاصل کرنا تھیں۔ وہ اس مقام پر پہنچ کر رک گیا' جہاں روحوں سے پہلی ملاقات ہوئی تھی۔ وہ وہاں کھڑا انتظار کرتا رہا۔ بلی ڈون بریگیڈ کا کیپٹن میٹ اوکوئن' جنرل ہیوز اوڈونیل کا منتظر تھا۔ اسے رپورٹ دینا تھی۔ مشن مکمل ہو چکا تھا۔ قیدی کا کیا کیا جائے۔

لیکن کچھ بھی نہ ہوا۔ روحوں کی نقیب ہوا بھی خاموش رہی۔ ہر طرف سناٹا تھا۔ بالآخر میٹ زیادہ برداشت نہ کر سکا۔ "میں آگیا ہوں۔" اس نے چیخ کر کہا۔ لیکن کوئی جواب نہ ملا۔ اب وہ مایوسی اور برہمی کی ملی جلی کیفیت سے دوچار تھا .... "یہ میں ہوں' میٹ اوکوئن۔" وہ زور سے چلایا۔ "موسم کی مہربانی سے کام بن گیا ہے۔ اس میں میرا کوئی کمال نہیں۔ یہ آپ لوگوں کے تعاون کا نتیجہ ہے لیکن میں نے حوصلے کا مظاہرہ کیا ہے۔ شہزادہ ہمارے قبضے میں ہے میں اسے ڈبلن میں کیٹ کلاہان کے پاس چھوڑ آیا ہوں۔ خدا کے لئے۔ اب یہ تو بتاؤ کہ میں اس کا کیا کروں؟" یہ سیدھا سادا سوال تھا۔ اس کا جواب بھی سیدھا سادا ہونا چاہئے تھا' لیکن وہاں تو جواب سرے سے تھا ہی نہیں۔ آئرلینڈ کی روحیں خاموش تھیں .... بلکہ افسوس ناک حقیقت یہ تھی کہ وہ غیر حاضر تھیں۔

"تم نے کہا تھا' نام کے بدلے نام۔" اس مرتبہ میٹ آپے سے باہر ہو گیا۔ "سو میں برطانیہ کے سب سے بڑے نام کو لے آیا۔ اب وہ نام اور صاحبِ نام کیٹ کے قحبہ خانے میں موجود ہے لیکن کیٹ اسے زیادہ دن نہیں رکھے گی۔ میں اسے کہاں لے جاؤں۔ میں کوئی عقل مند آدمی نہیں ہوں۔ مجھے مزید ہدایات چاہئیں۔" اب میٹ مایوس تھا۔ ریڈ ہیوز کی خاموشی بتاتی تھی کہ اس کے پاس شہزادے کے سلسلے میں کوئی منصوبہ نہیں ہے .... شاید وہ چاہتا تھا کہ شہزادے کو قتل کر دیا جائے۔ بہرحال اب آگے کی فکر بے چارے میٹ اوکوئن کو کرنا تھی .... ریڈ ہیوز شاید منصوبے سے دست بردار ہو چکا تھا۔ میٹ اِدھر اُدھر دیکھتا رہا .... ٹہلتا رہا لیکن دور دور تک سناٹا اور سکوت تھا۔ "شیطان تمہاری خبر لے۔" تنگ آکر اس نے بددعا دی اور وہاں سے پلٹ آیا۔ اب اسے شک ہو رہا تھا کہ ہیوز اوڈونیل اور دوسری روحیں' اس کے' نشے میں ڈوبے ہوئے ذہن کی تخلیق تھیں۔

☆------☆------☆

لارڈ ڈیوڈ اسٹون کی شخصیت کسی جنگی جہاز کی یاد دلاتی تھی۔ دوسری طرف لائم پستہ قد اور منحنی سا آدمی تھا۔ وہ آسانی سے دہشت زدہ ہو جاتا تھا۔ لارڈ اسٹون کمرے میں داخل ہوا تو لائم اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے لارڈ کی طرف ہاتھ بڑھایا' جسے لارڈ نے نظر انداز کر دیا۔

"ہز میجسٹی کو میری طرف سے ہمدردی ...." لائم نے اسٹارٹ لیا۔

"لعنت ہو تمہاری ہمدردی پر۔" لارڈ دہاڑا۔

"اور ہم ملکہ کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں۔" لائم نے اپنی بات مکمل کی۔

"سوال یہ ہے کہ اس ملک میں' جس کا نام آئرلینڈ ہے' کوئی حکومت ہے۔" لارڈ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"اگر نہیں ہے تو پھر میں کون ہوں؟" لائم نے ہمت کر کے کہا۔

"یہ کس قسم کی حکومت ہے۔" جنگی جہاز نے گولا اگلا۔ "جو اپنے شہریوں کو دوسرے ملکوں میں جاکر جرم کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ یہ نام نہاد حکومت!"

"میں سمجھا نہیں۔"

"اس میں نہ سمجھنے والی کون سی بات ہے۔ یہ کھلی حقیقت ہے کہ ہمارے شہزادے کو تمہارے کسی شہری نے اغوا کیا ہے۔"

لائم اپنی کرسی پر ڈھے گیا۔ "اس کا مطلب ہے' آپ کو ثبوت مل گیا ہے؟" اس نے مرے مرے لہجے میں پوچھا۔

لارڈ اسٹون نے سگار کی راکھ بڑی بے دردی سے قالین پر جھاڑ دی۔ "ثبوت تو نہیں ہے' البتہ ہمیں یقین ہے۔" اس نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"ہماری حکومت ...." لائم نے ازسرنو اسٹارٹ لینا چاہا۔

"ناموجود ہے۔" لارڈ نے ٹکڑا لگایا۔ "ہم نے تمہیں موقع دے کر غلطی کی۔ یہاں انارکسٹ پھل پھول رہے ہیں۔ اصل طاقت تمہاری فوج کے پاس ہے۔"

"ہماری فوج!" لائم کے لہجے میں الجھن اور استعجاب تھا۔

"میں اس نحوست کا تذکرہ کر رہا ہوں' جسے تم لوگ آئی آر اے کہتے ہو' آئرش ریپبلک آرمی۔" لارڈ کا لہجہ تضحیک آمیز تھا۔

"وہ خود مختار ادارہ ہے۔ حکومت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔" لائم نے دلیل دی۔

لارڈ نے یہ بات نظر انداز کر دی۔ "میری حکومت شہزادہ رچرڈ کی فوری واپسی کا مطالبہ کرتی ہے۔"

"لیکن شہزادہ میری حکومت کی دسترس میں نہیں ہے۔"

"وہ اس ملک میں موجود ہے۔" لارڈ پھر دھاڑا۔

"اگر ایسا ہے' تو غیر سرکاری سطح پر ہوگا۔"

"یہ کاغذی............ رسمی باتیں ہیں۔"

"میری حکومت برسوں پہلے آئی آر اے کو غیر قانونی قرار دے چکی ہے۔"

"لیکن اس کا وجود ہے۔"

"یقیناً ہے۔ بغاوت آئرش قوم کے خمیر میں ہے۔ وہ طبعاً مخالفت پسند ہیں۔ وہ اپنی حکومت کو بھی نہیں بخشتے............ ایک راز کی بات بتاؤں۔ یہ حکومت' جس میں سربراہ ہوں عملاً کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ عوام کے نزدیک یہ بھی اتنی ہی ناپسندیدہ ہے' جتنی تمہاری حکومت تھی۔"

برطانوی سفیر کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ "یعنی تم اعتراف کرتے ہو کہ تمہیں اپنی فوج پر کوئی کنٹرول نہیں؟"

"وہ ہماری فوج ہے ہی نہیں۔"

"ٹھیک ہے۔" لارڈ اسٹون نے تیزی سے کہا۔ اس کے نتیجے میں ان کا سگارا سرکاری کاغذات پر گرا' اور کاغذات سے دھواں اٹھنے لگا۔ "تم کوئی ذمے دار قبول نہیں کررہے ہو۔ میرا خیال ہے' تم نے اپنی پولیس کو چوکنا رہنے کی ہدایت ت نہیں کی ہوگی............"

"حالانکہ ہم ایسا کرچکے ہیں۔"

"اور نتیجہ کیا نکلا؟"

"کچھ نہیں............ اور ہمیں اس کی امید بھی نہیں تھی۔ وہ کوشش کرر ہیں لیکن نہ ان کے پاس تجربہ ہے اور نہ ہی وہ تربیت یافتہ ہیں۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ وا نہیں ہیں' وہ............"

"یعنی آپ کا مطلب ہے' آپ اسکاٹ لینڈ یارڈ کو اپنے ملک میں تفتیش کے مدعو کررہے ہیں۔" لارڈ ڈیوڈ اسٹون کا لہجہ یک لخت بدل گیا۔

"میرے خیال میں وہ اجازت سے پہلے ہی مصروف ہوچکے ہیں۔" لائم نے لہجے میں کہا۔ "اب تک ۱۵۹ گنے جاچکے ہیں............ اور ان کی آمد کا سلسلہ جاری ہوگا۔"

لارڈ کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ "تت............ تو............ تت............ تمہیں معلوم ہے؟"

"معلوم ہے............ جبکہ ہمیں ان کی آمد کی خوشی ہے۔ ہم ان کے ساتھ ہر تعاون پر آمادہ ہیں۔ یہ ہماری نیک نیتی کی دلیل ہے۔ جو کچھ ہوا ہے' اس نے آئرش لوگوں کو جھنجھوڑ دیا ہے۔ آئرش لوگ معصوم بچوں کو اغوا نہیں کرتے۔ وہ اغوا کرنے والوں کو ناپسند کرتے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ بچہ مل جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ مجرموں کو' خواہ وہ آئرش ہوں' لندن لے جاکر پھانسی دے دی جائے۔"

"آپ بہت اچھے ہیں۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں۔" لارڈ موم ہوگیا۔ لائم اسے دروازے تک چھوڑنے گیا۔ واپس آکر اس نے اندرونی دفتر کا دروازہ کھولا۔ جہاں کوئی درجن بھر افراد ایک چھوٹی سی میز کے گرد سہمے سہمے بیٹھے تھے۔ "ہم سن رہے تھے لائم............ تم نے اسے خوب سنبھالا۔" ان میں سے ایک نے کہا۔

"لیکن مسئلہ حل نہیں ہوا۔" لائم نے عرق آلود پیشانی پونچھتے ہوئے کہا۔

"وقتی طور پر بات بن گئی ہے۔" ایک اور شخص بولا۔

"وقتی طور پر تو ٹھیک ہے لیکن ہم مصیبت سے نہیں نکلے ہیں۔ برطانیہ میں مظاہرے ہورہے ہیں۔ برطانوی پارلیمنٹ میں تند و تیز بحث ہوئی ہے۔ ایک برطانوی طیارہ بردار جہاز ڈبلن سے پندرہ میل دور لنگر انداز ہے۔ مچھیروں کا کہنا ہے کہ برطانوی بحریہ آئرلینڈ کے نزدیک اپنی قوت مجتمع کررہی ہے۔ سرحد پر بھی فوجوں کا اجتماع ہورہا ہے۔ اس صورتِ حال پر امریکن کانگریس اور اقوام متحدہ میں بھی بات ہوئی ہے۔ ہمارے بارے میں عام تاثر خراب ہے۔ ساری دنیا سمجھ رہی ہے کہ یہ ہماری حرکت ہے۔"

"لائم............ کیا یہ واقعی ہماری حرکت ہے؟" ایک وزیر نے پوچھا۔

"خدا کے لئے............ کیا کہہ رہے ہو؟ ہم ایسا کیوں کرتے؟"

"میرا اشارہ آئی آر اے کی طرف ہے۔"

"آئی آر اے' ہم میں سے نہیں۔ معاہدہ امن پر دستخط ہم نے کئے تھے' انہوں نے نہیں۔"

"لیکن ذمے داری ہم پر ڈالی جارہی ہے۔"

"میں ایک بات بتاؤں۔" لائم نے کہا۔ "اگر اسکاٹ لینڈ یارڈ نے بچہ آئرلینڈ سے بازیاب کیا.......... اور اگر یہ ثابت ہوا کہ مجرم آئرش ہیں تو سمجھ لو کہ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ اس وقت وہ صرف مشکوک ہیں' ثبوت نہیں ہے ان کے پاس' ورنہ اب تک بہت کچھ ہو گیا ہوتا۔ ثبوت مل گیا تو بچہ خواہ خیریت سے ہو' وہ ہمارا کباڑا کردیں گے۔"

"تو اب ہم کیا کریں لائم؟ اگر وہ وقت آگیا تو؟"

"میں ایک بات جانتا ہوں۔" لائم نے انگلی اٹھا کر کہا۔ "ایک راستہ ہے۔ ایسے بحران میں ہماری حکومت کو ایک کام کے لئے تیار رہنا چاہئے۔"

"کس کام کے لئے؟"

وزیر اعظم لائم نے ایک طویل سرد آہ بھری اور بولا۔ "ہمیں سامان تیار رکھنا چاہئے تاکہ کوچ کرنے میں آسانی ہو۔"

☆------☆------☆

ڈولین اپنے مستقبل کی طرف سے مایوس تھی۔ اس وقت وہ ایک خوفناک پولیس والی کے ساتھ اسٹیمر پر سفر کررہی تھی۔ وہ دونوں اسکول ٹیچرز کے بھیس میں تھیں۔ بندرگاہ پر اتر کر انہوں نے ٹرین کا سفر کیا۔ پھر وہ ٹیکسی پکڑ کر ہوٹل پہنچیں۔ اب انہیں انتظار کرنا تھا۔

"میں جاننا چاہتی ہوں کہ معاملہ کیا ہے؟" ڈولین نے پوچھا۔ سردی کے مارے اس کے دانت بج رہے تھے۔ وہ بھوکی بھی تھی اور نڈھال بھی۔ "ہمیں کتنی دیر انتظار کرنا ہوگا؟"

"تمہاری مہربانی سے انسپکٹر کی مصروفیت بہت زیادہ بڑھ گئی۔ وہ فرصت ملتے ہی پر آئے گا۔"

ڈولین شرمسار ہو کر رہ گئی۔ یہ سب کچھ ہربرٹ کا کیا دھرا تھا۔ ہربرٹ کا خیال آتے ہی وہ غصے سے کانپنے لگی۔ پورے انگلینڈ میں ڈولین کا نام تحقیر و تضحیک کا نشانہ بنا تھا۔ وہ بے وقوف مشہور ہو گئی تھی۔ کچھ لوگ تو یہ نعرے بھی لگا رہے تھے کہ نااہل آیا کو پھانسی دی جائے۔ پھانسی! ڈولین تھرا گئی۔ اس کے ہاتھ بے اختیار اپنی گردن پر پہنچ گئے۔

عین اسی وقت دروازہ کھلا اور تین آدمی کمرے میں داخل ہوئے۔ ڈولین کرسی پر بیٹھی انہیں ٹھٹھری ہوئی نظروں سے دیکھتی رہی۔ ان میں صرف ایک چہرہ اس کا جانا پہچانا تھا اور وہ انسپکٹر روڈنی کا چہرہ تھا۔ اس کی آنکھیں سرخ تھیں' چہرے پر اضمحلال تھا اور وہ ڈولین کی طرف بڑھا۔ ڈولین سہم گئی۔ ہربرٹ کے تھپڑ کے بعد اب وہ ہر شخص سے یہی توقع کرتی تھی۔

"مس' میرا خیال ہے' آپ ہربرٹ کو پہچان سکتی ہیں؟" انسپکٹر روڈنی نے نرم لہجے میں کہا۔

"بالکل پہچان لوں گی۔ کیا وہ مل گیا؟" ڈولین مضطرب ہو گئی۔

"نہیں.......... لیکن ہمیں یقین ہے کہ وہ یہاں ہوگا۔ آپ اسے تلاش کرنے میں ہماری مدد کریں گی؟"

ڈولین نے اثبات میں سرہلادیا۔ کاش.......... ہربرٹ چند منٹ کے لئے سہی' ایک بار اس کے ہتھے چڑھ جائے!

"اب غور سے سنیں مس۔ آپ اس کی صورت پہچانتی ہیں۔ یہ طے ہے کہ وہ اس کا اصلی روپ نہیں تھا لیکن وہ اپنا چہرہ پوری طرح بدل بھی نہیں سکتا تھا۔ ممکن ہے' اس نے بال رنگے ہوئے ہوں۔ چنانچہ اب ہمیں سنہرے یا سرخ بالوں کی توقع رکھنا چاہئے۔ اس کا لباس بھی شاید مختلف ہوگا۔ لہجہ بھی مختلف ہو سکتا ہے۔ بس' آپ کو اس کا چہرہ تصور میں رکھنا ہے۔ آپ ہرچیز کو غور سے دیکھیں گی' سمجھ گئیں؟"

"وہ چہرے کہاں ہیں سر' جو مجھے دیکھنے ہیں؟"

"ڈبلن میں ہزاروں چہرے ہوں گے۔ آپ ان سب کو دیکھیں گی۔ ٹائم ٹیبل بنادیا جائے گا۔ اتنی دیر' اتنا فاصلہ طے کرنا ہے.......... فلاں سڑک پر ٹہلنا ہے.......... یہ ایک شیڈول ہوگا۔ ہم نے شہر کو مختلف حصوں میں تقسیم کردیا ہے۔ ہر روز تمہیں ایک مقررہ فاصلہ طے کرنا ہوگا.......... مقررہ راستے پر چلنا ہوگا۔ جب بھی تمہیں ہربرٹ کا چہرہ نظر آئے' تمہیں زوردار' پوری قوت سے چیخ مارنا ہوگی۔ اور اس کی طرف اشارہ کرنا ہوگا۔ ہمارے آدمی تمہارے اردگرد ہوں گے۔ وہ فوراً اسے چھاپ بیٹھیں گے۔"

ڈولین پوری توجہ سے سن رہی تھی لیکن اس کی نظریں اپنی اونچی ایڑی کے

سینڈلوں پر مرکوز تھیں۔ وہ سینڈل زیادہ چلنے کے مطلب کے نہیں تھے۔ انسپکٹر نے اس کی محویت بھانپ لی۔ "ایلس تمہارے لئے انگلینڈ سے بارہ جوڑی سلیپر لائی ہے۔ ضرورت پڑی تو اور سلیپر منگوا لئے جائیں گے۔ وہ بہت آرام دہ ہیں۔ ہم تمہارے آرام کا خیال رکھیں گے۔ تمہیں آٹھ گھنٹے کی نیند ملے گی۔ آرام کا وقفہ بھی ملے گا۔ اندھیرا ہونے کے بعد تمہیں روشن سڑکوں کا روٹ ملے گا۔"

"گویا میں دن اور رات چلتی ، ہوں گی؟" ڈولین دہشت زدہ ہو گئی۔

"جب تک ہربرٹ مل نہیں جاتا۔" روڈنی نے یقین دہانی کرائی۔ "اور مس چہل قدمی نہیں ہوگی تمہیں تیز چلنا ہوگا۔ یہ یاد رکھو کہ شہزادہ اب بھی دشمن کے قبضے میں ہے۔ ہم محض توقع کرسکتے ہیں کہ وہ خیریت سے ہوگا لیکن گزرنے والا ہر دن اس کے لئے خطرات میں اضافہ کرے گا۔"

"اگر میں گاڑی میں سفر کروں تو زیادہ علاقہ کور کرسکوں گی۔"

"ہم اس امکان پر غور کرچکے ہیں لیکن اس صورت میں تمہیں چہرے زیادہ توجہ سے دیکھنے کا موقع نہیں ملے گا۔ نہیں مس، تمہارے دو پیروں سے بہتر گاڑی کوئی نہیں ہوسکتی۔"

"یعنی میں ہر روز پیدل چلوں گی............ دن رات............ میں کتنے دن زندہ رہوں گی؟" ڈولین نے شکستہ لہجے میں کہا۔

"ہم نے اس مسئلے پر بھی غور کیا ہے۔ مس، اسکاٹ لینڈ یارڈ کوئی پہلو نظرانداز نہیں کرتا۔ اس کمرے میں ایک ڈاکٹر ہمہ وقت موجود رہے گا............ صرف تمہاری فلاح کے لئے............ وہ تمہارے لئے مناسب خوراک تجویز کرے گا۔ ایک پیروں کے امراض کا اسپیشلسٹ ہوگا، جو ان اہم پیروں کا روز معائنہ کرے گا۔ مس، تم اولمپک ایتھلیٹ ثابت ہوگی۔ کوئی سوال؟"

ڈولین نے نفی میں سرہلا دیا۔

"تو اب اٹھ جاؤ۔ کام آج سے شروع ہوگا۔ آج تمہیں شہر کے جنوبی علاقے میں گھومنا ہے۔ یہ لوگ............" اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف اشارہ کیا۔ "یہ تمہارے آج کے پارٹنر ہوں گے۔ اسمتھ اور فلیچر............ ضروری نہیں کہ ہر روز ان دونوں کی ڈیوٹی ہو۔ ہمارے آدمیوں کی ڈیوٹیاں بدلتی رہیں گی۔ شاباش مس، اب

یہ سلیپر پہن لو۔ جلد ہی تمہارا یہ مٹاپا چھٹ جائے گا۔ اچھا، خدا حافظ۔"

ڈولین لڑکھڑاتی ہوئی۔ دونوں سراغرسانوں کے ساتھ کمرے سے نکل گئی۔ اسے یہ احساس تک نہیں تھا کہ اسمتھ ایک خوبرو جوان ہے۔

☆======☆======☆

انسپکٹر روڈنی بری طرح مصروف تھا۔ آئرلینڈ میں اسکاٹ لینڈ یارڈ کی نفری، تعداد اور وسائل، دونوں اعتبار سے پھیل رہی تھی۔ اس میں دولتِ مشترکہ کے ممالک سے تعلق رکھنے والے ذہین سراغرساں بھی شامل ہو رہے تھے۔ روڈنی اپنی آئرش تھیوری سے چپکا ہوا تھا............ اور اب تک کوئی ایسی بات بھی نہیں ہوئی تھی، جس سے تھیوری غلط ثابت ہوتی۔ سفیر لارڈ اسٹون نے اسے آئرش حکومت کے تعاون کا یقین دلایا تھا۔ وہ خاموشی سے سنتا رہا تھا، لیکن اسے اس تعاون کا یقین نہیں تھا۔ وہ آئرش اخباروں کے اداریے بہت غور سے پڑھتا تھا۔ ان اداریوں میں یہ بحث ہوتی تھی کہ اغوا میں ملوث افراد آئرش ہوسکتے ہیں یا نہیں لیکن ان اداریوں میں برطانوی اداروں کی نااہلی پر تنقید بھی ہوتی تھی، جو شاہی خاندان کو تحفظ فراہم کرنے میں ناکام رہے تھے۔ وہ لوگوں کی باتیں بھی سنتا رہا تھا، جو اس سے قطع نظر کہ مجرموں کی قومیت کیا ہے، ان کی پُرزور مذمت کرتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ انگریزوں کی زیادتیوں کے باوجود یہ جرم سفاکی کا مظہر اور ناقابلِ معافی ہے۔ دن بدن روڈنی کا یقین پختہ ہوتا گیا کہ شہزادہ آئرلینڈ میں ہے اور آئی آر اے کے قبضے میں ہے۔

انسپکٹر روڈنی نے آئرش کردار پر ریسرچ کی تھی۔ اس کے نزدیک اس کیس میں قومی کردار اور تشخیص کی بہت اہمیت تھی۔ اسے پہلی کامیابی اسی بنیاد پر تو حاصل ہوئی تھی۔ اب وہ ان کے اجتماعی کردار کے دیگر پہلوؤں، ان کی عادات، اطوار، حماقتوں، پسندیدگیوں کے بارے میں تحقیق کررہا تھا۔ اس نے اپنے آدمیوں کے لئے ایک ہدایت نامہ جاری کیا۔ ہمیں آئرش لوگوں کی دو کمزوریوں کو ملحوظ رکھنا ہے۔ ایک یہ کہ وہ پینے کے............ خصوصاً پبلک بار میں پینے کے شوقین ہیں۔ دوسرے وہ ہر اعتبار سے بہت باتونی ہیں۔ امکان ہے کہ مجرم شراب خانوں میں اپنے کارنامے کے متعلق بیان کر بیٹھیں لہٰذا آپ لوگوں کو زیادہ وقت شراب خانوں میں گزارنا ہوگا۔ سیاسی دلچسپی رکھنے والوں پر خصوصی نظر رکھنا ہوگی۔ بات چیت چھیڑنے کی کوشش

کریں.......... انہیں شراب کی پیش کش کریں.......... اور کان کھلے رکھیں۔ ممکن ہے' پوری واردات سامنے نہ آئے.......... لیکن جزئیات کے لئے ساعت کو تیار رکھیں۔ شراب خانے میں ہونے والے اخراجات سرکاری مد میں ہوں گے۔ انسپکٹر روڈنی۔

یہ سرکلر اسے اتنا موثر لگا کہ اس نے کسٹر کو ہیڈ کوارٹر کا انچارج بنادیا اور خود نکل کھڑا ہوا۔ ویسے بھی وہ گھٹن محسوس کررہا تھا اور کام کی نوعیت میں یہ تبدیلی اس کے لئے تعطیلات کے مترادف تھی۔ وہ بلا سبب ہی گھومتا پھرا۔ جب وہ چلتے چلتے تھک گیا تو اوفیلی بار میں گھس گیا۔ اندر مدھم روشنی تھی۔ روڈنی نے ماحول کو ایک نظر دیکھا اور ذہن نشین کرلیا۔ اسے احساس تھا کہ بار میں موجود ہر شخص کی نگاہ اس پر جمی ہوئی ہے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس کی وہاں آمد سے پہلے کچھ گفتگو ہو رہی تھی۔ وہ اسے دیکھ کر خاموش ہوگئے تھے۔ تاہم اس استقبال سے وہ دل برداشتہ نہیں ہوا۔ کاؤنٹر پر پہنچ کر اس نے بیئر طلب کی۔ بیئر چکھتے ہی اس نے بار کے مالک سے کہا۔ "مسٹر اوفیلی' آپ کی بیئر بہت عمدہ ہے۔"

"شکریہ جناب۔" بار کے مالک نے جواب دیا۔ "لیکن مسٹر اوفیلی امریکہ چلے گئے تھے۔ جہاں انہوں نے کافی دولت کمائی' وہاں کے نمائندے بھی منتخب ہوئے۔ اس کے علاوہ وہ آٹھ بچوں کے باپ بنے' جن میں سے دو بڑے ہوکر پادری بنے اور دو مقدس کنواریاں.......... اب مسٹر اوفیلی میساچوسٹس کی مٹی تلے ابدی نیند سو رہے ہیں۔"

"اچھا.......... تو وہ کافی پہلے ہجرت کرگئے ہوں گے۔" روڈنی نے کہا۔

"۳۹ سال ہوگئے۔ اسی لئے جب کوئی مجھے اوفیلی کہہ کر پکارتا ہے تو میں جان لیتا ہوں کہ وہ اجنبی ہے۔ میرا نام فیناگان ہے۔"

"میں انگریز ہوں۔"

تو یہاں آئرلینڈ میں کیا کررہے ہیں؟"

"میں کلرک ہوں.......... لیکن آج کل شوقیہ سراغرسانی کررہا ہوں۔" روڈنی نے جواب دیا۔ وہ جانتا تھا کہ اب بار میں موجود ہر شخص پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہے۔

"اس کا کیا مطلب ہوا جناب؟"

"میں بھی تمہاری پولیس کی طرح شہزادہ رچرڈ کو تلاش کررہا ہوں۔ میری طرح کے اور بھی بہت سے لوگ ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ شہزادہ ڈبلن ہی میں کہیں موجود ہے۔" روڈنی پلٹا اور بار میں موجود لوگوں سے مخاطب ہوگیا۔ "آپ لوگوں کا کیا خیال ہے؟ شہزادہ غیر قانونی آئی آر اے کے قبضے میں ہے؟"

وہ دس بارہ افراد تھے اور بے حد سنجیدہ نظر آرہے تھے۔

"آئی آر اے تمہارے شہزادے کا کیا کرے گی؟" ان میں سے ایک نے پوچھا۔ وہ سرخ بالوں والا ایک خوبرو جوان تھا۔ عمر تیس کے لگ بھگ ہوگی۔

"ان کا مقصد تو مجھے نہیں معلوم.......... بس' میں یہ جانتا ہوں کہ شہزادہ ان ہی کے پاس ہے۔"

"کیا وہ اس کے عوض دولت طلب کریں گے؟"

"میں ایسا نہیں سمجھتا۔" روڈنی نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر وہ کریں گے کیا شہزادے کا؟ اچار ڈالیں گے۔"

"ممکن ہے' کوئی سیاسی فائدہ اٹھائیں۔"

"تمہارے ملک میں بادشاہ یا شہزادہ تو اصل حکمران نہیں ہوتے۔"

"بالکل نہیں ہوتے۔"

"تو پھر وہ سیاسی فائدہ کیسے اٹھا سکتے ہیں؟"

"یہ تو میں نہیں جانتا۔"

"تو پھر بتاؤ نا کہ آئی آر اے شہزادے کا کیا کرے گی؟"

روڈنی اس جرح سے پریشان ہوگیا۔ "میں یہ کیسے بتا سکتا ہوں۔ کیا میں آئی آر اے ہوں۔"

"کیا وہ اسے مار ڈالیں گے؟"

اب روڈنی کا ضبط جواب دے گیا۔ "مجھ سے کیوں پوچھتے ہو۔" اس نے چڑ کر کہا۔ "آئی آر اے کو تم مجھ سے زیادہ جانتے ہوگے۔"

"یہ مسئلہ تو ہم لوگوں کے لئے بھی الجھن کا باعث ہے۔" سرخ بالوں والے نے کہا۔ "اگر یہ آئی آر اے کا کام ہے تو گویا بچہ مہذب لوگوں کے پاس ہے۔ وہ اسے

کبھی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ سوال یہ ہے کہ وہ اس کا کیا کریں گے؟"

اچانک روڈنی چوکنا ہوگیا۔ اس نے اپنے آدمیوں سے کہا تھا............ مکمل اعتراف کی توقع مت کرنا............ لیکن جزئیات کے لئے کان کھلے رکھنا............

لیکن اس کے ساتھ یہ کیا ہو رہا ہے؟ اس نے سوچا' کیا یہ کوئی اشارہ ہے؟ یہ شخص تو یوں بات کررہا ہے' جیسے مجھ سے اپنے کسی مسئلے کا حل پوچھ رہا ہو............ مشورہ طلب کررہا ہو۔ جیسے شہزادہ اس کے قبضے میں ہو اور اس کی سمجھ میں نہ آرہا ہو کہ کیا کرے! وہ کچھ سوچتا رہا' پھر بولا۔ "ممکن ہے' یہ احتجاج کی ایک شکل ہو۔ وہ شہزادے کو چند روز اپنے پاس رکھیں تاکہ ہم تک ان کا احتجاج پہنچ جائے............ پھر اچانک وہ اسے آزاد کردیں۔ ظاہر ہے' اسے اپنے پاس رکھ کر تو وہ کچھ حاصل نہیں کرسکتے۔" روڈنی کو موہوم سا احساس ہو رہا تھا کہ بالواسطہ یا بلاواسطہ' وہ ایک تجویز اغوا کنندگان کو پہنچا رہا ہے............ جیسے حکومت اور مجرموں کے درمیان مذاکرات کرا رہا ہو۔ "بچہ صحیح سلامت مل جائے تو ہماری حکومت مجرموں کے خلاف کوئی کارروائی بھی نہیں کرے گی۔" اس نے مزید کہا۔

سرخ بالوں والا جوان مسکرایا لیکن روڈنی کو ایسا لگا کہ وہ زبردستی مسکرانے کی کوشش کررہا ہے۔ روڈنی نے دوسرا حربہ استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔ "دونوں ملکوں کے درمیان جذبۂ خیرسگالی کے طور پر میں یہاں موجود تمام افراد کو ایک جام کی دعوت دیتا ہوں۔" اس نے اعلان کیا۔

فینگان جام بنانے میں مصروف ہوگیا۔ کسی نے بھی روڈنی کی پیش کش کو مسترد نہیں کیا۔ سرخ بالوں والا متجسس جوان بھی اس سے مستثنیٰ نہیں تھا۔

"یہ جام' آئی آر اے کے نام۔" روڈنی نے جام بلند کرتے ہوئے کہا۔ "یہ طے ہے کہ کوئی انگریز حقیقی بہادری اور ذہانت کو سراہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں یہ اعتراف کرنے والا پہلا انگریز ہوں گا کہ ہمیں ذہانت کے معاملے میں شکست ہوئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آئی آر اے بچے کو بحفاظت واپس کردے گی۔ ورنہ یہ معاملہ سنگین صورت بھی اختیار کرسکتا ہے' آپ جانتے ہیں ہم انگریز لوگ اپنے شاہی خاندان سے کس قدر وابستگی محسوس کرتے ہیں۔ اس اغوا کا ردعمل جنگ بھی ہوسکتا ہے' جو یکطرفہ ہوگی............ چلئے' میری طرف سے ایک اور جام............ مسٹر فینگان۔" روڈنی

نے چند نوٹ کاؤنٹر پر رکھ دیئے تاکہ اس کی نیک نیتی پر شک نہ کیا جائے۔ بار میں موجود ہر شخص اپنا اپنا خالی گلاس لئے کاؤنٹر پر آگیا۔ ان کے چہروں سے شکرگزاری عیاں تھی۔ سرخ بالوں والا البتہ سب سے الگ کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر تفکر کا غبار تھا۔ پھر اس نے اپنا خالی گلاس کاؤنٹر پر رکھا اور باہر نکل گیا۔

روڈنی نے بہ ہزار دقت خود کو اپنے مداحوں کے نرغے سے نکالا۔ یہ مقام شکر تھا کہ وہ نوٹ پہلے ہی کاؤنٹر پر رکھ چکا تھا۔ وہ بھی تیزی سے' بار سے نکل آیا۔ اسی وقت اس نے سرخ بالوں والے کو ایک عمارت کی بغلی گلی میں مڑتے دیکھا۔ روڈنی کی چھٹی حس بتا رہی تھی کہ کوئی اہم سراغ ملنے والا ہے۔ یہ بھی آئرش کردار کی خصوصیت کی مہربانی تھی۔ کوئی آئرش مفت کی شراب نہیں چھوڑ سکتا تھا لیکن سرخ بالوں والے نے چھوڑی تھی۔ آخر وہ کون سی چیز تھی' جس نے اسے خلافِ مزاج کام کرنے پر مجبور کیا تھا کیا وہ آئی آر اے کے لئے پیغام لے کر جا رہا تھا؟ وہ پیغام جو غیر سرکاری طور پر روڈنی نے اسے اور سب کو دیا تھا............ کہ برطانوی لوگ درگزر کرنے والے ہیں............ منتقم مزاج نہیں ہیں۔ اب روڈنی دوڑ رہا تھا۔

موڑ مڑتے ہی اسے اپنا ہدف چند گز دور ایک دروازے پر کھڑا نظر آیا۔ وہ مکان متوسط طبقے کے نمائندہ مکانوں میں سے تھا۔ روڈنی نے سوچا کہ ممکن ہے' شہزادے کو یہاں رکھا گیا ہو۔ سرخ بالوں والے کی نگاہوں سے بچنے کے لئے روڈنی نے سڑک پار کرلی۔ اس نے اوور کوٹ کے کالر کھڑے کرلئے اور ہیٹ کو آنکھوں پر جھکالیا۔ پھر اس نے دروازہ کھلتے اور اپنے ہدف کو اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔

روڈنی ہچکچایا۔ شہر کے ہر علاقے میں اس کے آدمی بکھرے ہوئے تھے' لیکن وہاں کوئی نظر نہیں آرہا تھا۔ روڈنی سوچتا رہا............ اور اپنی قسمت کو کوستا رہا سوچتا رہا............ کیا سرخ بالوں والے نے اندازہ لگالیا تھا کہ اس کا انگریز مخاطب' اسکاٹ لینڈ یارڈ سے تعلق رکھتا ہے؟ کیا وہ اپنے ساتھیوں کو خبردار کررہا ہے؟ یا بچے کو کندھے پر ڈال کر عقبی دروازے سے نکل رہا ہے۔ یہ خیال آتے ہی وہ بجلی کی طرح مکان کی طرف لپکا۔ اس نے دروازہ دھکیلا لیکن وہ بند تھا۔ پھر اس نے دستک دی۔ چند لمحے خاموشی رہی۔ پھر دروازہ کھلا............ لیکن جو کچھ نظر آیا' روڈنی اسے قبول کرنے کے لئے ذہنی طور پر تیار نہیں تھا۔ وہ سرخ لبادے میں ملبوس ایک خوبصورت عورت

تھی۔ "کمال ہے، بہت پریشان معلوم ہوتے ہو۔" عورت نے اسے بغور دیکھتے ہوئے کہا۔ "یہاں لوگ رات کے اندھیرے میں آنا پسند کرتے ہیں، دن کے اجالے میں نہیں۔"

انسپکٹر روڈنی پانی پانی ہوگیا لیکن خفت کے باوجود اس کا منطقی ذہن تجزیئے میں مصروف تھا۔ ایک آئرش مفت کی شراب ٹھکرا کر بھاگتا ہے............ کس لئے؟ اپنی ایک اہم ترین بنیادی ضرورت کی تشفی کے لئے؟ ایک آئرش............ آئرلینڈ میں! روڈنی کو ایسا لگا کہ اس کی شاندار تحقیقات ساحل پر بنے ہوئے گھروندے کی طرح بے وقعت تھیں۔

"چلو............ اب آئے ہو تو آہی جاؤ۔" عورت نے اسے چونکا دیا۔

"نہیں شکریہ۔" روڈنی نے نرم لہجے میں کہا۔ "میں غلطی سے یہاں آگیا تھا۔"

☆------☆------☆

میٹ کو کیٹ کلاہان کا سامنا کرنے کے لئے حوصلہ درکار تھا............ اور وہ حوصلہ اسے ایک جامِ مے سے مل سکتا تھا۔ اسی لئے وہ اوفیلی کے بار میں چلا گیا۔ وہاں اس کا سامنا ایک انگریز سے ہوا، جو یقینی طور پر اسکاٹ لینڈیارڈ کا سراغرساں تھا۔ اسے اندازہ تھا کہ اس وقت ڈبلن کئی ایسے سراغرسانوں سے لبالب بھرا ہوا ہوگا۔ میٹ نے ڈبلن کو محفوظ سمجھا تھا............ حالانکہ بیلی ڈون میں کسی سراغرساں کا وجود تک نہیں تھا۔ وہ سوچنے لگا کہ شاید قسمت تیور بدل رہی ہے۔ شاید ریڈ ہیوز کی روح بھی بددل ہوگئی تھی۔ اب بیلی ڈون کی دلدل میں روحوں سے ملاقات، میٹ کو شرابی کا خواب لگ رہی تھی، حالانکہ پہلے وہ اسے معجزہ سمجھتا رہا تھا۔

دروازے پر دستک ہوئی تو وہ دہل کر رہ گیا۔ اس نے کھڑکی سے جھانکا۔ بار والا سراغرساں دروازے پر کھڑا تھا۔ شاید بار میں مسلسل سوالات کرنے کی وجہ سے وہ اس سراغرساں کی نظر میں مشکوک ہوگیا تھا۔ شاید کھیل ختم ہوچکا تھا۔ بہتر ہے کہ وہ شہزادے کو اٹھا کر عقبی دروازے سے نکل جائے۔ بے چاری کیٹ خواہ مخواہ ماری جائے گی۔ ایک صورت یہ ہے کہ وہ خود کو بچے سمیت ان کے حوالے کردے............ لیکن وہ صرف سوچ کر رہ گیا جیل کا تصور اس کے لئے بے حد ہولناک تھا۔

لیکن پھر سراغرساں، روزی سے کچھ بات کرکے واپس چلا گیا۔ میٹ کھڑکی سے، اسے جاتے دیکھتا رہا۔ روزی دروازہ بند کرکے پلٹ آئی۔ "بے چارہ شریف آدمی۔" وہ بولی۔ "نہ جانے کس نے اسے یہاں بھیج دیا۔ کہہ رہا تھا کہ غلطی سے آگیا ہوں۔"

میٹ صوفے پر بیٹھ کر اپنی سانسیں درست کرنے لگا۔ یہ بات طے تھی کہ سراغرساں اس کا پیچھا کرتے ہوئے یہاں تک پہنچا تھا............ لیکن پھر اس نے یہ کیوں کہا کہ وہ غلطی سے یہاں آگیا ہے۔ میٹ سوچتا رہا۔ شاید سراغرساں کو اس پر کوئی شک ہوگا............ لیکن پھر یہاں آکر اسے اندازہ ہوا ہوگا کہ یہ تو چکر ہی اور ہے۔ گویا بچے کو چھپانے کے لئے کیٹ کا ٹھکانہ دنیا کا محفوظ ترین مقام تھا۔ روزی نے پہلے بھی ایک دفعہ بتایا تھا کہ انگریز ایسے مقام پر آنا پسند نہیں کرتے۔ میٹ یہ سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ کیٹ نازل ہوگئی۔ "تم اپنے بیٹے کے لئے آئے ہو نا؟" کیٹ نے پوچھا۔ "وہ سو رہا ہے لیکن میں اسے بآسانی جگا سکتی ہوں۔"

"نہیں کیٹ............ پلیز، یہ ظلم نہ کرنا۔" میٹ نے جلدی سے کہا۔

"تین دن ہوگئے ہیں میٹ میرا تو خیال ہے کہ تم اسے دیکھنے کے لئے مرے جارہے ہوگے۔"

"اسے دیکھتا ہوں تو میرا ضمیر مجھے کچوکے لگانے لگتا ہے۔" میٹ نے پوری سچائی سے کہا۔ "کیسا ہے وہ؟"

"تم اسے واپس لے جاؤ۔ وہ مانوس ہونے والا بچہ نہیں۔ اس کے انداز و اطوار شاہانہ ہیں۔ مجھے وہ اپنی خادمہ سمجھتا ہے۔ شکر ہے کہ بولتا نہیں ہے، ورنہ ہر لمحے مجھے ایک نیا حکم دیتا۔ بولتا بھی ہے............ لیکن عجیب طرح............ غیر ملکی لگتا ہے............"

میٹ کے اوسان خطا ہوگئے۔ گفتگو کا رخ خطرے کی سمت تھا۔ "ڈبلن کے لئے تو وہ غیر ملکی ہی ہے۔" اس نے تیزی سے بات بنائی۔ "وہ کیری میں پلا بڑھا ہے۔"

"کیری میں؟ میٹ، تمہیں نزدیک ہی کہیں کوئی لڑکی نہیں ملی، جس سے مل کر تمہارا اطمینان ہوجاتا۔ تم اس بے چاری کو تباہ کرنے کیری پہنچ گئے۔" کیٹ نے ملائمت آمیز لہجے میں کہا۔

"کیٹ............ تم کیسی عیسائی ہو۔ بار بار مجھے میرا گناہ یاد دلاتی ہو۔ خدا بھی

اپنے بندوں کو معاف کر دیتا ہے۔"

حسین کیٹ شیرنی کی طرح بپھر گئی۔ "میں تین دن سے خود کو اچھی کرسچن ثابت کر رہی ہوں۔ بس تم آج اسے لے جاؤ۔ میں راتوں کو سو نہیں سکتی اور دن میں تمہارے لاڈلے شہزادے کی نگہداشت کرتی ہوں۔ میں تو چوپٹ ہو جاؤں گی۔"

"ہاں کیٹ، مجھے تمہاری حسین آنکھوں کے گرد حلقے نظر آ رہے ہیں۔ تم بہت اچھی ماں ثابت..........."

"بس بہت ہو چکی۔ میں اس کی ماں نہیں ہوں۔ اوپر چلو، اسے اٹھاؤ اور کھسک لو یہاں سے۔"

میٹ دہشت زدہ ہو گیا۔ گلی گلی اسکاٹ لینڈ یارڈ والے گھوم رہے تھے۔ وہ یقیناً پکڑا جاتا۔ اس نے بھنا کر دل ہی دل میں ریڈ ہیوز اور اس کی ساتھی روحوں کو بے نقط سنا ڈالیں۔ اب وہ کیا کرے........... آئرلینڈ کی خاطر وہ کیا کر سکتا ہے؟ اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔ "میرا خیال تھا کہ قابلِ فخر آئرلینڈ میں ایسا نہیں ہوتا ہوگا۔" اس نے پُر تاسف لہجے میں کہا۔ "کوئی ماں اپنے بچے کو اس طرح سڑک پر پھینک سکتی ہے؟"

"لیکن میں اس کی ماں نہیں ہوں۔"

"کیٹ........... کیٹ ڈارلنگ۔" میٹ ڈرامائی انداز میں کیٹ کی طرف بڑھا۔ "تم مانو یا نہ مانو۔ اب میں گھربار والا ذمے دار آدمی ثابت ہوں گا۔ کیٹ، اگر تم مجھ سے شادی کر لو، تو میں اور بچہ، دونوں خوش رہیں گے۔" یہ کہتے کہتے میٹ کا دل لرزنے لگا۔ کتنی بڑی قربانی دینی پڑ رہی ہے۔

کیٹ کی آنکھیں فرطِ حیرت سے پھیل گئیں۔ "میٹ تم بہت مایوس معلوم ہوتے ہو۔" اس نے کہا۔

"بے شک........... میں بہت مایوس اور دل گرفتہ ہوں۔" میٹ نے پھرتی بولا۔

"تم بچے کی محبت میں ایسا کہہ رہے ہو۔"

"یہ بچہ خدا نے مجھے دیا ہے۔" میٹ نے سچے مکالمے میں تھوڑی سی ترمیم کی۔

"میں اسے کہیں نہیں جانے دوں گا۔"

کیٹ چند لمحے ہچکچائی، پھر بولی۔ "اس سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے اور میں اتنی پاگل نہیں کہ تم سے شادی کر لوں۔ تمہاری جیب میں دو شلنگ بھی نہیں ہوں گے........... نہ آج........... نہ سو سال بعد........... میں بڑھاپے میں بھیک مانگنا پسند نہیں کروں گی۔"

"تم بہت ہوشیار ہو کیٹ۔" میٹ نے اس کا انکار سن کر سکھ کا سانس لیا۔

"اچھا، اسے ایک ہفتہ اور اپنے پاس رکھ لو۔"

"نہیں صرف تین دن..........."

"خدا تمہیں جزا دے، کیٹ..........."

"اور اگر تین دن بعد تم اسے لے کر نہ گئے تو میں اسے پولیس کے حوالے کر دوں گی........... کہہ دوں گی کہ کوئی اسے میرے دروازے پر چھوڑ گیا تھا۔"

میٹ جانتا تھا کہ اس سے بہتر سمجھوتہ ممکن نہیں، وہ تین کی مہلت غنیمت جان کر وہاں سے نکل بھاگا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میٹ کا کوئی ایک ارادہ بھی بدل جائے۔ اب سوال یہ تھا کہ تین دن بعد وہ کیا کرے گا۔ بچے کو لے کر کیسے باہر نکلے گا۔ چپے چپے پر تو سراغرساں موجود ہیں۔ بالفرض محال، اگر وہ بچے کو ڈبلن سے نکال کر بلی ڈون لے جانے میں کامیاب ہو بھی گیا تو وہاں بچے کے سلسلے میں کیا وضاحت کرے گا۔ یہ تو اس نے واردات سے پہلے سوچا بھی نہیں تھا۔

باہر نکل کر میٹ نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ دور دور تک کوئی سراغرساں نظر نہیں آ رہا تھا وہ سوچ میں پڑ گیا۔ اوفیلی کے بار میں مفت بیئر کا اب بھی کوئی امکان ہوگا؟ لیکن وہ اس سے آگے سوچ ہی نہ سکا۔ اسے کوئی کیٹ کے مکان کی طرف بڑھتا دکھائی دیا۔ اس نے اسے دیکھا........... اس کی رگوں میں دوڑتا ہوا لہو ٹھٹھر کر رہ گیا۔ وہ مختلف لباس میں تھی۔ اونچی ایڑیوں کے سینڈل کی بجائے سلیپر پہنے ہوئے تھی۔ وہ پہلے سے دبلی نظر آ رہی تھی۔ میک اپ کے بغیر اس کا چہرہ مرجھایا ہوا نظر آ رہا تھا۔ سب سے خطرناک کیفیت اس کی آنکھوں میں تھی۔ وہ کسی کی متلاشی تھیں........... بے چین، متحرک اور متلاشی آنکھیں!

میٹ خوب جانتا تھا کہ وہ آنکھیں کسے تلاش کر رہی ہیں۔ وہ تیزی سے دیوار کی اوٹ میں ہو گیا۔ ڈولین کا رخ اوفیلی بار کی طرف تھا۔ وہ اندر گئی........... چند لمحے

بعد واپس آگئی۔ باہر نکل کر وہ ایک طرف چل دی۔ میٹ دیوار کی آڑ سے نکل آیا۔ اس کا بدن لرز رہا تھا۔ اس نے ڈولین اور ان دو مردوں کے درمیان رابطہ محسوس کرلیا تھا' جو سڑک کے دونوں طرف اس کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ میٹ خوفزدہ نگاہوں سے انہیں جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ اسے اندازہ ہوگیا کہ ہانکا شروع ہوگیا ہے............ اور شکار وہ خود ہے۔ اب ڈبلن اس کے لئے محفوظ مقام نہیں رہا تھا۔

☆------☆------☆

انسپکٹر روڈنی نے خود کو ایک کمرے میں بند کرلیا تھا۔ اسے یہ سوال تنگ کررہا تھا کہ آیا اس کا نظریہ غلط ہے؟ یارڈ کے بہترین دماغ' اس کی فرمائش پر ڈبلن میں جمع تھے۔ دن میں دو مرتبہ وزیراعظم کو رپورٹ دی جاتی تھی لیکن اب تک پیش رفت نہیں ہوئی تھی۔ ڈولین اب تک درجن بھر سیاہ بالوں والے مردوں کو دیکھ کر فتح کا نعرہ بلند کرچکی تھی' لیکن وہ سب بعد میں بے گناہ ثابت ہوئے تھے۔ ان سے معذرت کرنا پڑی تھی۔ ڈولین کو قائل کرنا دشوار ثابت ہو رہا تھا کہ ہربرٹ کے بال سوائے سیاہ رنگ کے کسی بھی رنگ کے ہوسکتے ہیں۔

روڈنی کے لئے بس ایک بات تسلی بخش تھی............ اور وہ بھی منفی تھی۔ آئرلینڈ کے علاوہ کئی جہتوں میں کوششیں کی جارہی تھیں............ لیکن ابھی تک بارآور ثابت نہیں ہوئی تھیں۔ دنیا بھر میں متعدد ہربرٹ پکڑے جاچکے تھے اور ان گنت رچرڈ جانچے گئے تھے لیکن ان میں اصلی کوئی بھی نہیں تھا۔ دوسروں کی ناکامی کی وجہ سے روڈنی پر وزیراعظم کا اعتماد ابھی تک بحال تھا۔

دشواری یہ تھی کہ روڈنی کو اب تک اپنے آئی آر اے کے ملوث ہونے کے نظریے کے بارے میں کوئی ثبوت نہیں ملا تھا۔ اس کے علاوہ آئرلینڈ تفتیش کے لئے کوئی آئیڈیل جگہ نہیں تھی۔ وہاں تعاون شاذونادر ہی ملتا تھا۔ گزشتہ روز سرخ بالوں والے کو دیکھ کر اسے یقین ہوچلا تھا کہ وہ کامیابی کے قریب پہنچ چکا ہے لیکن معاملہ کچھ اور نکلا............ بلکہ آئرش کردار کے بارے میں اس کا ایک مسلمہ نظریہ پٹ گیا۔ آئرش عورتوں میں دلچسپی............ کھلی دلچسپی لے سکتے تھے! وہ اور الجھ گیا۔ مفت کی شراب چھوڑ کر مردود قحبہ خانے کی طرف دوڑ پڑا تھا۔ اب روڈنی اپنی' اسکاٹ لینڈ یارڈ واپسی کا تصور کررہا تھا۔ اس کے ساتھی اس کا مذاق اُڑا رہے تھے............ طنزیہ

مسکرا رہے تھے............ اور وہ اپنی ڈیسک کے پیچھے اپنا ریوالور اپنی کنپٹی سے لگائے بیٹھا تھا۔

وہ جھرجھری لے کر رہ گیا۔ پھر اس نے ایک نیا میمو تیار کیا' تمام افسر متوجہ ہوں۔ آئرش کردار کی ایک اور کمزوری سامنے آئی ہے۔ ان میں سے کچھ لوگ شراب سے زیادہ عورت کو اہمیت دیتے ہیں............ اور قحبہ خانوں کا رخ بھی کرتے ہیں............' اس نے ہاتھ روک کر اپنی تحریر پڑھی۔ ٹھیک تو ہے' جس ملک میں ۹۹ فیصد عورتیں پاک دامن ہوں' وہاں ایک فیصد کی ڈیمانڈ لازمی طور پر بڑھے گی۔ اس کا ہاتھ دوبارہ حرکت میں آگیا' لہٰذا شراب خانوں کے ساتھ قحبہ خانوں کو بھی اہمیت دی جائے۔ وہاں سے کارآمد معلومات حاصل ہوسکتی ہیں' کیونکہ مرد عورتوں کے سامنے ڈینگیں مارنے کے شائق ہوتے ہیں۔ انسپکٹر روڈنی۔

اس نے قلم رکھ دیا۔ اسے احساس تھا کہ کمشنر کو یہ بات پسند نہیں آئے گی لیکن مایوسی حد سے بڑھ جائے تو موہوم سے امکان کو بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔

☆======☆======☆

آئرش اخبارات نے اودھم مچا رکھا تھا۔ ان کے مطابق آئرلینڈ میں سیاحت ریکارڈ قائم کررہی تھی اور اس کے ذریعے زرمبادلہ............ خصوصاً برٹش پاؤنڈ بکثرت مل رہے تھے۔ انگریز سیاح اس کثرت سے ڈبلن میں موجود تھے کہ کسی ہوٹل میں کوئی کمرہ خالی نہیں تھا............ جب کہ سیاحت کا سیزن اب شروع ہونے والا تھا۔ اخباروں کا کہنا تھا کہ اس بار سیزن میں آنے والے امریکن سیاحوں کے لئے قیام ایک بہت بڑا مسئلہ بن جائے گا۔

روڈنی بیزار ہوچکا تھا۔ اغوا کی واردات پر کوئی اس انداز میں نہیں سوچ رہا تھا' جس میں سوچنا چاہئے۔ اس کے ہم وطن تک غیرذمے داری کا مظاہرہ کررہے تھے۔ برطانوی اخبارات اندیشے ظاہر کررہے تھے کہ شہزادے کو نقصان پہنچ چکا ہے۔ حالانکہ یہ بات بعید از فہم تھی............ اور اس کا اظہار احمقانہ حد تک خطرناک تھا۔ شاہی خاندان کا کوئی دُور دراز رشتے دار یہ مہم چلا رہا تھا تاکہ تخت پر قبضہ کرسکے۔ اس کا نام لوئیس تھا اور وہ فرانسیسی تھا۔ اس اعتبار سے وہ مشکوک تھا کہ اس کے پاس شہزادے کے اغوا کا محرک موجود تھا۔ اس بات پر سب متفق تھے کہ جرم سیاسی نوعیت کا ہے۔

اس بات کا امکان تھا کہ آئی آر اے شہزادے کو یرغمال بنا کر آئرلینڈ سے انگریزوں کے مکمل انخلا کا مطالبہ کرے' لیکن اس امکان کو اس بنیاد پر رد کیا جارہا تھا کہ شہزادے کی واپسی کے بعد آئرلینڈ کو برطانیہ کے ہاتھوں تباہی سے کون بچا سکے گا۔ کیا یہ بات آئی آر اے والے نہیں سمجھ سکتے تھے' دوسری طرف متروک کار میں پائے جانے والے انگلیوں کے نشانات دنیا بھر کے پولیس ریکارڈ میں موجود نہیں تھے۔ جرم ہو چکا تھا اور اب تک کوئی قابلِ ذکر سراغ ہاتھ نہیں لگا تھا۔ روڈنی جتنا سوچتا' مجرموں کی ذہانت کو سراہے بغیر نہ رہ پاتا۔ وہ یقیناً غیر معمولی ذہین.......... بلکہ جینئس لوگ ہوں گے۔

بالآخر روڈنی نے خود قحبہ خانے جانے کا ارادہ کرلیا۔ ایک مرتبہ پھر وہ اس دروازے پر دستک دے رہا تھا۔ دروازہ اسی عورت نے کھولا۔ "اوہ.......... آپ پھر آگئے!" اس نے دانت نکال دیے۔

"جی ہاں.......... یہ میں ہی ہوں۔"

"اس بار بھی غلطی سے چلے آئے ہیں"

"نہیں.......... میں اندر آنا چاہتا ہوں۔"

عورت نے ایک طرف ہٹ کر اسے راستہ دیا اور وہ اندر داخل ہو گیا۔ "آؤ چلیں.......... پہلے میں آپ کو شیری پلاؤں۔" عورت نے بڑی ادا سے پلکیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔

"میں انچارج سے ملنا چاہتا ہوں۔" روڈنی نے اعلان کیا۔

"کیٹ کلاہان ان دنوں مصروف ہے۔"

"مصروف.......... خوب!" روڈنی نے سوچا۔ "میں یہاں ان کا انتظار کروں گا۔ مجھے ان سے بہرحال ملنا ہے۔" اس نے اصرار کیا۔

عورت اوپر چلی گئی۔ کچھ دیر بعد ایک اور لڑکی نیچے آئی۔ وہ پہلی عورت سے مختلف' بے حد حسین اور باوقار لڑکی تھی۔

"مس کلاہان.......... میرا نام روڈنی ہے.......... اور میں آپ کے شہر میں نووارد ہوں۔" روڈنی نے مہذبانہ انداز میں کہا۔

"ان پولیس والوں میں سے ہو' جو ان دنوں ہمارے شہر پر چھائے ہوئے ہیں۔"

"جی ہاں۔" روڈنی نے اعتراف کیا۔ انکار کا فائدہ بھی کیا تھا۔ "میرا تعلق

اسکاٹ لینڈ یارڈ سے ہے۔"

"ہمیں پریشان نہیں ہونا چاہئے۔" کیٹ نے بڑی شائستگی سے کہا۔ "آپ لوگ یہاں تعطیلات گزارنے ہی تو آئے ہیں۔"

"جی ہاں.......... میں آپ کی خدمات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔"

کیٹ ہچکچائی۔ "میں ریٹائر ہو چکی ہوں۔" اس نے کہا۔ اس کے ہونٹوں پر بڑی معصوم اور خوبصورت مسکراہٹ تھی۔

روڈنی الجھ گیا۔ ریٹائر ہونا چہ معنی دارد؟ "آپ کا مطلب ہے' آپ اب صرف منیجر ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"بس.......... کیا کہوں۔" کیٹ پھر مسکرائی۔

اس کے انداز کی معصومیت نے روڈنی کے دل کو چھو لیا۔ وہ بڑی کراہت محسوس کرتا ہوا آیا تھا.......... لیکن یہاں اسے پاکیزگی کا احساس ہو رہا تھا۔ اس کے دل اور دماغ پر سے بوجھ ہٹ گیا۔

"آپ انگریز ہیں۔" کیٹ کا لہجہ سوالیہ نہیں تھا۔ "ہم انگریزوں کے خلاف نہیں ہیں۔"

"یہ سن کر مجھے خوشی ہوئی لیکن ہمارے ملکوں کے درمیان تعلقات ان دنوں کچھ اچھے نہیں ہیں۔"

"اس کی کوئی وجہ؟"

"یہ شہزادے کے اغوا کا معاملہ ہے۔"

"میں اسے شرمناک اور مذموم فعل سمجھتی ہوں۔" کیٹ نے کہا۔ "کسی ماں کی گود اجاڑنے سے زیادہ سفاک حرکت کوئی اور نہیں ہو سکتی۔ یہ دکھ کوئی عورت ہی سمجھ سکتی ہے۔"

صورتِ حال حوصلہ افزا تھی۔ "جی ہاں.......... شہزادہ رچرڈ بہت کمسن ہے۔ اس کی جدائی نے اس کے ماں باپ.......... بادشاہ اور ملکہ کو توڑ ڈالا ہے۔" روڈنی نے بات آگے بڑھائی۔

"ظاہر ہے ان پر قیامت گزر گئی ہوگی۔"

"کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ اس دنیا کی باگ ڈور عورتوں کے ہاتھ میں ہوتی تو

کتنا اچھا ہوتا۔ عورتیں مہربان اور رحم دل ہوتی ہیں۔" روڈنی نے ایک اور وار کیا۔ "لیکن کبھی کبھی عورتیں بھی اپنی ذمے داری پوری نہیں کرتیں۔ اب اسی معاملے کو لیجئے۔ مجھے یقین ہے کہ شہزادے کو آئی آر اے والوں نے اغوا کیا ہے۔ میرا خیال ہے آپ جیسی کوئی عورت شہزادے کو چھپانے کے سلسلے میں مجرموں کی مدد کر سکتی ہے۔ دوسری طرف آپ میری مدد بھی کر سکتی ہیں۔ یہاں بھانت بھانت کے لوگ آتے ہیں۔ مرد عورتوں کے سامنے بڑہانکنے کے شوقین ہوتے ہیں۔ ممکن ہے، مجرم کبھی آپ کے سامنے فخریہ اپنے جرم کا اعلان کر دے۔ آپ مجھے بتا کر ایک نیکی کما سکتی ہیں۔ میرا نام انسپکٹر روڈنی ہے اور میں گریشم میں ٹھہرا ہوا ہوں۔ انسانیت کے نام پر.......... آپ کو میری مدد کرنی ہوگی۔ یقین کیجئے، ہمیں چرائے ہوئے بچے کی بازیابی سے غرض ہے، مجرموں سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں۔"

کیٹ خاموشی سے سنتی رہی تھی۔ اس کے چہرے پر دکھ بھری نرماہٹ کی پرچھائیاں تھیں۔ چرائے ہوئے بچے کے تذکرے پر اس کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں۔

"کیا آئرش مرد باتونی ہوتے ہیں؟" روڈنی نے پوچھا۔

کیٹ نے نفی میں سرہلایا۔ "نہیں.......... یہاں وہ باتونی ثابت نہیں ہوتے۔ وہ تو شرمسار ہوتے ہیں۔ اکثر یہ کہتے ہیں کہ مجھے دیکھ کر انہیں اپنی ماں یاد آتی ہے۔"

روڈنی مایوس ہوا لیکن اس نے ہمت نہ ہاری لڑکی ہمدرد معلوم ہوتی تھی اور اسے اس دیس میں اب تک ہمدردی میسر نہیں آئی تھی۔ "آئی آر اے کے لوگ بھی یہاں آتے ہیں؟" اس نے پوچھا۔

کیٹ نے پھر نفی میں سرہلا دیا۔ "انہیں لڑکیوں کے بارے میں سوچنے کی فرصت ہی نہیں ہوتی۔ ویسے تو آئرش مردوں کی نظر میں صنفِ نازک کی زیادہ اہمیت نہیں ہے۔ یہاں زیادہ تر غیر ملکی آتے ہیں۔"

روڈنی کی مایوسی انتہا کو پہنچ گئی۔ وہ جانتا تھا کہ کیٹ سچ بول رہی ہے۔" حیرت ہے، ابھی دو دن پہلے ایک لڑکا یہاں آیا تھا۔ اس کا انداز مشکوک تھا۔ اس سے پہلے میری اس سے اوفیلی بار میں گفتگو ہوئی تھی۔ مجھے یقین ہے، وہ جانتا تھا کہ میں پولیس سے متعلق ہوں۔ اس نے بار میں مجھ سے عجیب سوالات پوچھے تھے۔ مثلاً یہ کہ اگر شہزادے کو کسی آئرش نے اغوا کیا ہے تو وہ اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ وہ محض

تجسس نہیں تھا، بلکہ مشورہ طلب کرنے کا ایک مختلف انداز تھا۔ اتنا عرصہ پولیس میں کام کرنے کے بعد میں لوگوں کے انداز سمجھنے میں دھوکا نہیں کھاتا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس واردات کے متعلق کچھ نہ کچھ جانتا ہے۔ میں اپنی طرف سے سب کو بیئر پلا رہا تھا کہ وہ اچانک باہر نکل آیا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا۔ وہ یہاں آیا تھا۔" روڈنی نے نظریں اٹھا کر کیٹ کی طرف دیکھا۔ کیٹ اسی کو دیکھ رہی تھی لیکن اس کے چہرے اور آنکھوں کا تاثر تبدیل ہو چکا تھا۔ روڈنی تاثر کی اس تبدیلی کو سمجھنے سے قاصر تھا۔

"وہ یہاں کس وقت آیا تھا.......... اور اس کا حلیہ بتائیں۔"

"وہ دو بجے کے قریب آیا تھا۔ اس کے سرخ بال ہیں، چہرے پر مہاسے ہیں۔ مضبوط بدن کا جوان ہے تمہیں یاد ہے؟"

"یہ حلیہ تو آئرلینڈ کے مردوں کی نصف تعداد پر منطبق ہوتا ہے۔"

"لیکن وہ اپنے انداز سے مشکوک لگتا تھا۔"

"مسٹر روڈنی.......... آپ کے خیال میں شہزادے کو اغوا کرنے والے کے پاس اتنا وقت ہوگا کہ وہ میرے ہاں آکر تضیع اوقات کرے؟"

روڈنی کو خود پر غصہ آگیا۔ یہ دلیل وہ خود کو سینکڑوں بار دے چکا تھا کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔

"اور مسٹر، میری بات توجہ سے سنو۔" کیٹ کا لہجہ بھی بدل گیا۔ "جو شخص تمہاری ناک کے عین نیچے سے شہزادے کو چرا لایا ہے، وہ آئرلینڈ کا بہادر اور قابلِ فخر فرزند ہوگا۔ وہ محبت اور سکون کی تلاش میں قحبہ خانوں کا رخ نہیں کرے گا۔ اس ملک میں کون سی ایسی لڑکی ہوگی، جو اس کے ایک اشارے پر خود کو اس کے قدموں میں نہ ڈال دے۔"

انسپکٹر روڈنی مایوس ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔ "ابھی کچھ دیر پہلے تم کہہ رہی تھیں کہ یہ مذموم اور قابلِ نفرت فعل ہے۔" اس نے کیٹ کو یاد دلایا۔

کیٹ مسکرائی۔ "لیکن جراتمندانہ بھی ہے۔ صدیاں ہو گئیں، کسی نے اس طرح کی دلیری سے آئرلینڈ کو سرفراز نہیں کیا۔ میرے دادا.......... اور میرے باپ نے تم لوگوں کے مقابلے میں جانیں قربان کی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں آج اس مقام پر ہوں۔ میں یتیم نہ ہوتی تو کسی گھر کی آبرو ہوتی۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں خوش ہوں۔

نہیں.......... لیکن میں جانتی ہوں کہ بزدل قوموں میں بہادروں کی اولاد کو یہی صلہ ملتا ہے۔ میں بہادروں کی قدر کرتی ہوں.......... خواہ اس کے نتیجے میں مجھے بے آبروئی کی زندگی ملے۔"

انسپکٹر حیران رہ گیا۔ وہ جس عورت کو ہمدرد سمجھ رہا تھا' وہ پاگل نکلی۔ وہ اٹھا اور لڑکھڑاتے قدموں سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عورت نے اس کے لئے دروازہ کھولا۔ انسپکٹر باہر نکل آیا۔ "مسٹر' میرا مشورہ ہے کہ اس بچے کو یتیم خانوں میں تلاش کرو۔" عورت نے اسے مخاطب کیا۔ "اور اگر وہ بہادر شخص تمہیں مل جائے جس کا یہ کارنامہ ہے تو اسے یہاں بھیج دینا۔ میں عمر بھر اس کے پاؤں دھو دھو کر پیوں گی۔ وہ بے فکری سے زندگی گزار سکے گا۔"

انسپکٹر روڈنی کو چکر آگیا۔ شاہی خون اور آئرش یتیم خانے.......... اوہ خدایا.......... یہ تفتیش کی ایک نئی اور مختلف راہ تھی۔

☆------☆------☆

تہہ خانے میں' فیلڈ مارشل کومپٹن ایک نقشے پر جھکا ہوا تھا۔ ایک کرنل اس کے پاس ہی کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر الجھن تھی۔ "معاملہ کیا ہے جناب؟"

"انتہائی رازداری کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں ایک لفظ بھی زبان سے نہ نکلے۔" مارشل نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔"

"تمہیں معلوم ہے۔ ہمیں کسی بھی وقت آرڈر مل سکتا ہے۔"

"کیسا آرڈر مارشل؟"

"کمال ہے.......... نہیں سمجھے! کسی بھی وقت حملے کا حکم مل سکتا ہے۔"

"واقعی سر؟"

"اور کیا.......... تمام فورسز کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔"

"لیکن حملہ کس پر ہوگا جناب؟"

"آئرلینڈ پر۔" مارشل نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔ "ہم جزیرے پر قبضہ کریں گے اور انہیں یاد دلائیں گے کہ ہم ان کے آقا ہیں۔"

☆------☆------☆

ڈاؤن کے کاٹج میں طویل میٹنگز ہوئیں لیکن اس کے سوا کچھ فائدہ نہیں ہوا کہ وہ خوفزدہ ہوگئے۔ ان کے اعصاب دباؤ برداشت کرنے کے عادی نہیں تھے۔ روحیں خاموش تھیں۔ میٹ کو مشورے کے لئے چرچ کے سوا کوئی دروازہ نظر نہیں آرہا تھا۔ چنانچہ وہ کینن کے چرچ چلا گیا۔

چرچ کا سکوت دلدلی علاقے کے سناٹے سے مشابہہ تھا۔ میٹ پہلے کبھی ناوقت چرچ نہیں آیا تھا لیکن اس وقت مسئلہ ہی ایسا تھا۔ وہ قربان گاہ کے قریب جا کھڑا ہوا۔ "معاملہ یہ ہے کہ.........." اس نے سرگوشی میں کہا۔ "مسئلہ خاندانی وقار کا بھی تھا لیکن اس سے زیادہ مجھے آئرلینڈ کی پروا تھی۔ میں حلف اٹھاتا ہوں کہ یہی بات تھی پھر ہم نے بچے کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچایا۔ ہم نے اسے ایک گھر دیا.......... کیٹ کلاہان کا سہی' گھر تو ہے۔ اب ہم کیا کریں.......... بچہ واپس کردیں؟ ہم نے کتنی تکلیفیں اٹھا کر اسے حاصل کیا۔ اسے لوٹا دینے سے آئر لینڈ کو کیا فائدہ پہنچے گا۔ خداوند.......... آئرلینڈ تمہارا پسندیدہ ملک ہے۔ تم جانتے ہو کہ میں نے حکم کی تعمیل کی ہے۔ ریڈ ہیوز نے تمہارے اِذن کے بغیر مجھے حکم نہیں دیا ہوگا۔ پھر ہمیں قدم قدم پر تمہاری تائید ملی۔ تم نے دھند بھیجی.......... تم نے کشتی پار لگائی۔ تم نے سینٹ پیٹرک یا.......... قصے کہانیوں والے کسی اور ولی کو.......... نہیں' میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ قصے کہانیوں والے سے.......... میں کینن سے متفق ہوں.......... میں ہمیشہ کینن کی بات مانتا ہوں۔"

پھر اچانک' جیسے جادو کے زور سے.......... میٹ کو کینن کی آواز سنائی دی.......... حقیقی آواز.......... اس آواز میں طوفان کی سی گھن گرج تھی۔ "باہر آؤ مردود.......... یہاں آؤ.......... مقدس جگہ کو ناپاک کرنے والے۔"

میٹ پہلے تو سمجھا کہ اس کی دعا کا جواب مل رہا ہے' پھر وہ بوکھلا گیا.......... اور روبرو ملک الموت کی بجائے کینن کو پاکر سکون کا سانس لیا۔

"میرے چرچ سے باہر نکلو لفنگے۔" اس بار کینن بری طرح دہاڑا۔

"لیکن.......... میں تو دعا کررہا.........."

"اچھا.......... دعا کا وعت گزر چکا ہے۔"

"کیوں.......... کیا قیامت آگئی ہے۔ دنیا ختم ہوگئی ہے؟" میٹ نے بے حد

معصومیت سے پوچھا۔

"ہاں............ تم اپنی دنیا ختم سمجھو۔ تمہارے فیصلے کا وقت آ پہنچا ہے ملعون۔"

بے یقینی کے باوجود میٹ تھرا کر رہ گیا۔ کینن اسے خوفناک نگاہوں سے گھور رہا تھا۔ میٹ نے اس کے عصا پر نظریں جمادیں۔ وہ پٹنا نہیں چاہتا تھا لیکن کینن نے بھانپ لیا کہ پٹائی کی کوشش کی تو وہ بھاگ نکلے گا۔ وہ پلٹا اور تحکمانہ لہجے میں بولا۔ "میرے پیچھے پیچھے آؤ۔"

معقول فاصلہ برقرار رکھتے ہوئے میٹ اس کے پیچھے چل دیا۔ کینن باہر نکل آیا۔ باہر ایک اور حیرت میٹ کی منتظر تھی۔ سڑک کی دونوں جانب لوگ قطار لگائے کھڑے تھے۔ بیلی ڈون کی تقریباً تمام آبادی وہاں موجود تھی۔ وہ میٹ کو ایسے دیکھ رہے تھے' جیسے وہ کوئی تماشہ ہو۔ وہ دونوں بڑھتے رہے۔ لوگ کھڑے انہیں دیکھتے رہے۔ میٹ کو اپنے اگلے پچھلے تمام گناہ یاد آ گئے۔

لیکن ابھی حیرتیں تمام نہیں ہوئی تھیں۔ میٹ کو علم نہیں تھا کہ کینن اسے کہاں اور کیوں لے جا رہا ہے۔ وہ کینن کو اوفیلی ہوٹل میں داخل ہوتے دیکھ کر حیران رہ گیا۔ ناچار میٹ بھی اندر چلا گیا۔ اندر بہت مدھم روشنی تھی۔ عصا کی ٹھک ٹھک اسے راستہ دکھاتی رہی۔ اسے احساس تھا کہ سڑک پر کھڑے ہوئے لوگ بھی عقب میں آ رہے ہیں۔ آہستہ آہستہ اس کی آنکھیں اندھیرے کی عادی ہوتی گئیں۔ پہلے اسے ایک کرسی نظر آئی............ پھر کرسی پر تن کر بیٹھی ہوئی کیٹ کلاہان............ اس کی گود میں برطانیہ کے تخت کا وارث بیٹھا تھا۔

"خدا رحم کرے۔" میٹ کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

"منہ بند رکھو مردود۔" کینن دہاڑا۔ "جو کچھ کہنا ہے' مجھ سے کہو۔ تمہارے منہ سے خدا کا نام اچھا نہیں لگتا۔"

"کہنے کو رکھا ہی کیا ہے؟" میٹ نے مصلحت آمیز جواب دیا۔ وہ بغیر کسی توضیح کے اعترافِ گناہ تھا۔ اسے یہ علم نہیں تھا کہ کس گناہ کی بات ہو رہی ہے۔

"اس عورت اور بچے کے بارے میں کیا کہتے ہو؟"

"یہ تو آپ اپنی وضاحت ہیں۔ ان کی یہاں موجودگی خود سب کچھ بتا رہی ہے۔" میٹ نے پھر دفاعی انداز اختیار کیا۔

"میرا خیال ہے' تم ہر بات کو جھٹلاؤ گے؟"

"کس بات کو جھٹلاؤں گا؟" میٹ کے لہجے میں حیرت تھی۔

"جانتے ہو' یہ کون ہیں۔" کینن کا پیمانۂ صبر لبریز ہو گیا۔ "میٹ اوکوئن' یہ تمہارا بچہ ہے۔" کینن دھاڑا۔

اس سوال نے میٹ کو لرزا دیا۔ یعنی راز فاش ہو چکا تھا............ لیکن خطرناک حد تک نہیں۔ اس نے چاروں طرف دیکھا' جیسے راہ فرار تلاش کر رہا ہو۔ ہر طرف ناپسندیدہ نگاہیں تھیں۔ دانت نکوستے چہرے تھے۔ ایک طرف کینن تھا۔ اس کا جسم پسینے میں نہایا ہوا تھا اور وہ غصے کے مارے بیدِ مجنوں کی طرح لرز رہا تھا پھر کینن کا منہ کھلا اور مزید الزامات برآمد ہوئے۔ "تم کیا کہتے ہو ملعون............ گھٹنوں کے بل جھکو اور اس عورت سے معافی مانگو' جسے تم نے ورغلا کر برباد کیا............ تم بدکار آدمی ہو۔"

میٹ بے بسی کے عالم میں محض نفی میں سرہلا کر رہ گیا۔

"نہیں............ میٹ اوکوئن' تمہارے لئے راہ فرار نہیں ہے۔ اس عورت اور اس معصوم بچے کے ساتھ انصاف ہونا چاہئے۔"

میٹ نے کیٹ کو دیکھا۔ وہ اپنی خوبصورت گھنی پلکوں کی جھالر کی اوٹ سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ اس کی اس نظر میں محبت تھی............ ملن کی تڑپ تھی............ اور ترشے ہوئے یاقوت جیسے ہونٹوں پر دنیا کی حسین ترین مسکراہٹ تھی۔

☆======☆======☆

جہاز کے کیبن میں انسپکٹر روڈنی کی وزیراعظم برطانیہ سے ملاقات ہوئی۔ وزیراعظم بہت ناراض تھا۔ انسپکٹر بہت کمزور نظر آ رہا تھا۔ "یہ یتیم خانوں کا کیا چکر ہے؟" وزیراعظم نے چھوٹتے ہی پوچھا۔ "ساری دنیا مذاق اُڑا رہی ہے ہمارا؟"

"جناب............ ایک مقامی فرد نے بتایا تھا کہ ممکن ہے' شہزادے کو کسی یتیم خانے میں رکھا گیا ہو۔" انسپکٹر نے جواب دیا۔

"پاگل ہو گئے ہو۔ تمہارے خیال میں مقامی لوگ خلوصِ دل سے ہماری مدد کر سکتے ہیں؟"

انسپکٹر خاموش ہو گیا۔ کوتاہی کے اعتراف کا مطلب تھا کہ وہ تفتیش سے ہٹایا جاتا۔ یہ تصور بھی اس کے لئے روح فرسا تھا لیکن اس سوال کے جواب کی نوبت ہی

نہیں آئی۔ وزیراعظم کو اور بھی بہت سے تفکرات لاحق تھے۔ "اس سلسلے میں بین الاقوامی رد عمل بے حد شدید ہوا ہے۔ امریکہ میں آئرش کیتھولکس نے ایک ہنگامہ برپا کردیا ہے۔ ویٹیکن کی طرف سے باقاعدہ احتجاج کیا گیا ہے کہ یہ چرچ کے معاملات میں مداخلت ہے۔ سب کو پتہ چل گیا ہے کہ اسکاٹ لینڈ یارڈ آئرلینڈ میں باقاعدہ مداخلت کررہا ہے.......... اور وہ بھی بے سود! سمجھے؟"

کچھ دیر خاموشی رہی، پھر وزیراعظم نے پوچھا۔ "تمہیں کچھ اندازہ بھی ہے کہ شہزادہ کہاں ہے؟"

"آئرلینڈ میں۔" انسپکٹر روڈنی نے مختصراً کہا۔

"آئرلینڈ تو بہت بڑا ہے۔"

"لیکن جناب، یہ سچ ہے۔ میں ڈبلن کی سڑکوں پر مارا مارا پھرا ہوں۔ میں نے آئرش لوگوں سے گفتگو کی ہے۔ میرا یقین اور پختہ ہوگیا ہے۔ شہزادہ یہیں ہے.......... لیکن بات محض آئی آر اے تک محدود نہیں ہے۔ اس میں پورا آئرلینڈ ملوث ہے۔ مجھے اندازہ ہے.......... میں بہت قریب پہنچ گیا تھا.......... شہزادے کے سچ مچ قریب.......... لیکن دھوکا کھاگیا۔"

"مجھے اندازے نہیں.......... ثبوت درکار ہیں روڈنی۔"

"میں نے کہا نا جناب کہ پورا آئرلینڈ.........."

"انسپکٹر.......... تمہیں اندازہ ہے کہ محض تمہاری رائے کی وجہ سے میں نے اور میری حکومت نے آئرش تھیوری قبول کی ہے۔ ہمیں اس سلسلے میں پریس کو بیانات تک دینے پڑے اب پبلک ایکشن کا مطالبہ کررہی ہے۔ ہم کیا کریں؟" وزیراعظم کو شدید غصہ آگیا تھا۔

"ہم دن رات کام کررہے ہیں جناب.........."

"لیکن ہمیں حاصل کیا ہوا؟" وزیراعظم نے اس کی بات کاٹ دی۔ "ہمیں لوگوں کو بھی مطمئن کرنا ہے۔ اگر تم نے یہ تھیوری دی ہوتی کہ یہ اندرون ملک، ہم وطن مجرموں کا کام ہے، تو ہم بہت کچھ کرسکتے ہیں ہم مارشل لاء لگادیتے۔ گھر گھر کی تلاشی لیتے لیکن تمہیں تو آئرلینڈ کی سوجھی۔ اب ہم کیا کریں۔ فوج کشی کردیں آئرلینڈ پر؟"

روڈنی اٹھ کھڑا ہوا۔ "فوج کشی! آپ کا مطلب ہے جنگ؟"

"ہاں.......... تمہیں تو پتہ ہی نہیں کہ ملک میں کیا ہورہا ہے۔ لوگ جنگ کا مطالبہ کررہے ہیں۔ مظاہرے ہورہے ہیں۔ تمام جنرل الگ میرے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ سمجھے انسپکٹر.......... ہم آئرلینڈ کی طرف اشارہ کرکے مصیبت میں پھنس گئے ہیں۔ کوئی دور دراز کا ملک ہوتا تو حیلوں سے کام چل جاتا۔ اب بتاؤ، جنگ ناگزیر ہے کہ نہیں؟"

"لیکن سر، جنگ ناممکن ہے۔" شدتِ جذبات سے روڈنی کا جسم لرزنے لگا۔

"کیوں نہیں ہوسکتی جنگ؟"

"شہزادہ وہاں موجود ہے۔" انسپکٹر نے بلند آواز میں کہا۔ "ایسے میں آئرلینڈ کی تباہی اس کی موت کا سبب بنے گی۔ کیا ہم اسے خود مار ڈالیں گے۔"

"اگر تمہیں شہزادے کی اتنی فکر ہوتی تو تم اسے تلاش کرلیتے۔"

"میں اسے ڈھونڈ کر رہوں گا۔"

☆======☆======☆

اوفیلی ہوٹل میں ایک ہی گیسٹ روم تھا۔ کیٹ اور اس کا ننھا ساتھی اس پر قابض ہوگئے۔ یہ کینن کا فیصلہ تھا۔ وہ خدائی انصاف نافذ کرنے کی تیاریاں کر رہا تھا۔ اس نے ہوٹل کے مالک کو واشگاف الفاظ میں بتادیا تھا کہ میٹ کو اس کمرے میں ہرگز نہ جانے دے۔ وہ غیر شادی شدہ ہیں۔ کینن کو عرصہ دراز کے بعد یہ موقع ملا تھا۔ بیلی ڈون کے لوگ صاف ستھری زندگی گزارتے تھے لیکن اب کینن کے ہاتھ میں خدا کی لاٹھی آگئی تھی۔ "اگر خلاف ورزی ہوئی تو تمہارے ہوٹل کی جگہ اصطبل کھڑا ہوگا............ سمجھے۔" اس نے بار کے مالک کو تنبیہہ کی۔

ہوٹل کا مالک لوگن راسخ العقیدہ عیسائی تھا۔ اس نے کیٹ کی آبرو کے محافظ کا عہدہ سنبھال لیا۔ کینن نے حکم دیا تھا کہ فریقین شام کے وقت اس کے سامنے پیش کئے جائیں۔ اس نے میٹ سے کہہ دیا کہ وہ فرار ہونے کی کوشش نہ کرے............ ورنہ مذہبی محافظ اس کے پیچھے لگادیئے جائیں گے۔ کینن چرچ واپس چلا گیا کہ وہ گناہگاروں کے حق میں دعا کرے گا لیکن درحقیقت اسے اپنے کھانے کی فکر تھی' وہ بیلی ڈون کی تاریخ کا سنسنی خیز دن تھا۔ کینن اس سنسنی کو ایک ہی دن میں نمٹانے کے حق میں نہیں تھا۔

میٹ لوگوں سے نظریں چراتا ہائی اسٹریٹ پر نکل آیا اور ڈان کے کاٹیج کی طرف بڑھ گیا۔ میٹ کی گناہگاری کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی تھی۔ کاٹیج میں بریگیڈ کے تمام اراکین پہلے ہی سے موجود تھے۔ وہ جھنجلا رہے تھے۔ ان کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کریں؟ "تمہاری عورت نے ہمیں دھوکا دیا۔" فل نے میٹ کو دیکھتے ہی کہا۔

"وہ میری عورت نہیں ہے۔" میٹ نے اعتراض کیا۔

"اب تو ہے ہی سمجھو۔ کینن اسے تمہاری عورت بنا کر چھوڑے گا۔"

"میٹ............ آج دلدلی علاقے میں جاکر ہیوز اوڈونیل سے ملو۔ دیکھو' وہ کیا کہتا ہے۔" ڈان نے کہا۔

"وہ ان دنوں وہاں چہل قدمی نہیں کرتا۔ اسے مرے اور دفن ہوئے صدیاں گزر گئیں۔" بارٹ نے تبصرہ کیا۔

"لیکن ہمیں اس مصیبت میں اسی نے پھنسایا ہے۔" میٹ نے احتجاج کیا۔

"یہ کہانی کینن کو سناؤ۔ وہ اگلے اتوار کے لئے لعنتِ مے نوشی پر وعظ تیار کردے گا۔" فل نے کہا۔

"اب کرنا کیا ہے۔"

"خدا سے دعا کرو' اور شیطان کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہو۔"

"کہنا کیا ہے۔ میٹ نے بتایا تھا کہ ڈبلن میں چپے چپے پر اسکاٹ لینڈ یارڈ کے جاسوس موجود ہیں۔ اسے کیٹ کے گھر سے نکالنا آسان نہیں تھا............ لیکن یہ مشکل خود کیٹ نے آسان کردی۔ ایک عورت کا اپنے بچے کے ساتھ چلنا کس قدر فطری ہے۔ ہم اسے یہاں تک نہیں لاسکتے تھے۔ کینن اور دوسرے لوگ اسکینڈل بنانے میں اتنے مصروف ہیں کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ یہ اغوا شدہ شہزادہ ہے۔ کیٹ نے کتنا بڑا کام کیا ہے۔"

"تم کیٹ کے بڑے طرفدار بن رہے ہو۔" میٹ نے بھنا کر کہا۔

"وہ بہت حسین عورت ہے۔"

"وہ یہاں کیوں چلی آئی آخر۔" میٹ چلایا۔ "خدا کی قسم............ دو دن پہلے میں نے بچے کی خاطر' انتہائی مایوسی کے عالم میں اسے شادی کی پیش کش کی تھی۔ اس وقت اس نے مجھے ٹکا سا جواب دے دیا............ اور میرے خیال میں ٹھیک ہی کیا لیکن اب یہاں نازل ہوگئی اور بیلی ڈون والوں کو بتادیا کہ وہ میرا اور اس کا مشترکہ بچہ ہے۔"

"ممکن ہے' شادی کے سلسلے میں اس کا نظریہ بدل گیا ہو۔" ڈان نے تبصرہ کیا۔

"کیٹ جیسی بیوی............ اور وہ بھی کینن کی دعاؤں سمیت............ یہ تو چپڑی اور دو دو والا معاملہ ہے۔" فل نے کہا۔

"تمہارے دماغ میں گندگی بھری ہوئی ہے فل۔ تم خود کیٹ سے شادی کیوں

نہیں کر لیتے؟" میٹ نے جھنجلا کر کہا۔

"تم بہت ناشکرے ہو لڑکے۔" بوڑھے ڈان نے کہا۔ "میں نے ایک دنیا دیکھی ہے لیکن مجھے کیٹ جیسی عورت کہیں نظر نہیں آئی۔"

میٹ پاؤں پٹختے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ "کیٹ کا تذکرہ ختم کرو۔ وہ اہم نہیں ہے۔ یہ بتاؤ کہ ہزہائی نس' پرنس رچرڈ کا کیا کریں؟"

وہ سوچ میں پڑ گئے۔ اس مسئلے کا حل کسی کے پاس نہیں تھا۔ سورج غروب ہوگیا' دن ڈھل گیا' لیکن انہیں کچھ سجھائی نہ دیا۔ "تم دلدلی علاقے میں اپنا بستر لگاؤ.......... آج.......... بلکہ ہر رات.......... شاید ریڈ ہیوز کو تم پر ترس آجائے اور وہ مسئلہ حل کردے۔"

"اور بے چاری کیٹ کا کیا ہوگا؟" فل نے دردناک لہجے میں پوچھا۔

"شٹ اپ۔" میٹ دہاڑا۔ "ورنہ میں تمہیں وہ ہاتھ دوں گا' جو اس روز بوڑھے ڈان نے اس مداخلت کار کانسٹیبل کو عنایت کیا تھا۔" یہ کہہ کر وہ کاٹیج سے نکل گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے پیچھے نکلے.......... لیکن انہوں نے درمیان میں فاصلہ رکھا۔ ہائی اسٹریٹ پر دونوں طرف تماشبین اکٹھے تھے۔ میٹ نے چرچ کے دروازے پر دستک دی کینن استقبالیہ کمرے میں میٹ کا منتظر تھا۔ اس نے اس روز لباس کے سلسلے میں خاصا اہتمام کیا تھا۔ کیٹ اودے رنگ کے لباس میں تھی۔ برطانیہ کا ولی عہد اس کی گود میں تھا.......... اس نے بڑی مشکوک نگاہوں سے میٹ کو گھورا۔ انداز غیر دوستانہ تھا۔ غضب خدا کا.......... برطانیہ کا ولی عہد.......... جس کی ساری دنیا میں ڈھونڈ مچی تھی.......... بلی ڈون کے چرچ میں بیٹھا تھا۔ اس کی تصاویر تمام اخبارات میں چھپتی رہی تھیں' ٹیلی ویژن پر اس کی فلم دکھائی گئی تھی.......... اس کے باوجود کیٹ کا ایک جملہ کارگر ثابت ہوا تھا۔ کوئی اسے بطور شہزادہ نہیں پہچان رہا تھا۔

"گڈ ایوننگ میٹ۔" کینن نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ "مس کلاہان۔" اس نے مس پر بطور خاص زور دیا۔ ".......... سے مجھے بہت اہم اور سنگین معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ انہوں نے بچے کی ولادت اور تاریخ ولادت کے بارے میں بھی بتایا ہے۔"

میٹ سوچ میں پڑ گیا۔ خدا جانے' کیٹ نے کیسے کیسے جھوٹ بولے ہوں گے۔ تصدیق اور تردید دونوں ہی مخدوش تھیں۔ گول مول جواب دینے کا موسم تھا۔ کینن ہاتھ میں کاغذ پنسل لیے بیٹھا تھا۔ میٹ نے بے چارگی سے اثبات میں سرہلادیا۔ زبان شل ہوکر رہ گئی تھی۔

کینن اپنی آرام کرسی پر بیٹھا جھولتا رہا۔ اسے کوئی جلدی نہیں تھی۔ وہ ایک ایک لمحے سے لطف اٹھانا چاہتا تھا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ کسی بلند و بالا پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھا ہے اور بونا میٹ نیچے زمین پر کھڑا ہے۔ "صرف ایک بات کا فیصلہ ہونا ہے۔" اس نے نرم لہجے میں کہا۔ "فیصلہ تمہیں کرنا ہے میٹ۔ اس معصوم عورت نے مجھے بتایا کہ تم نے کس طرح اسے دھوکا دیا.......... بچے کے اخراجات کے سلسلے میں تم نے اسے کچھ نہیں دیا۔ اس کے باوجود یہ تمہیں معاف کرنے کو تیار ہے۔ یہ وفادار عورت ثابت ہوگی۔ یہ مامتا سے مجبور ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس معصوم بچے کو باپ کا سہارا درکار ہے۔"

میٹ کے ہونٹ سلے رہے۔ وہ بڑی بے بسی محسوس کررہا تھا۔

"تم اس عورت سے شادی کروگے' اے ملعون شخص؟" کینن اسے خاموش پاکر دھاڑا۔

میٹ نے کھنکھار کر اپنا گلا صاف کیا۔

کینن کے نزدیک یہ اظہارِ رضامندی تھا۔ "شادی کی رسم میں دو ایک روز بعد ادا کراؤں گا۔" اس نے فیصلہ سنایا۔ "مجھے بشپ سے اجازت لینا ہوگی۔"

میٹ نے پھر کیٹ کو دیکھا۔ وہ اپنے ہاتھ گود میں رکھے' نگاہیں نیچی کیے بیٹھی تھی۔ وہ مذاق کررہی تھی یا اسے سزا دے رہی تھی۔

"اب مسئلہ رہ جاتا ہے کہ تمہارے بیٹے کا۔" کینن نے کہا۔ "تمہاری شادی تو ہوئی نہیں ہے۔ بپتسمہ کیسے ہوگا؟"

"بپتسمہ؟ کس کا بپتسمہ؟" میٹ چونک پڑا۔

"میں اس معصوم بچے کی بات کررہا ہوں۔"

میٹ ہچکچایا۔ برطانیہ کا ولی عہد اس کے خاندانی نام سے موسوم ہو رہا تھا۔

"جج.......... جی۔" وہ ہکلایا۔

تم نے اس کا نام کیون او کوئن رکھا تا؟"

"جی ہاں!" میٹ نے جواب دیا۔ اس کا دماغ چکرا رہا تھا۔ نام کے بدلے نام! ریڈ ہیوز نے یہی تو کہا تھا۔ شاید وہ یہی چاہتا تھا لیکن میٹ کو یہ بات اچھی نہیں لگ رہی تھی۔

"تمہارے پاس بپتسمہ سرٹیفکیٹ ہے؟" کینن نے پوچھا۔

"اگر میرا جواب نفی میں ہو تو کیا ہو گا؟" میٹ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"تو ہم رسم ادا کریں گے اور سرٹیفکیٹ جاری کریں گے۔"

میٹ پھر ہچکچایا۔ اس کے خاندانی نام کو بٹہ لگنے والا تھا لیکن وہ کیا کر سکتا تھا۔ وہ بے بس ہو گیا تھا۔ آگے کنواں' پیچھے کھائی.......... اغوا بڑا سنگین جرم تھا۔

"دونوں تقریبات ایک ہی دن ہوں گی۔ پہلے بچے کے والدین کی شادی.......... اور پھر بچے کا بپتسمہ۔" کینن نے چٹخارا لے کر کہا۔

کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ کینن مایوس نظر آنے لگا۔ وہ چاہتا تھا کہ مزاحمت ہو.......... کہ وہ اسے کچلنے کا لطف بھی اٹھا سکے۔ کیٹ سے تو نہیں' البتہ کینن کو میٹ سے شکایت تھی کہ اس نے نہ کوئی گریہ وزاری کی' نہ احتجاج کیا۔

"شادی اور بپتسمہ.......... یا پھر ابدی زندگی کے لئے جہنم کی آگ۔" اس نے میٹ کو اکسانے کی آخری کوشش کی۔ "فیصلہ تمہارے ہاتھوں میں ہے۔"

"فیصلے کا سوال ہی کیا ہے؟" میٹ نے بے پروائی سے کہا۔ اس کے باوجود کینن نے مذہبی اخلاق ضابطوں پر اسے ایک زوردار لیکچر پلایا۔ خوف کے مارے میٹ کے سر کے بال اور رونگٹے ۱۸۰ درجے کے زاویے پر کھڑے ہو گئے۔ ننھا رچرڈ اسے تعجب سے دیکھ رہا تھا۔ اب تک اس نے کسی چیز میں دلچسپی نہیں لی تھی لیکن میٹ کے لئے کینن کی ڈانٹ ڈپٹ میں اس نے بہت زیادہ دلچسپی لی تھی۔ میٹ اسے دیکھ دیکھ کر ڈرتا رہا تھا کہ وہ اب بولا اور تب بولا لیکن شہزادہ خاموش ہی رہا تھا۔ اب میٹ سوچ رہا تھا کہ آخر وہ بچوں کی کون سی قسم سے تعلق رکھتا ہے۔

"اب تم تینوں جا سکتے ہو۔" بالآخر کینن نے کہا۔ "میں جلد ہی تم تینوں کو ایک خاندانی ڈوری میں باندھ دوں گا لیکن میٹ' میں یہیں کھڑا ہوں اور یہاں سے پوری ہائی اسٹریٹ پر نظر رکھ سکتا ہوں۔ لڑکی سے معقول فاصلے پر رہنا.......... اور اس کے

ساتھ ہوٹل مت جانا.......... ورنہ میں تمہاری اچھی طرح خبر لوں گا۔"

وہ تینوں نکل آئے۔ ننھا رچرڈ معقول فاصلے کے طور پر ان کے درمیان چل رہا تھا۔ کیٹ نے اس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ وہ دوسرا ہاتھ میٹ کو تھمانے کے لئے تیار نہیں ہوا۔ راستے میں بلی ڈون کی تمام آبادی کھڑی تھی۔ وہ گناہگاروں کا سفر دیکھ رہے تھے۔ میٹ نے دل ہی دل میں کیٹ کو برا بھلا کہا۔ اس سے پہلے کبھی ایسی ذلیل پریڈ سے اس کا سابقہ نہیں پڑا تھا.......... اور یہ جو کچھ ہوا تھا' کیٹ کی وجہ سے ہوا تھا۔ پھر اس نے کیٹ کو بغور دیکھا.......... فل اور ڈان کے اقوالِ زریں کی روشنی میں.......... شاید یہ پہلا موقع تھا کہ اس نے کیٹ کو نظر بھر کے دیکھا تھا۔ وہ خدا کی قدرت پر ایمان لے آیا۔ بے گناہی کی پاداش میں ملنے والی سزا واقعی بہت خوبصورت تھی۔

"تم سچ مچ بہت بری ہو۔" میٹ نے دانت پیس کر' سرگوشی میں کہا۔ آواز دھیمی تھی تاکہ تماشائیوں تک نہ پہنچے۔ ویسے پہنچ جاتی تو بھی میٹ کو پروا نہ ہوتی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ اتہامات سے گزرنے کے بعد اسے کیٹ سے بات کرنے کا موقع ملا تھا۔ وہ اسے کیسے گنوا سکتا تھا۔

"میٹ.......... تم ہمیشہ مجھے ایسے ہی الفاظ سے نوازتے رہے ہو۔" کیٹ نے بھی سرگوشی کی۔ "لیکن میں اب پہلے جیسی نہیں رہی۔ اس لئے تمہیں جواب نہیں دوں گی۔"

میٹ دہشت زدہ ہو گیا۔ "تو کیا سچ مچ شادی کرو گی' مجھ سے؟" اس نے بوکھلا کر پوچھا۔

"بالکل کروں گی۔ یاد ہے' تین روز پہلے تم نے ڈبلن میں مجھے شادی کی پیش کش کی تھی۔"

"خدا مجھ پر رحم کرے۔ اس وقت تم نے انکار کر دیا تھا۔"

"خدا مجھ پر بھی رحم کرے۔ بعد میں' میں نے ارادہ بدل دیا۔"

"تم پاگل ہو۔"

"ممکن ہے۔"

"لیکن کیٹ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ تمہارا بچہ نہیں ہے۔ اعتراف کے موقعے پر

"تم جھوٹ کیسے بولو گی۔ کینن سے تو تم نے جھوٹ بول دیا۔"

"تم نے جو جھوٹ مجھ سے بولا تھا............ یہ جھوٹ اس سے بڑا تو نہیں ہو گا۔"

میٹ ٹھٹک کر کیٹ کو گھورنے لگا۔ چاندنی اس کے سیاہ بالوں سے اٹکھیلیاں کررہی تھی۔ اس کی نیلی آنکھوں میں بے پایاں محبت کے ان گنت ستارے جھلملا رہے تھے۔ لبوں پر مسکراہٹ تھی............ اور وہ بھی میٹ اوکوئن کے لئے! میٹ نے سوچا کہ شاید وہ بھی پاگل ہوگیا ہے، جو ایسے موقعے پر اس کے حسن سے متعارف ہورہا ہے۔ اسی وقت مغرب کی طرف سے ہوا چلنے لگی۔ یہ ہوا اس وقت کیوں چل رہی ہے............ روحوں کا پیغام لانے والی ہوا! یہ کون سا موقع ہے، اس کا؟ ہوا سرگوشیاں کررہی تھی کہ دلدل علاقے کی باسی روحیں متفق ہیں۔ کیٹ اس سرزمین کی سب سے خوبصورت اور پاکیزہ عورت ہے............ اور یہ کہ وہ اس بندھن سے خوش ہیں۔

پھر میٹ کو خیال آیا کہ کیٹ نے کیا کہا ہے۔ "اے............ میں نے کون سا جھوٹ بولا تھا تم سے؟" وہ غرایا۔

"میں بچے سے باتیں کررہی تھی۔" کیٹ نے مسکرا کر کہا۔ "میں نے اس کا نام لے کر اسے پکارا۔ یہ متوجہ نہیں ہوا۔ میں نے پوچھا............ تمہارا نام کیوں نہیں ہے؟ تمہاری ماں تمہیں کیا کہہ کر پکارتی تھی............ اس نے جھٹ اپنا نام بتا دیا............ رچرڈ۔"

میٹ پشیمان ہوگیا۔ کاش زمین پھٹ جائے اور میں اس میں سما جاؤں، اس نے سوچا۔

"پھر وہ پولیس والا آگیا۔" کیٹ نے اپنی بات جاری رکھی۔ اس نے بتایا کہ وہ اوفیلی بار سے تمہارا پیچھا کرتا ہوا مجھ تک پہنچا ہے۔ اسے تمہارے سوالات کی وجہ سے تم پر شک ہوگیا تھا۔ اس نے تمہارا حلیہ بتایا............ اور پھر میری سمجھ میں آگیا کہ یہ بچہ کون ہے۔"

"لیکن............ لیکن کیٹ، تم یہاں کیوں چلی آئیں؟"

"دو وجوہات کے تحت میں نے ایسا کیا۔ ایک تو تم نے مجھے بتایا تھا کہ یہ بن ماں کا

یتیم بچہ ہے۔" کیٹ نے منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا۔ پھر اچانک وہ سنجیدہ ہوگئی۔ "دوسری یہ کہ تم بہادر ترین آدمی ہو، جس نے برسوں بعد آئرلینڈ کے لیے کچھ کیا ہے، خود کو خطرے میں ڈالا ہے۔"

مغربی ہوا کا جھونکا پھر آیا............ اور اس بار میٹ کی آنکھیں بھگو گیا۔ میٹ کو ایسا لگا، جیسے وہ ریڈ ہیوز کی سانسیں ہوں، جو اس کے چہرے اور آنکھوں کو چھو رہی ہیں۔ "تو کیٹ کلاہان............ تم میری بیوہ بننا چاہتی ہو؟"

☆======☆======☆

کیٹ بچے کے ساتھ گیسٹ روم میں تھی۔ کینن بشپ کے نام خط لکھنے میں مصروف تھا۔ میٹ، بیلی ڈون کے شراب خانوں میں چکراتا پھر رہا تھا لیکن اس کی پیاس بجھنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ لوگ اس سے کترا رہے تھے۔ اس کا نام اس کے لئے باعثِ رسوائی ہوگیا تھا۔ اس رسوائی سے چھٹکارا شادی کے بعد ہی مل سکتا تھا۔ لوگ اس سے بات کرتے ہوئے گھبرا رہے تھے۔ ان کا جی چاہتا تھا کہ اس سے بات کریں............ لیکن کینن کی ناراضگی کا خوف مانع ہوجاتا تھا۔ وہ میٹ کی جراتِ رندانہ پر رشک کررہے تھے۔

میٹ، بوائل بار میں بیٹھا تھا۔ سوچنے کی کوشش کے باجود اس کا ذہن خالی تھا۔ اچانک ڈان دروازے میں نظر آیا۔ اس کا چہرہ زرد اور ستا ہوا تھا۔ اس نے اشارے سے میٹ کو بلایا۔ میٹ، بار سے نکل آیا اور ڈان کے پیچھے چل دیا۔ یقیناً کوئی بری خبر تھی۔ میٹ اب بری خبروں سے اکتا گیا تھا۔ وہ تو اب بیلی ڈون بریگیڈ سے بھی بیزار ہوگیا تھا۔ میٹ نے پلٹ کر دیکھا۔ بریگیڈ کے باقی ارکان بھی پیچھے پیچھے آرہے تھے۔ ہائی اسٹریٹ کے اختتام پر ایک پختہ دیوار کے پاس وہ ٹھہر گئے۔ باقی ساتھی بھی ان سے آملے۔

"تم نے ریڈیو سنا؟" فل نے سرگوشی میں پوچھا۔

"ہاں............ میں ریڈیو کینن سنتا رہا ہوں۔ اب مجھے کچھ اور سننے کی ضرورت نہیں رہی۔"

"برطانیہ نے آئرلینڈ پر حملے کی تیاریاں کرلی ہیں فوجیں اترنے والی ہیں۔ وہ بچے کو ہر قیمت پر تلاش کریں گے۔" فل نے کہا۔

"اور انہیں روکنے والا کوئی نہیں ہے۔ ہماری فوج بے حیثیت ہے۔ اگر بچہ یہاں سے برآمد ہو گیا تو ہم جزوی آزادی سے بھی محروم ہو جائیں گے۔" ڈان بولا۔

"لائم اور اس کی کابینہ نے استعفادے دیا ہے۔" بارٹ نے اطلاع دی۔

میٹ کو چکر آگیا۔ کیسا عجیب دن تھا! بری خبروں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔

"بزدل.......... غدار۔" وہ غرایا۔

"اب کیا کیا جائے میٹ؟"

"کاش ریڈ ہیوز میرے ہتھے چڑھ جائے۔" میٹ نے دانت پیس کر کہا۔

"ریڈ ہیوز کو بیچ میں نہ لاؤ۔ وہ تمہارا وہم تھا۔"

"دیکھو.......... ایسی باتیں نہ کرو۔"

"میٹ.......... ریڈ ہیوز عظیم انسان تھا.......... محب الوطن.......... وہ تمہیں ایسا مشورہ کیسے دے سکتا تھا، جس کے نتیجے میں آئرلینڈ کی رہی سہی آزادی بھی جاتی رہتی۔"

"خدا مجھے معاف کرے۔" میٹ نے نادم ہو کر کہا۔ "اگر میں زندہ رہا اور اس جنجال سے نکل گیا تو آئندہ شراب کو ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا۔"

"اور میٹ.......... اگر آئندہ ایسے خواب دیکھو تو ہمیں مت سنانا۔" بارٹ نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کیا جائے؟" ڈان نے پھر پوچھا۔ "آئرلینڈ کا وجود داؤ پر لگا ہوا ہے.......... محض ہماری حماقت کی وجہ سے۔"

بات درست بھی تھی۔ ہزار سالہ جدوجہد کا یہ نتیجہ نکلا تھا کہ اب صرف چھ ضلع آزادی سے محروم تھے لیکن ایک لمحے کی حماقت پھر پورے آئرلینڈ کو غلامی کی زنجیروں میں گرفتار کرنے والی تھی۔ "ہم بچے کو واپس کر دیں گے۔"

"لیکن کیسے؟" فل نے پوچھا۔ بات پھر منصوبے تک پہنچی۔ اس بات پر بہرحال وہ سب متفق تھے کہ برطانوی فوجی کارروائی سے پہلے بچے کو برطانیہ پہنچا دینا چاہیے۔ سوال یہ تھا کہ کیسے.......... ایک تجویز یہ بھی تھی کہ بچے کو ڈبلن کی سڑک پر چھوڑ دیا جائے تاکہ وہ کسی برطانوی سراغرساں کے ہتھے چڑھ جائے لیکن اس بات پر بھی وہ سب متفق تھے کہ اس میں ایک قباحت ہے۔ جرم آئرلینڈ پر ثابت ہو جائے گا۔ ممکن

ہے، برطانیہ شہزادے کی بازیابی کے باوجود انتقامی کارروائی کرے۔

"انگریز قابلِ اعتماد نہیں ہیں۔" فل نے کہا۔ "ان کی عظیم الشان سلطنت رُوبہ زوال ہے۔ انہیں آئرلینڈ کو دوبارہ زیرِ نگیں لانے کے لئے صرف بہانہ درکار ہے۔ یہ بچہ ان کے لئے مثالی بہانہ ثابت ہو گا۔"

"خدا کے لئے.......... کیا اب ہم کچھ نہیں کر سکتے؟" ٹم کراہا۔

بظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا تھا کہ معاملہ ان کے ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ اسی وقت مغرب کی جانب سے سرد ہوا چلنے لگی۔ بیلی ڈون کی طرف سے آنے والی وہ ہوا اپنے دوش پر روحوں کے طنزیہ قہقہے اٹھائے ہوئے تھی.......... یا شاید ان کی سماعت انہیں فریب دے رہی تھی۔ ان کے ذہنوں میں بیک وقت ایک ہی خیال آیا۔ شیطان اپنی قومیت کے اعتبار سے انگریز تھا.......... اور ریڈ ہیوز کا بھیس اختیار کر لینا اس کے لئے کیا دشوار تھا۔ اس نے شاید جان بوجھ کر انہیں اور آئرلینڈ کو دشواری میں مبتلا کیا تھا۔

"ایک صورت ہے۔" اچانک میٹ نے کہا۔ "ہم بچے کو واپس برطانیہ چھوڑ آئیں گے۔ یوں انہیں پتہ بھی نہیں چلے گا کہ وہ کہاں سے آیا ہے۔"

وہ پُرجوش ہو گئے۔ بیلی ڈون بریگیڈ اب منجھے ہوئے اغواکنندگان کا گروہ تھا۔ وہ جانتے تھے کہ اب انہیں کیا کرنا ہے۔ ان کی خوداعتمادی بحال ہو گئی۔ وہ ہائی اسٹریٹ کی طرف چل دیئے۔ چرچ میں تاریکی تھی۔ کینن یقیناً سو گیا تھا۔ فل کو وہیں چھوڑ دیا گیا۔ اسے کینن کے بیدار ہونے کی صورت میں سیٹی بجانا تھی۔ ڈان، ٹم اور بارٹ، ہوٹل اوفیلی میں داخل ہو گئے۔ میٹ مناسب وقت کے انتظار میں باہر ٹہلتا رہا۔ اس کے کان بار کی طرف لگے ہوئے تھے۔ پہلے ڈان کی غصہ بھری آواز سنائی دی.......... پھر بارٹ چیخا.......... جیسے کوئی جھگڑا ہو رہا ہو۔ درمیان میں بار کے مالک کی منمناہٹ سنائی دیتی۔ شاید وہ ان دونوں سے باہر جا کر لڑنے کی اپیلیں کر رہا تھا۔ پھر شیشہ ٹوٹا اور ایک اسٹول اُڑتا ہوا باہر آیا۔ ساتھ ہی ٹم نے کھڑکی سے جھانک کر کہا۔ "وہ مصروف ہو گیا ہے۔ میٹ۔"

میٹ اندر داخل ہوتے ہی سیڑھیوں کی طرف لپکا۔ صرف تین جستوں میں وہ زینہ پار کر چکا تھا۔ اس نے گیسٹ روم کے دروازے پر دستک دی۔ کیٹ نے دروازہ

کھولا۔ "میٹ، تمہارے بارے میں میرے سب اندازے غلط ثابت ہو رہے ہیں۔" کیٹ نے کہا۔ "تم دو دن صبر نہیں کر سکتے۔ پھر ہماری شادی ہو جائے گی۔" وہ مسکرا رہی تھی۔

میٹ نے کیٹ کو بغور دیکھا۔ اسے پہلی بار احساس ہوا کہ اس حسین اور پُروقار عورت کی خاطر تو جان بھی قربان کی جا سکتی ہے لیکن وہ اس کے ساتھ کیا کرنے والا ہے؟ جو کچھ کرنے والا تھا' وہ نہایت۔ ضروری تھا۔ اس نے دل پر پتھر رکھ لیا لیکن وہ اپنی زبان کو اظہارِ حقیقت سے نہ روک سکا۔ "کیٹ کلاہان............ میں تم سے شدید محبت کرتا ہوں۔" اس نے کہا اور پھر دل پر جبر کر کے' تیزی سے حرکت میں آیا۔ اس کا ہاتھ گھوما............ اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ کسی محبوب ہستی پر ہاتھ اٹھانا کس قدر دشوار ہوتا ہے' یہ اس نے پہلے کبھی نہ جانا تھا۔ اس نے آنکھیں کھولیں............ کیٹ بستر پر چت پڑی تھی۔ بے ہوشی کے باوجود وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔ اسے نظر انداز کر کے میٹ نے شہزادے کے منہ میں کپڑا ٹھونسا تاکہ وہ شور مچا سکے اور نہ کاٹ سکے۔ پھر اس نے شہزادے کو کندھے پر ڈالا اور کمرے سے نکل آیا۔

☆------☆------☆

گاجروں اور رس بھریوں کے رس کی مدد سے شہزادے کے سنہرے بال' تقریباً سرخ ہو گئے۔ وہ ان کپڑوں میں تھا' جو کیٹ نے ڈبلن سے اس کے لئے خریدے تھے۔

میٹ شہزادے سمیت سہ پہر کے وقت ڈبلن پہنچا۔ کسی نے ان کی طرف توجہ نہ دی۔ دارالحکومت کا ہر شخص برطانیہ کے ممکنہ حملے کے پیشِ نظر ہیجان میں مبتلا تھا۔ وہ انگلینڈ جانے والے اسٹیمر پر سوار ہو گئے۔

سمندر پُرسکون تھا۔ میٹ اور اس کا ساتھی بچہ تمام راستے نظر آنے والے جہازوں کو دیکھتے رہے انہیں دیکھنے والا ہر شخص انہیں باپ بیٹا سمجھ رہا تھا۔ "خدا ہم پر رحم کرے۔" میٹ نے جہازوں کی طرف دیکھتے ہوئے ننھے شہزادے سے کہا۔ "یہ تمہارے باپ کے جہاز ہیں اور آئرلینڈ کو ملیا میٹ کرنے کے چکر میں ہیں۔"

اسٹیمر جنگی جہازوں کے درمیان سفر کرتا رہا۔ ان میں طیارہ بردار جہاز بھی تھے۔ کچھ طیارے فضا میں بھی تھے۔ وہ اپنی دانست میں گمشدہ شہزادے کی تلاش میں چکرا رہے تھے۔ میٹ پُرتشویش نگاہوں سے یہ تمام سرگرمیاں دیکھتا رہا۔

"پتہ ہے............ اس وقت ہر برطانوی جہاز سمندر کے اس حصے میں موجود ہے۔" میٹ نے ایک مسافر کو دوسرے مسافر سے کہتے سنا۔ اس وقت ساری دنیا میں تمہیں کہیں کوئی برطانوی جہاز نظر نہیں آئے گا۔"

"یہ لوگ کرنا کیا چاہتے ہیں؟" دوسرے مسافر نے پوچھا۔ "کیا آئرش نیوی کو ڈبو دیں گے؟"

"سوال یہ ہے کہ آئرش نیوی کا کوئی وجود بھی ہے؟"

"معلوم نہیں............ ویسے کچھ نہ کچھ تو ہو گا ہی۔"

میٹ ان کے بارے میں سوچتا رہا۔ شاید وہ امریکی تھے۔

ننھا شہزادہ جنگی جہازوں میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہا تھا۔ "یور ہائی نس' اگر انہیں پتہ چل جائے کہ اس وقت تمہاری شاہی نگاہیں ان کا جائزہ لے رہی ہیں تو ان پر کیا گزرے گی؟" میٹ نے شہزادے کے کان میں کہا۔

رات کو وہ سخت بینچوں پر سو گئے۔ صبح وہ بیدار ہوئے تو منزل پر پہنچ چکے تھے۔ میٹ کا منصوبہ سادہ سا تھا۔ وہ شہزادے کو باہر کہیں چھوڑ دے گا............ اور اسٹیمر پر واپس آ جائے گا۔ بچہ کسی کو ملے گا............ اور پولیس بیرکس پہنچا دیا جائے گا۔ وہاں کوئی نہ کوئی دیکھ لے گا کہ بچے کے بالوں کی سرخ رنگت مصنوعی ہے۔ پھر ایک ہنگامہ کھڑا ہو جائے گا۔ اخبار سرخیاں جمائیں گے............ دنیا بھر میں ٹیلی پرنٹر مشینیں کھڑکھڑائیں گی............ شہزادہ مل گیا............ شہزادہ مل گیا............ ساری دنیا میں اودھم مچ جائے گا لیکن بچہ آئرلینڈ لے جایا گیا تھا یا ٹمبکٹو............ یہ کسی کو پتہ نہیں چلے گا۔ بچہ خود تو انہیں کچھ بتا بھی نہیں سکے گا۔ وہ یہی سمجھتے رہیں گے کہ وہ شروع ہی سے انگلینڈ ہی میں تھا۔ واقعی منصوبہ بے داغ تھا۔ شہزادے کی بازیابی کے بعد برطانیہ' آئرلینڈ پر چڑھائی بھی نہیں کر سکے گا۔

دھکم پیل کے عالم میں میٹ شہزادے کو لے کر نیچے اترا اور گینگ وے کی طرف بڑھا لیکن سیڑھیوں پر قدم رکھتے ہی میٹ کو اندازہ ہو گیا کہ نیچے گودی پر کیسی کیسی بلائیں' اس کی منتظر ہیں۔ اوہ خدایا............ وہاں پولیس والے بہت بڑی تعداد میں موجود تھے۔ وہ باوردی نہیں تھے............ لیکن اپنے انداز سے صاف پہچانے جا رہے تھے۔ اب تک میٹ اتنا تجربے کار ہو چکا تھا کہ انہیں ایک نظر میں پہچان سکتا تھا۔ اس

نے شہزادے کو کھینچ لیا اور صورتِ حال پر غور کرنے لگا۔

وہ پولیس والے کوشش کر رہے تھے کہ انہیں ان کی اصل حیثیت میں پہچانا نہ جاسکے۔ ان کی عقابی نگاہیں اسٹیمر سے اترنے والوں پر مرکوز تھیں۔ میٹ نے سوچا تھا کہ گینگ وے سے اتر کر بچے کو کسی کونے کھدرے میں چھوڑ کر واپس اسٹیمر پر آجائے گا۔ بچہ کسی کو ملنے سے پہلے ہی اس کا واپسی کا سفر شروع ہو چکا ہو گا لیکن اب یہ منصوبہ تلپٹ ہو چکا تھا۔ اتنے سارے سراغرسانوں کی موجودگی میں بچہ کتنی دیر ان کی نظروں میں آنے سے رہ سکتا تھا! "میں تو انگلینڈ کی حدود میں دو قدم جانے سے پہلے ہی پکڑا جاؤں گا۔" میٹ بآوازِ بلند بڑبڑایا۔ پھر وہ شہزادے کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"کیون............ خدا کے لئے میری بات غور سے سنو۔" اس نے کہا۔ "تم ان لوگوں کے ساتھ نیچے اتر جاؤ۔ میں تمہارے ساتھ نہیں چل سکتا............ لیکن تمہیں چلنا آتا ہے۔ سمجھ گئے نا؟"

لیکن بچہ ہونقوں کی طرح اسے تکتا رہا۔ وقت بہت کم تھا میٹ نے بچے کو اترنے والے مسافروں کے درمیان دھکیل دیا۔ پھر وہ اس کی طرف دیکھے بغیر ریلنگ کی طرف چل دیا۔ ایک لمحہ وہ وہاں کھڑا اُڑتی ہوئی مرغابیوں کو دیکھتا رہا............ اور ان کی قیں قیں سنتا رہا۔ پھر کسی نے اس کی پتلون کے پائنچے کھینچے۔ میٹ نے چونک کر دیکھا وہ ننھا شہزادہ تھا۔ کمبل اسے کسی قیمت پر چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھا!

میٹ' شہزادے کو لے کر پھر گینگ وے کی طرف لپکا۔ اب اترنے والے مسافر بہت تھوڑے رہ گئے تھے۔ اس نے ایک نوجوان عورت کو منتخب کیا۔ جو اپنے انداز سے دیہاتی لگتی تھی۔ "مِس............ اس بچے کا کہنا ہے کہ اس کی ماں گودی پر اس کی منتظر ہے۔" اس نے التجائیہ لہجے میں کہا۔ "آپ ازراہِ کرم اسے اپنے ساتھ نیچے لے جائیں۔ مجھے اپنا سامان اتارنا ہے ورنہ میں خود اسے لے جاتا۔"

عورت نے بڑی بدمزگی سے بچے کو دیکھا اور بولی۔ "نیچے میرا محبوب میرا منتظر ہے۔ اس نے مجھ سے شادی کا وعدہ کیا ہے۔ میں یہ خطرہ مول نہیں لے سکتی۔ وہ اس بچے کو دیکھ کر بدک جائے گا۔ وہ مجھے کنواری لڑکی سمجھتا ہے............"

میٹ نے مایوسی سے اِدھر اُدھر دیکھا۔ سب مسافر اتر چکے تھے۔ اب وہ بری طرح گھبرا رہا تھا۔ جسم سے پسینہ پھوٹ پڑا تھا۔ وہ تیزی سے سوچ رہا تھا۔ "میں بزدل

نہیں ہوں۔ شہزادے کو واپس پہنچا سکتا ہوں............ لیکن خود بھی دھر لیا جاؤں گا۔ پھر وہ تشدد کریں گے............ اور میں زبان بند نہیں رکھ سکوں گا میں اپنے تمام ساتھیوں کے نام بتادوں گا۔ نتیجہ؟ انگریز تو ویسے ہی ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ وہ آئرلینڈ کا تیاپانچہ کردیں گے............ اور یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوگا۔"

اب جانے والے مسافر اسٹیمر پر سوار ہو رہے تھے۔ نیچے اسکاٹ لینڈ یارڈ والے دندناتے پھر رہے تھے۔ انہوں نے ایک عورت کو روک لیا تھا' جس کے ساتھ نو سال کا ایک بچہ تھا۔ وہ بچے کا معائنہ کر رہے تھے............ جیسے ان کے نزدیک وہ برطانیہ کا ولی عہد ہو۔ انہیں عمر کا فرق بھی یاد نہیں رہا تھا۔

اسی وقت اسٹیمر حرکت میں آگیا۔ میٹ نے سوچا کہ وہ بچے کو ریلنگ سے' نیچے پانی میں پھینک دے۔ سراغرساں یقیناً چھپاکے کی آواز سن کر اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ وہ اسے بچانے کے لئے پانی میں کودیں گے۔ اتنی دیر میں شہزادے کے بالوں کی اصلی رنگت سامنے آچکی ہوگی۔ شہزادے کو پانے کی سنسنی اور ہیجان میں' ممکن ہے' وہ اسٹیمر کو نظرانداز کردیں۔

"اے احمق۔ کیا کرتے ہو۔" ایک شخص دہاڑا۔ "تمہیں ڈر نہیں لگتا۔ اگر بچہ گر گیا تو؟"

میٹ سہم کر رہ گیا۔ وہ شخص اسے خشمگیں نگاہوں سے گھور رہا تھا۔ اسٹیمر آئرلینڈ کی طرف واپسی کا سفر کرتا رہا۔

☆======☆======☆

وہ دونوں اس تاریک رات میں بیلی ڈون پہنچے سب سے پہلے انہیں بریگیڈ نے دیکھا۔ ڈان' بارٹ' ٹم اور فل اس وقت سڑک پر مٹرگشت کر رہے تھے۔ انہیں نیند نہیں آرہی تھی۔ نہ اب تک میٹ واپس آیا تھا اور نہ ہی ریڈیو سے شہزادے کی بازیابی کی خبر نشر ہوئی تھی۔

پھر انہوں نے میٹ کو آتے دیکھا۔ کوئی گٹھری سی اس کے کندھوں پر لدی ہوئی تھی۔ وہ اس گٹھری کو خوب پہچانتے تھے............ کیونکہ جاتے وقت بھی وہی گٹھری میٹ کے کندھوں پر تھی۔ میٹ کی داستان سن کر وہ اور مضطرب ہو گئے۔

"قسمت ہمارے خلاف ہے۔" ڈان نے تبصرہ کیا۔

"انگریز فوج کشی کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔" فل نے کہا۔

"میں پھر چھوٹی کشتی پر کوشش کرتا ہوں۔" بارٹ نے پیش کش کی۔

"یہ ناممکن ہے۔ ہر طرف برطانوی جہاز موجود ہیں۔" اس نے کہا۔

"بزرگ روحیں ہماری مدد کے لئے کسی بھی وقت دھند بھیج سکتی ہیں۔" بارٹ نے اصرار کیا.......... لیکن وہ دوسروں کے چہروں پر مایوسی دیکھ کر ٹھٹک گیا۔

"روحوں نے دھند بھیج کر ہماری مدد کی تھی تاکہ ہم بچے کو آئرلینڈ لا سکیں۔ وہ اسے واپس پہنچانے میں ہماری مدد ہرگز نہیں کریں گی۔" فل نے کہا۔

"اور کیا پتہ.......... وہ دھند ابلیس کی کارستانی ہو۔ اس وقت وہ ہماری مشکلات پر خوش ہو رہا ہوگا۔ وہ دوسری دھند کیوں بھیجنے لگا۔" میٹ نے کہا۔

بات بے حد منطقی تھی۔ چنانچہ ان کے درمیان سناٹا چھا گیا۔

"میں اس دوران سوچتا رہا ہوں۔" میٹ نے کچھ توقف کے بعد کہا۔ "اس مسئلے کا ایک ہی حل ہے۔ ہم صرف بیلی ڈون ہی میں محفوظ ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ انگریز اس علاقے کے بارے میں پوری طرح بے خبر ہیں۔ بہتر ہو گا کہ ہم یہیں چھپے رہیں اور دعا کرتے رہیں۔ اگر انگریز حملہ آور ہوئے تو ہم خود سرحد پر جا کر شہزادے کو ان کے سپرد کر دیں گے تاکہ وہ مزید آگے نہ بڑھیں۔ اس کے علاوہ اس مسئلے کا اور کوئی حل نظر نہیں آتا۔"

وہ حل بھی خاصا مخدوش تھا.......... لیکن بریگیڈ کو اس سے اتفاق کرنا پڑا۔ اس سے بہتر حل کسی کے ذہن میں نہیں تھا۔ وہ ہائی اسٹریٹ کی طرف بڑھنے لگے۔

"اور کینن کا کیا حال ہے۔ اس نے میرے پیچھے مسیحی پہرے دار تو نہیں لگا دیئے؟" میٹ نے اچانک پوچھا۔

"یہ بات اور تعجب خیز ہے۔" فل نے جواب دیا۔ "کیٹ نے یہ بتایا ہی نہیں کہ بچہ غائب ہے۔ سب یہی سمجھ رہے ہیں کہ بچہ اوپر اس کے کمرے میں موجود ہے۔ کچھ بھی ہو' وہ ایک سمجھ دار عورت ہے۔ وہ جانتی تھی کہ اس نے گڑبڑ کی تو تمہارا خاتمہ جیل میں ہوگا۔ وہ اپنے شوہر کے لئے ایسا انجام نہیں سوچ سکتی۔ اب ہمیں صرف بچے کو واپس پہنچانا ہے۔ کیٹ کے علاوہ کسی کو پتہ نہیں چلے گا کہ بچہ غائب ہو گیا تھا۔"

"اس نے کینن کو بھی بے وقوف بنا دیا؟" میٹ کے لہجے میں استعجاب تھا۔

"ارے.......... کینن.......... وہ تو بیلی ڈون میں ہے ہی نہیں۔ خط لکھنے کے بجائے وہ خود ہی بشپ کے پاس دوڑ گیا ہے۔"

"آج واپس آنا ہے اسے۔" ٹم نے اطلاع فراہم کی۔

"واہ میٹ.......... تم بھی کتنے مناسب وقت پر واپس آئے ہو۔" ڈان نے خوش ہو کر کہا۔

☆------☆------☆

"روڈنی' تمہیں بین الاقوامی صورتِ حال کا اندازہ ہے؟" کیپٹن کی کرسی پر بیٹھے ہوئے وزیر اعظم برطانیہ نے کہا۔

انسپکٹر روڈنی اٹین شن کھڑا تھا۔ "جی ہاں جناب.......... اور میں ذاتی طور پر لشکر کشی کے حق میں نہیں ہوں۔" اس نے کہا۔ "اس طرح مجرم خوفزدہ ہو کر چھپ.........."

"چھپ جائیں گے؟" وزیر اعظم نے دانت پیس کر کہا۔ "تم تو ایسے کہہ رہے ہو' جیسے اس وقت وہ تمہاری نگاہوں کے سامنے ہیں.......... اور سنو' میں اس وقت فوج کشی کی بات نہیں کر رہا۔ میں یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ اس وقت امریکہ میں کیا ہو رہا ہے۔"

"جی؟ وہاں کیا.........."

"ہاں.......... وہ بھگوڑا لائم حکومت چھوڑ چھاڑ کے وہاں پہنچ گیا ہے۔" وزیر اعظم نے پھر دانت پیسے۔ "وہاں اس کا زبردست استقبال ہوا ہے۔"

"جی ہاں جناب۔ نیویارک میں آئرش لوگوں کی خاصی بڑی تعداد موجود ہے۔" انسپکٹر نے کہا۔

"وہاں کا سینیٹر ہے' اوفلی.......... اور اس کا باپ آئرلینڈ میں بار چلاتا تھا.......... اور پھر ہجرت کر گیا تھا.........."

"جی ہاں.......... میں جانتا ہوں جناب۔"

"اوفلی نے سینیٹ میں بڑی زوردار تقریر کی ہے۔ اس نے ہم پر الزام لگایا ہے کہ ہم آئرلینڈ پر قبضہ کرنے کے لئے بہانے تلاش کر رہے ہیں۔ اس نے سینیٹ میں ایک قرارداد بھی پاس کرالی ہے۔ اس قرارداد کی رو سے اقوامِ متحدہ سے اپیل کی گئی

ہے کہ وہ آئرلینڈ کی آزادی کی ضمانت دے۔ اس کی رُوح سے امریکہ بھی فوجی مداخلت..........."

انسپکٹر روڈنی یہ سب کچھ پہلے ہی سے جانتا تھا۔ تھکن کے مارے اس کا برا حال تھا۔ پانچ دن ہو گئے تھے اور وہ نیند کے نام پر پلک بھی نہیں جھپکا سکا تھا۔ "میں تو ویسے ہی لشکر کشی کے خلاف ہوں جناب۔" اس نے تھکے تھکے لہجے میں کہا۔ "اس معاملے سے اسکاٹ لینڈ یارڈ بخوبی نمٹ..........."

"اسکاٹ لینڈ یارڈ۔" وزیراعظم نے بڑی نفرت سے دہرایا۔ "سینیٹر اوفلی نے اسکاٹ لینڈ یارڈ کو بھی نشانہ بنایا ہے۔ اس نے مطالبہ کیا ہے کہ اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کو فوری طور پر آئرلینڈ سے واپس..........."

پہلی مرتبہ انسپکٹر روڈنی بیدار اور چوکنا نظر آیا۔ "جناب........... کیا آپ ہمیں واپسی کا حکم دیں گے؟" اس نے پوچھا۔

"ممکن ہے' مجھے ایسا کرنا پڑ جائے۔"

"میں واپس نہیں جاؤں گا جناب۔" انسپکٹر نے مضبوط لہجے میں کہا۔ "میں استعفا دے دوں گا اور ایک عام شہری کی حیثیت سے یہاں اپنا کام کرتا رہوں گا۔ وہ عورت ڈولین بھی میرا ساتھ دے گی۔ میں شہزادہ رچرڈ کو واپس لاؤں گا جناب........... ورنہ میری قبر آئرلینڈ میں بنے گی۔"

وزیراعظم اس کی استقامت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ "بہت خوب روڈنی۔" اس نے کہا۔ "مجھے تمہارے اس جذبے پر فخر ہے لیکن بین الاقوامی سطح پر ہمارے اقدامات ناپسندیدہ قرار پائے ہیں۔ اگر ہمارے پاس آئرلینڈ کے خلاف کوئی ثبوت ہوتا تو ہم ڈٹے رہتے۔ دنیا میں کوئی بھی اغوا کنندگان کا ساتھ دینے کی ہمت نہ کرتا........... لیکن روڈنی........... ہمیں ثبوت کی ضرورت ہے..........."

"میں نے پچھلی ملاقات میں ایک مشکوک عورت کا تذکرہ کیا تھا جناب........... پہلے ایک مشکوک مرد نظر آیا تھا........... اوفلی بار میں........... وہی بار' جس کے مالک کا بیٹا امریکہ کا سینیٹر ہے۔ مرد کا پیچھا کرتے ہوئے میں اس مشکوک عورت تک پہنچا تھا لیکن جناب' اب وہ عورت بھی غائب ہے۔ کسی کو بھی معلوم نہیں کہ وہ عورت کہاں گئی۔"

"انسپکٹر!"

"مجھے یقین ہے جناب کہ شہزادے کو کسی یتیم خانے میں چھپایا گیا ہے..........."

"انسپکٹر' ہمیں ثبوت درکار ہے........... کوئی ثبوت........... چھوٹا سا ثبوت........... ہے تمہارے پاس کوئی ثبوت!؟"

انسپکٹر روڈنی دم بخود کھڑا رہ گیا۔

☆======☆======☆

بیلی ڈون کی تمام آبادی چھوٹے سے چرچ میں جمع تھی۔ وہاں ایک ساتھ دو تقریبیں ہونے والی تھیں۔ میٹ اوکوئن کی شادی اور اس کے بچے کا بپتسمہ! چرچ کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ ایک ہی وقت میں اس قسم کی دو تقاریب ہو رہی تھیں۔ ڈان کے سوا بریگیڈ کے تمام اراکین آئرلینڈ کی خاطر' اپنے کیپٹن کو ایثار کا مظاہرہ کرتے دیکھنے کے لئے موجود تھے۔ ڈان کی ڈیوٹی ریڈیو پر تھی کہ کہیں برطانوی فوجیں آئرلینڈ پر حملہ نہ کردیں........... اور وہ بے خبر نہ رہ جائیں۔ کیٹ کلاہان دلہن کے لباس میں بہت خوش نظر آرہی تھی۔ وہ بڑی محبت آمیز نگاہوں سے اپنے ہونے والے شوہر کو تکے جارہی تھی' جس نے تین دن پہلے اسے زوردار گھونسہ مار کر بے ہوش کردیا تھا لیکن کیٹ کو میٹ سے کوئی شکایت نہیں تھی۔ اسے یقین تھا کہ وہ گھونسا ناگزیر رہا ہوگا۔ اس کے ساتھ برطانیہ کا شہزادہ رچرڈ تھا۔ وہ نیا سفید سوٹ پہنے ہوئے تھا۔ کیٹ نے وہ سوٹ اپنے ہاتھوں سے سیا تھا۔

"ایک بات ایسی ہے' جس کا میں نے ابھی تک تذکرہ نہیں کیا ہے۔" کینن نے کہا۔

میٹ حیران رہ گیا۔ ایسی کون سی بات ہو سکتی ہے کینن تو بشپ کے پاس سے مسلح ہو کر آیا تھا۔ "وہ کون سی بات ہے؟" اس نے تشویش آمیز لہجے میں پوچھا۔

کینن مسکرایا۔ "میٹ........... آج ہم سب یہاں اسی لئے جمع ہوئے ہیں کہ دو گمراہ بھیڑوں کو........... اور ایک میمنے کو راہِ راست پر ڈالیں۔" اس نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔ "خداوند کی مہربانی سے تم تینوں کو ازسرِ نو زندگی شروع کرنے کا موقع ملا ہے۔ بچے کے لئے تو خیر بپتسمہ' ہی کافی ہے اور کیٹ کی روح دھل جائے گی اور موروثی گناہ معاف ہو جائے گا لیکن میٹ' تمہاری روح کا کیا ہوگا تم جو اس بچے کو اس دنیا میں

لائے ہو............ تمہاری روح ویسے ہی سیاہ رہے گی۔"

میٹ نے اِدھر اُدھر دیکھا' جیسے بھاگنے کا راستہ تلاش کر رہا ہو۔ پھر ہچکچاتے ہوئے بولا۔ "میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔"

"میٹ' مجھے یقین ہے کہ تمہاری روح تاریک راتوں سے زیادہ سیاہ ہو گی لیکن اعترافِ گناہ کے بعد وہ پاک ہو سکتی ہے۔" کینن نے کہا۔ "اعتراف............ اور توبہ۔"

"میں اعتراف بھی کر چکا ہوں............ شرمندہ بھی ہوں............ اور تلافی بھی کر رہا ہوں۔" میٹ نے جلدی سے کہا۔

"اور تم آئندہ گناہ سے بچو گے بھی؟"

"اس بات کا یقین رکھو۔" میٹ نے کہا۔ "میں تو ان گناہوں سے بھی توبہ کر رہا ہوں' جو میں نے کئے ہی نہیں ہیں۔"

"تو پھر چلو۔ باضابطہ اعتراف بھی کر لو۔"

"لیکن یہاں تو بہت سارے لوگ ہیں............ اور پھر شادی بھی ہونے والی............"

"یہ سب ہوتا رہے گا۔ پہلے دولہا کی دھلائی ضروری ہے۔"

میٹ شرمسار ہو کر رہ گیا لیکن سب کے سامنے اعتراف کرنے سے بہتر تھا کہ اعتراف کے حجرے کا رخ کیا جائے۔ چنانچہ وہ حجرے کی طرف بڑھ گیا۔ حجرے میں تاریکی تھی۔ کھڑکی کے مقابل پہنچ کر میٹ گھٹنوں کے بل جھک گیا۔ پارٹیشن کے دوسری طرف سرسراہٹ کی آواز سنائی دی۔ شاید کینن آ گیا تھا۔

کچھ دیر خاموشی رہی۔ پھر کینن اپنے شکار کی خاموشی پر برافروختہ ہو گیا۔

"آخری اعتراف تم نے کتنے عرصے پہلے کیا تھا؟" اس نے بے حد خفا ہو کر پوچھا۔

"گزشتہ ایسٹر کے موقعے پر۔" میٹ نے جواب دیا۔

"ہاں............ مجھے بھی یہی یاد ہے۔"

پھر خاموشی چھا گئی۔ اس بار کینن نے بڑی جدوجہد کے بعد اپنے غصے پر قابو پایا۔

"ہاں............ اب اپنے گناہ دہرانا شروع کر دو۔" اس نے کہا۔

"یاد کرنے میں وقت لگے گا۔"

"وقت کی کمی نہیں ہے ہمارے پاس۔" کینن نے کہا............ لیکن اس کا انداز اس کے الفاظ کے برعکس تھا۔ ایک منٹ بعد وہ بے چین ہو گیا۔ "اچھا' یوں کرتے ہیں۔" اس نے کہا۔ "میں سوال کرتا ہوں اور تم ہاں یا نہیں میں جواب دیتے رہو۔ اب پہلا سوال............ کیٹ سے تمہارا غیر مذہبی تعلق کب سے ہے؟"

"غیر مذہبی تعلق!" میٹ نے دہرایا............ اور اسے پھندا لگ گیا۔ میٹ گھبرا گیا۔ اس مقدس حجرے میں جھوٹ کیسے بولا جا سکتا ہے! خدا خود اس کا ایک ایک لفظ سن رہا ہو گا۔ یہ تو بغیر کچھ کیے جہنم میں جانے کے مترادف تھا۔

"ہاں میٹ............ تمہارا اس سے تعلق تھا نا؟" کینن نے پُرامید لہجے میں پوچھا۔

"نہیں کینن............ میرا کیٹ سے کسی طرح کا تعلق کبھی نہیں رہا۔" میٹ نے جواب دیا۔ اب وہ خود کو خلاؤں میں تیرتا محسوس کرتا رہا تھا۔ اس کے پیروں تلے زمین نہیں تھی۔

لیکن کینن نے شاید اس کا جواب نہیں سنا تھا۔ "کتنی بار؟" کینن نے پوچھا۔

"کیا کتنی بار کینن؟"

"تم کیٹ سے کتنی بار ملے ہو؟"

"کیٹ سے؟"

"ہاں ہاں............ میں ملکہ الزبتھ کی بات نہیں کر رہا ہوں۔" کینن جھلا گیا۔

"کتنی بار ملے ہو کیٹ سے؟"

"ایک بار بھی نہیں ملا ہوں۔"

کھڑکی کے اس طرف سے عجیب سی آواز سنائی دی' جیسے کینن کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کرنے کے لئے جدوجہد کر رہی ہو۔ "تم جھوٹے' ملعون............ خبیث............"

"کینن............ یقین کرو۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں۔ کیٹ اور میں اچھے دوست رہے ہیں............ اور بس۔"

"ٹھہر جا مردود............ میں ابھی تیری خبر لیتا ہوں۔" کینن نے اپنا عصا فرش پر مارا۔ "تو اس حجرے میں جھوٹ بول رہا ہے۔"

"یہی تو دشواری ہے کہ میں یہاں جھوٹ نہیں بول سکتا۔ کاش تم مجھے یہاں نہ لائے ہوتے۔" میٹ نے کراہتے ہوئے کہا۔

"مجھے سب کچھ سچ سچ بتادو۔"

"میں سچ ہی تو بتا رہا ہوں۔ مجھے معلوم ہے' خدا مجھے دیکھ رہا ہے.......... میرا ایک ایک لفظ سن رہا ہے۔"

"لیکن تم نے کہا تھا کہ وہ بچہ تمہارا ہی بیٹا ہے.........." کینن کے لہجے میں بے یقینی تھی۔

"وہ.......... میں نے جھوٹ بولا تھا۔" میٹ نے بمشکل تمام کہا۔

"تو گویا وہ اس عورت کا بچہ ہے.........."

"میٹ نے بڑی مشکل سے خود کو اظہارِ حقیقت سے باز رکھا لیکن اس کے وجود میں ایک انجانی قوت مچل رہی تھی۔ اب وہ خاموش نہیں رہ سکتا۔ "یہ بھی جھوٹ ہے کینن۔ وہ کیٹ کا بچہ بھی نہیں ہے۔"

"وہ تمہارا بھی نہیں ہے.......... اور اس کا بھی نہیں ہے.......... تو پھر.........." کینن نے پھر عصا فرش پر مارا۔ میٹ نے خدا کا شکر ادا کیا کہ دونوں کے درمیان پارٹیشن حائل ہے۔

"تو وہ بچہ کہاں سے آیا تمہارے پاس؟" کینن دہاڑا۔

"وہ.......... وہ تو میں نے چرایا ہے۔" میٹ نے جواب دیا۔ "میں اسے انگلینڈ سے اٹھا کر لایا ہوں۔ تم اس کے متعلق ریڈیو پر سن چکے ہو۔ وہ شہزادہ رچرڈ.........."

☆======☆======☆

"تم کہاں غائب تھے بٹی؟" فیلڈ مارشل کو مپٹن نے پوچھا۔

"حوصلہ پیدا کرنے کی کوشش کر رہا تھا جناب۔"

"وہ کس لئے؟"

"روسیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے۔"

"روسیوں کا مقابلہ!"

"جی ہاں سر.......... روسیوں نے شہزادے کو اغوا کیا ہے۔"

"کیا بکواس ہے؟"

"یہ وزیرِاعظم کے دفتر سے جاری ہونے والا تازہ ترین نظریہ ہے جناب۔" بٹی نے جواب دیا۔ "ان کا کہنا ہے کہ حال ہی میں جس شخص نے روس میں سیاسی پناہ حاصل کی ہے' وہ شہزادے کو اغوا کر کے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔"

"یہ بکواس ہے۔ امریکہ والے آئرش لوگوں کے حق میں ہماری حکومت پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔ بزدل.......... غدار.......... دب رہے ہیں ان سے۔ اب حکومت پالیسی بدل رہی ہے۔ ظاہر ہے' ہم روسیوں سے تو لڑ نہیں سکتے۔"

"ماسکو نے تردید کی ہے جناب.........."

"وہ تو کریں گے ہی.......... ہر شخص جانتا ہے کہ شہزادہ آئرلینڈ میں ہے۔"

"ایک افواہ بھی ہے جناب سنا ہے' شہزادے کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں تھا۔ اسے چپکے سے کسی دماغی امراض کے اسپتال میں داخل کرادیا گیا ہے۔ شہزادہ ٹھیک طرح سے بول بھی نہیں پاتا.......... لہٰذا اس بات کا خدشہ بھی نہیں کہ اس کے شہزادہ ہونے کا راز فاش ہو جائے گا۔"

"یہ بڑی ذلیل حرکت ہے۔ شاہی خاندان کے افراد کے متعلق اس قسم کی افواہیں پھیلانا.........."

"جی ہاں جناب یہ سن کر تو میرا بھی خون کھول گیا تھا۔" بٹی نے جلدی سے کہا۔

"بہرحال جناب' میرا خیال ہے کہ جنگ ٹل گئی ہے۔"

"بہت برا وقت ہے۔ برطانیہ عظمیٰ کا زوال آخری حدوں کو پہنچ گیا ہے۔" فیلڈ مارشل نے گلوگیر آواز میں کہا۔

☆======☆======☆

"کینن.......... تم زندہ تو ہو' نا؟" میٹ نے پُرتشویش لہجے میں پوچھا کیونکہ کھڑکی کے دوسری جانب سناٹا تھا۔ پھر وہ کھڑکی کو تھپ تھپانے لگا لیکن کوئی جواب نہ ملا۔ میٹ جلدی سے اٹھا' باہر نکلا اور حجرے کا دوسرا دروازہ کھول کر اندر جھانکا۔ کینن اندر موجود تھا اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے نہ جانے کس چیز کو دیکھے جا رہا تھا۔ اس وقت وہ ایک بدلا ہوا آدمی تھا.......... آسیب زدہ.......... اور ایسا لگتا تھا کہ یہ تبدیلی مستقل ہے۔

"کینن.......... ہوش میں آؤ' کینن۔" میٹ نے اسے جھنجوڑ ڈالا۔

"چلو.......... میرا خیال ہے' تمہیں تازہ ہوا کی ضرورت ہے۔" میٹ نے سہارے کے لئے اپنا ہاتھ پیش کیا' جسے کینن نے قبول کرلیا۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا اٹھا.......... اور اس نے کسی بڑھے آدمی کی طرح چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے۔ چند لمحوں میں وہ واقعی بڑھا ہوچکا تھا۔ پھر اس کے لب تھرتھرائے.......... "شہزادہ رچرڈ.........."

"شش.......... کینن۔" میٹ نے اسے ڈانٹا۔ "اب میرے راز کو راز رکھنا تمہاری ذمے داری ہے۔"

پہلے تو ایسا لگا' جیسے کینن دیوانہ وار اس پر ٹوٹ پڑے گا' پھر اس کے تنے ہوئے عضلات ڈھیلے پڑ گئے۔ "تم منحوس آدمی.......... مردود۔" وہ صرف اتنا ہی کہہ سکا۔

باہر' سب لوگ ان کے منتظر تھے۔ انہیں کینن نے خود ہی مدعو کیا تھا تاکہ پہلے بشپ سے مشورہ لے سکے لیکن فوراً ہی اسے احساس ہوگیا کہ اس کے سامنے کوئی راستہ نہیں ہے۔ بشپ سے کیسے بات کی جاسکتی ہے! مقدس عہد.......... رازداری کا مقدس عہد رسوا نہ ہوجائے گا! اسے احساس ہوگیا کہ وہ بری طرح پھنس گیا ہے۔ وہ مرے مرے قدموں سے قربان گاہ کی طرف بڑھ گیا۔

خوش قسمتی سے کوئی کام اس کے لئے نیا نہیں تھا.......... اور اسے تمام دعائیں اب بھی زبانی یاد تھیں۔ اس نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے' جیسے خدا کو گواہ بنا رہا ہو۔ دو تین مرتبہ اس نے بڑی بے بسی سے نگاہیں بھی اوپر اٹھائیں۔ شاید وہ خدا سے فریاد کررہا تھا کہ ایک خبیث آدمی نے اس پر کتنا بڑا عذاب مسلط کردیا ہے۔ وہ لرزتی ہوئی آواز میں شادی کی دعائیں دہراتا رہا۔ کیٹ نے میٹ کا ہاتھ تھام لیا تھا۔ گرفت اس قدر سخت تھی' میٹ کو یقین تھا کہ اس کی کلائی پر عمر بھر کیٹ کی گرفت کا نشان ثبت رہے گا۔

ادھر مایوس دولہا خود سے باتیں کررہا تھا۔ چھپنے کے لئے دنیا کا مناسب ترین مقام بیلی ڈون تھا.......... اور بیلی ڈون میں رہنے کے لئے ایک باعزت فرد ہی نہیں' باعزت گھرانہ ہونا ضروری تھا۔ کیٹ سے شادی کرنا ضروری تھا۔ نہ کرتا تو کیٹ اسے پکڑوا بھی سکتی تھی۔ شاید خدا کی یہی مرضی ہے.......... لیکن برطانوی فوجوں کے سرحد پار کرتے ہی ہتھیار ڈال دوں گا.......... شہزادے کو ان کے سپرد کردوں گا۔

میٹ سوچ رہا تھا۔

شادی کی رسمیں پوری ہوگئی تھیں۔ اب ننھے شہزادے کی باری تھی۔ کینن کے لئے وہ لمحے اور زیادہ اذیت ناک تھے.......... لیکن وہ گریز بھی نہیں کرسکتا تھا۔ اب کینن کے ہاتھ میں سیاہ چرمی کتاب' نمک' تیل اور پانی تھا۔ وہ کسی چیز کا سہارا نہیں لے سکتا تھا.......... لیکن نہیں.......... سہارا تو موجود تھا۔ کیٹ نے بچے کو اس کے گاڈ فادر بارٹ کی گود میں دے دیا۔ پھر وہ کینن کی مدد کرنے میں اس طرح مصروف ہوگئے' جیسے اس کی زندگی ہی بچوں کی بپتسمہ دیتے ہوئے گزری ہو۔ کینن جب بھی لڑکھڑایا' کیٹ نے اسے سہارا دیا۔ بڈھا کینن جیسے تیسے اس اذیت ناک مرحلے سے گزر ہی گیا۔

دور سے بھاگتے قدموں کی آہٹیں سنائی دیں۔ چند لمحے بعد میٹ کا ہاتھ ڈان کی گرفت میں تھا۔ "انگریز سرحدیں خالی کررہے ہیں۔" اس نے میٹ کے کان میں کہا۔ "ان کا کہنا ہے کہ شہزادے کے اغوا میں روسیوں کا ہاتھ ہے۔ میٹ' اب تم چاہو تو شادی سے گریز کرسکتے ہو۔"

کینن نے لرزتی ہوئی آواز میں اختتامی دعا پڑھی۔

"بہت دیر ہوچکی ہے۔" میٹ نے کراہ کر کہا۔

اسی وقت کینن نے برطانوی شہزادے کے سر پر آئرش پانی کے چھینٹے دیئے کینن کے ہاتھ لرز رہے تھے۔ پانی کچھ زیادہ ہی گر گیا۔ اگلے ہی لمحے وہ ننھا سا سر اٹھا.......... ہاتھ حرکت میں آیا اور کینن کے لرزتے ہوئے ہاتھ میں رقص کرتا ہوا برتن دور جاگرا۔

"کیوں!" کیٹ نے بچے کو ڈانٹا۔

بچے نے بڑی زور دار آواز میں.......... بے حد واضح جواب دیا۔ "میرا نام رچرڈ ہے۔"

میٹ اوکوئن نے شاہی دانتوں کی کاٹ کا خطرہ مول لیتے ہوئے بچے کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ انداز محبت کرنے والے باپ کا سا تھا.......... لیکن درحقیقت وہ نہیں چاہتا تھا کہ بچہ مزید کچھ بولے۔

مغرب کی طرف سے تیز ہوا چلی.......... اس نے کھڑکی کو جھنجوڑ کر رکھ دیا۔

ہوا کا ایک جھونکا کمرے میں در آیا............ اور اس نے آتشدان کی راکھ کو منتشر کردیا میٹ اوکوئن کو فوراً ہی احساس ہوگیا کہ یہ کون سی ہوا ہے لیکن پھر ہوا خاموش ہوگئی۔ میٹ کے خیال میں اس ہوا کا کچھ نہ کچھ تعلق برطانیہ کے شاہ جیمز کی حالت سے تھا پھر اس نے یہ خیال ذہن سے جھٹک دیا۔ وہ برسوں پہلے اس ہوا پر اپنے یقین کو خیرباد کہہ چکا تھا۔ بلکہ وہ ہوا اب تو اسے شیطان کی ایجنٹ معلوم ہوتی تھی۔

لیکن ہوا مہربان بھی تو تھی۔ اس نے میٹ کو کیٹ کی شکل میں زندگی کا حسین ترین تحفہ دیا تھا۔ پیاری کیٹ اس کے سامنے بیٹھی تھی۔ وہ اب بھی پہلے کی طرح جوان تھی............ اب بھی کسی سدا بہار پھول کی طرح تھی۔ اس کے علاوہ کیٹ ہی تھی، جس نے میٹ کے لئے ایک مستقل چھت فراہم کی تھی۔ یہ کاٹیج کیٹ ہی نے خریدا تھا۔ میٹ کو اندازہ بھی نہیں تھا کہ کیٹ نے کتنی دولت پس انداز کر رکھی ہے۔ اس کا پرس ہمیشہ بھرا رہتا تھا۔ میٹ کو کوئی کام کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

☆======☆======☆

"بکنگھم پیلس سے کوئی اچھی خبر نہیں ملی ہے۔" ریڈیو پر اناؤنسر کی آواز گونجی۔ "شاہ جیمز کی حالت نازک ہے۔ ہزمیجسٹی بستر سے لگ گئے............"

"یہ سب کیا ہے؟" کیٹ نے پوچھا۔ وہ اس وقت کیون کے لئے سویٹر بُننے میں مصروف تھی۔

"برطانیہ کا بادشاہ موت کے دروازے پر دستک دے رہا ہے۔" میٹ نے جواب دیا۔

"اس کی عمر بھی تو بہت ہوگی۔" کیٹ نے کہا۔ سلائیاں اس کی انگلیوں میں بدستور تھرکتی رہیں۔

میٹ نے چاروں طرف دیکھا۔ وہ سب وہاں موجود تھے............ بلی ڈون بریگیڈ کے اراکین............ ڈان، جس نے اس روز کانسٹیبل کو زوردار گھونسہ مار کر لٹا دیا تھا............ ملاح بارٹ............ ٹم، جو ہمیشہ سوگوار نظر آتا تھا، جس نے اس روز کے بعد کسی کار کے اسٹیئرنگ کو ہاتھ نہیں لگایا تھا، جس روز وہ شہزادے کو اغوا کرکے فرار ہوئے تھے............ فل، جس نے ڈائنا میٹ اُڑایا تھا، اب بھی اپنی کتابوں اور شاگردوں میں گم رہتا تھا............ وہ کینن کے اسکول میں پڑھاتا تھا۔ اس

کے ساتھ ہی میٹ کو کینن کا خیال آگیا۔ کینن واحد شخص تھا، جو راز میں شریک ہونے کے باوجود وہاں موجود نہیں تھا۔ بے چارہ کینن، جو ضمیر پر دوسروں کے گناہ کا بوجھ اٹھائے پھر رہا تھا۔ اس بوجھ نے کینن کی کمر جھکا دی تھی۔ کبھی کبھی وہ زمین پر نظریں جمائے بڑبڑاتا رہتا............ اور کبھی آسمان کی طرف دیکھ کر خدا سے فریاد کرتا............ اور شیطان کو برا بھلا کہتا۔ وہ بھی اس وقت ریڈیو سن رہا ہوگا۔

"اب ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔" فل نے کہا۔

"کیسا سوال؟" کیٹ نے نظریں اٹھائے بغیر پوچھا۔

"اب برطانیہ کا بادشاہ کون ہوگا؟"

"میرا خیال ہے، بادشاہ کا فرانسیسی کزن لوئس تاج و تخت کا حق دار ہوگا۔" کیٹ نے تلخ لہجے میں کہا۔

"کیٹ............ سوچو تو............ تاج و تخت کا اصل حق دار وہ ہمارا زرد بالوں والا مرغ............" میٹ نے کہا۔

"تمہارا اشارہ شاید ہمارے بیٹے کی طرف ہے؟" کیٹ نے بے حد معصومیت سے پوچھا۔

"ہاں وہی، جس کا نام کیون اوکوئن رکھا گیا ہے............ جو سارا دن دوسروں کے گھوڑوں کی پیٹھ پر اور ساری رات شراب خانوں میں گزارتا ہے۔"

"میٹ ڈارلنگ............ اپنی جوانی کے دنوں میں تم بھی یہی کچھ کرتے رہے ہو۔" کیٹ نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں............ لیکن میں آئرش ہوں اور آئرش لوگ اس چکر سے نکل بھی آتے ہیں۔ تمہارا وہ میمنہ انگریز ہے۔"

"انگریز!" سلائیوں کی حرکت رک گئی۔ "وہ ذرا بھی انگریز نہیں ہے۔" کیٹ نے کہا۔ "اہمیت خون کی نہیں ہوتی، ماحول کی ہوتی ہے کیون کی پرورش ایک آئرش گھرانے میں ہوئی ہے............ یعنی میرے اور تمہارے درمیان............ میں نے اسے ماں کا پیار دیا ہے۔ جو اسے اپنی ملکہ ماں سے بھی نہیں مل سکتا تھا۔ اسے تو وہ آیا میسر آئی، جس کا نام ڈولین ہے۔ سوچو تو، آخر وہ اسے کیوں کاٹتا رہتا تھا۔ اس نے مجھے آج تک نہیں کاٹا۔ وہ ڈولین سے نفرت کرتا تھا۔ پھر ہم نے اسے اچھا عقیدہ دیا۔ وہ

پیتا ضرور ہے.......... لیکن یہ تو اس ملک میں عام بات ہے' گھوڑوں سے اس کی دلچسپی' اس کے آئرش ہونے کا ثبوت ہے' وہ انگریز بالکل نہیں ہے۔ اس کے کردار کی تمام خصوصیات آئرش ہیں۔ وہ تو دیکھنے میں بھی انگریز نہیں لگتا۔ میٹ' وہ میرا اور تمہارا بیٹا ہے۔ کینن کا ریکارڈ بھی یہی ثابت کرتا ہے۔"

میٹ نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔ "یہ ہمیشہ یہی کہتی ہے میں جب بھی اسے اس کے گھر پہنچانے کی تحریک اٹھاتا ہوں' یہ جواز و دلیل کا اسلحہ اٹھائے درمیان آجاتی ہے۔ ذرا سوچو تو کہاں بکنگھم پیلس اور کہاں بیلی ڈون۔ ہم نے اس بے چارے کی تقدیر پھوڑ دی۔"

"تم ہمیشہ آئرلینڈ کو مصیبت میں پھنسانے کے چکر میں لگے رہتے ہو۔" فل نے کہا۔

"تم.......... یعنی تم' اس کی طرف داری کر رہے ہو۔" میٹ کے لہجے میں حیرت تھی۔ "یہ بریگیڈ کی رکن بھی نہیں ہے۔ یہ تو باہر کی.........."

"تم بھول رہے ہو کہ بچے کو ڈبلن سے بحفاظت بیلی ڈون کون لایا تھا۔ یہ کام تمہارے بس کا بھی نہیں تھا۔" کیٹ نے نرم لہجے میں کہا۔

میٹ نے چھت پر نظریں جمادیں۔ "ٹھیک ہے۔ ہم نے بڑی بہادری دکھائی کہ برطانیہ کے ولی عہد کو اغوا کرلیا لیکن اغوا کا ایک مقصد بھی تھا.......... کم از کم ہم اس وقت یہی سمجھتے تھے۔ ہم نے اپنی دانست میں آئرلینڈ کے لئے خدمت انجام دی تھی.......... لیکن ہم احمق تھے۔ انگریز اب بھی وہیں کے وہیں ہیں۔ ان پر زوال نہیں آیا۔ ہمارے چھ اضلاع پر اب بھی ان کا قبضہ ہے۔ میں نے روحوں سے دریافت کرنا چاہا کہ ہم لڑکے کا کیا کریں' تو وہ منہ چھپا کر بیٹھ گئے۔"

"سوال یہ ہے.........." فل نے کہنا چاہا۔

"سوال یہ ہے کہ شاہ جیمز کی موت کے بعد کیا تم رچرڈ کو.......... ہاں' اس کا اصل نام یہی ہے.......... کیا تم رچرڈ کو اس کے حق سے محروم رکھو گے؟"

"کیا تم اس سے آئرش ہونے کا.......... ایک اچھا مسیحی ہونے کا اعزاز چھین لو گے؟" کیٹ نے تند لہجے میں پوچھا۔

"میں نے اپنا انتقام لے لیا ہے۔" میٹ نے سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔ "نام

کے بدلے نام.......... انگریز بادشاہوں کی نسل ختم ہوگئی۔ اب فرانسیسی ان پر حکمرانی کریں گے لیکن اس سے نہ تو برطانیہ پر زوال آیا اور نہ ہی آئرلینڈ سربلند ہوا۔ مجھے نسل چلانے کے لئے ایک اوکوئن میسر آگیا۔ یہ الگ بات کہ وہ اوکوئن نہیں ہے اور نہ کبھی بن سکے گا۔ نہ وہ آئرش ثابت ہوا.........."

اسی وقت کاٹیج کا دروازہ دھماکے سے کھلا۔ سیاہ رات کے پس منظر میں' وہ دروازے کے فریم میں کھڑا نظر آیا' جس کے متعلق وہ گفتگو کر رہے تھے۔ وہ شاید نشے میں تھا.......... یا غصے میں.......... اس کا خوبصورت چہرہ مٹی میں لتھڑا ہوا تھا۔ اس کے کپڑے بھی مٹی میں لتھڑے ہوئے تھے' آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی' اور وہ ہانپ رہا تھا۔ شاید وہ کہیں دور سے بھاگتا ہوا آیا تھا۔ وہ چند لمحے دروازے میں کھڑا رہا۔

"شاہ جیمز دوسرے بادشاہوں کے مقابلے میں زیادہ محبوب و مقبول ہیں۔" اناؤنسر کی آواز گونجی۔ "اب ان کی تباہ حالی اس جرم کی یاد دلاتی ہے' جو اٹھارہ سال پہلے کیا گیا تھا۔ ان کا اکلوتا بیٹا شہزادہ رچرڈ اغوا کرلیا گیا تھا۔ ساری دنیا میں اسے تلاش کیا گیا لیکن وہ نہ مل سکا۔ اگر وہ زندہ ہے تو آج بھی تخت کا وارث ہے۔ شاہ جیمز بہت مضبوط آدمی ہیں۔ انہوں نے اس جذباتی صدمے کو بڑی خاموشی اور وقار سے برداشت کیا اور عوام کے سامنے کبھی اس عظیم محرومی پر خود کو نڈھال ثابت نہ ہونے دیا۔ بارہ سال پہلے ملکہ بھی ایک حادثے کا شکار ہو کر چل بسیں۔ شاہ نے اس موقعے پر بھی زبردست تحمل کا مظاہرہ کیا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ لوگ ان سے دیوانہ وار محبت کرتے ہیں۔ عوام کے لئے وہ صبر و تحمل اور استحکام کی علامت بن گئے۔ شاہ نے اپنے فرائض بحسن و خوبی انجام دیئے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ان کی بیماری کی خبر پہلی بار نشر ہوئی تو بکنگھم پیلس کے سامنے لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگ گئے۔ لوگ رات بھر وہاں موجود رہے.......... وہ ہز میجسٹی کی صحت یابی کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ یہ بی بی سی لندن ہے۔" پھر موسیقی نشر ہوئی اور خدا شاہ کو سلامت رکھے' گایا جانے لگا۔

وہ سب خاموشی سے دروازے میں کھڑے ہیولے کو گھورتے رہے۔ اعلان ختم ہوتے ہی کیون جیسے ٹرانس سے باہر آگیا۔ وہ کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے ایک جھٹکے سے ریڈیو اٹھایا اور دیوار پر دے مارا۔ "خدا شاہ کو سلامت رکھے۔ یہ دعائیں کر رہے ہو تم لوگ؟" وہ دھاڑا۔ "بادشاہوں کے سلسلے کے اس بادشاہ کو دعائیں دے رہے

ہو' جنہوں نے آئرلینڈ کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رکھا۔"

میٹ بھی جذباتی ہو رہا تھا' وہ بری طرح بھڑک اٹھا۔ "اس غریب نے تو آئرلینڈ میں قدم بھی نہیں رکھا تھا.......... اور اب وہ غروب ہو رہا ہے۔"

"بہت اچھا' اسے پہلے ہی مرجانا چاہئے تھا۔"

"کیون.......... تمہیں یہ جرأت کیسے ہوئی کہ.......... اس بے چارے مرتے ہوئے آدمی کو برا بھلا کہو۔" میٹ نے کیون کو ڈانٹا۔

"بے چارہ! وہ انگریز ہے.........."

"یہ اس کی مجبوری ہے' وہ اپنی مرضی سے انگریز پیدا نہیں ہوا تھا۔"

"لیکن ہوش سنبھالنے پر تو درست اور غلط کی تمیز ہو جانی چاہئے۔ وہ اپنے انگریز ہونے پر شرمسار کیوں نہیں ہوا؟"

کیٹ نے میٹ کی طرف دیکھا۔ "اسے کیا ہو گیا' اچانک؟" اس نے میٹ سے پوچھا۔ "کیا اس کے سر پر شیطان سوار ہو گیا ہے؟"

"پاگل ہو گیا ہے۔" میٹ نے کہا۔

"اچھا! انگریز سے نفرت کرنا پاگل پن کی دلیل ہے۔" کیون نے چیخ کر کہا۔ "اس مکان میں سب انگریزوں سے محبت کرتے ہیں۔"

"ہم نے یہ تو نہیں کہا.........."

"یہی مطلب ہے اس کا۔ تم مرتے ہوئے بادشاہ کے لئے اداس ہو۔ تم سب غدار ہو۔"

"کیون۔" کیٹ اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ "کیون.......... تم اپنے باپ سے گستاخی کر رہے ہو۔"

"میں جانتا ہوں' یہ میرا باپ ہے لیکن یہ میرے لئے کوئی قابلِ فخر بات نہیں۔ یہ غدار ہے.......... اور یہاں موجود سب لوگ غدار ہیں۔ اس ملک میں بزدل غداروں کی کمی نہیں' ایک زمانہ تھا کہ اس ملک میں بہادر پیدا ہوتے تھے۔ اسی لئے یہ بڑی حد تک آزاد ہو گیا لیکن صدیوں سے چھ ضلعے انگریزوں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے سلسلے میں کسی نے کچھ کیا؟ کوئی بہادر پیدا ہوا.......... نہیں' آئرلینڈ کی عورتوں نے ان سپوتوں کو جنم دینا چھوڑ دیا۔ مجھے بتاؤ.......... کس نے کیا کیا ہے آئرلینڈ کے

لئے؟"

"آئرلینڈ میں اب بھی مجاہد موجود ہیں۔" کیٹ نے نرم لہجے میں کہا۔

"مجاہد!" کیون نے بڑی نفرت سے دہرایا۔ "میں انہیں دیکھنا چاہتا ہوں انہیں میرے سامنے لاؤ۔ وہ بیلی ڈون میں تو نہیں ہو سکتے۔ یہاں تو بی بی سی لندن سنا جاتا ہے یہاں لاولد شاہ کی موت پر افسوس کیا جاتا ہے۔ میرا باپ بھی ان غداروں میں شامل ہے۔ وہ اوکوئن جیسے عظیم نام پر ایک بدنما دھبہ.........."

کیٹ کی قوتِ برداشت جواب دے گئی۔ آخر اب وہ بھی کیٹ اوکوئن تھی۔ اس کا ہاتھ حرکت میں آیا۔ تھپڑ اتنا زوردار تھا کہ ڈان اپنے تاریخی گھونسے کو ہیچ سمجھنے پر مجبور ہو گیا۔ کیون کے رخسار پر پانچوں انگلیاں ابھر آئیں۔ وہ سکتے کی سی کیفیت میں کیٹ کو دیکھتا رہ گیا۔ پھر ہاتھ کے بعد کیٹ کی زبان بھی حرکت میں آ گئی۔ "میرے بچے' میں تمہیں یاد دلاؤں کہ تمہارا باپ بیلی ڈون بریگیڈ کا کیپٹن ہے۔ یہاں موجود ہر شخص آئی آر اے کا رکن ہے۔ تمہیں پتہ ہے' ان لوگوں نے کیا کارنامہ انجام دیا تھا.........."

میٹ بوکھلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ "بس کیٹ' چپ ہو جاؤ۔" اس نے جلدی سے کہا۔ اسے خدشہ تھا کہ کیٹ جذبات کی رو میں یقیناً راز فاش کر دے گی۔

"آئی آر اے.......... تم آئی آر اے میں شامل ہو۔" کیون نے میٹ سے کہا۔ اس کے لہجے میں تضحیک تھی۔ "پوہ.......... بیلی ڈون بریگیڈ۔" پھر وہ بری طرح ہنسنے لگا۔ "اچھا.......... خدا کی یہی مرضی ہے شاید۔" اس نے خود پر قابو پا کر کہا۔ "مجھے اسی سے کام چلانا پڑے گا۔ تو سنو بریگیڈ والو.......... ہمیں مشن پر سمندر پار چلنا ہے۔"

"سمندر پار؟" میٹ کے لہجے میں خوف در آیا۔

"پیارے پاپا.......... اس مہم کا سربراہ میں ہوں۔" کیون نے بڑے پیار سے کہا۔ "میں دلدلی علاقے سے آ رہا ہوں ریڈ ہیوز سے میری ملاقات ہوئی تھی۔ اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں جاؤں اور اپنا نام برطانیہ کی تاریخ میں لکھوں.......... کہ برطانیہ کو تسخیر کرنے کی یہی ایک صورت ہے۔"

میٹ نے اثبات میں سرہلا دیا۔

کیون کے ذہن میں اینی کا پیکر ابھر آیا۔ گہری سبز آنکھوں والی اینی جو اپنے باپ کی موت کے بعد چلا رہی تھی............ جو آج شام اسے اور اس کے دوستوں' فاگان اور سین کو ایک ایک جام ادھار پلانے پر مجبور ہو گئی تھی۔ فاگان اور سین نے اس کے سامنے کچھ اس قسم کی باتیں کی تھیں' جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ گیری کی دولت مند بیوی' کیون سے شادی کرنا چاہتی ہے............ اور اگر انہیں پینے کو کچھ نہ ملا تو کیون یقیناً اس کے ہاں چلا جائے گا جہاں ایک بوتل ہر وقت اس کے لئے مخصوص رکھی جاتی ہے۔ اینی کے کان کھڑے ہو گئے۔ اس نے کیون اور اس کے دوستوں کو روکنے کے لئے بالآخر ایک بوتل قربان کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ یہ سب کچھ سوچتے ہوئے نوجوان کیون مسکرائے بغیر نہ رہ سکا لیکن اگلے ہی لمحے اس کی مسکراہٹ دم توڑ گئی' اسے یاد آگیا کہ وہ اینی کے بار سے نکلنے کے بعد بھٹک کر دلدلی علاقے کی طرف جا نکلا تھا۔ اسے یہ بھی ہوش نہیں رہا تھا کہ وہ کدھر جا رہا ہے۔

وہ چلتا رہا تھا' حتیٰ کہ دلدلی علاقے میں پہنچ گیا............ ہر طرف گہری تاریکی تھی۔ کیون گیری کی بیوی کے گھوڑے پر دلدلی علاقے میں اکثر آتا رہتا تھا............ لیکن پیدل آنے کا تجربہ اس کے لئے نیا تھا۔ وقتاً فوقتاً اسے ٹھوکریں لگتی رہیں۔ تاہم وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھتا رہا۔ اسے وقت کا احساس بھی نہیں رہا تھا۔ پھر اچانک تیز ہوا یک لخت ساکت ہو گئی۔ کیون ٹھٹک کر رہ گیا۔ پھر ٹھوکر لگی............ اور وہ منہ کے بل گر پڑا۔

"کیون اوکوئن۔" کسی نے اسے پکارا۔ "کیا تمہاری زندگی مرد کی زندگی ہے؟ تمہیں خود پر شرم نہیں آتی؟"

کیون گھٹنوں کے بل اٹھا۔ اس نے اپنے مٹی میں لتھڑے ہوئے منہ کو صاف کیا۔ اس کی آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا۔ پھر بصارت بحال ہوئی تو اس نے دیکھا کہ اس کے سامنے ایک شخص کھڑا ہے............ لیکن وہ اکیلا نہیں تھا............ وہاں اس جیسے بہت سے تھے............ وہ فوج کی فوج تھی۔ وہ حدِ نظر تک موجود تھے۔

کیون الجھا ہوا ضرور تھا............ لیکن وہ خوفزدہ ہرگز نہیں تھا۔ اس کی نظریں سب سے آگے کھڑے ہوئے اس شخص پر جمی ہوئی تھیں' جس نے اسے مخاطب کیا تھا۔ وہ شخص تنومند اور دراز قامت تھا............ اور پرانے انداز کا لمبا کوٹ پہنے ہوئے

تھا۔ اس کی آنکھیں بے حد روشن تھیں............ اور ہاتھ تلوار کے دستے پر جما ہوا تھا۔

"تم ریڈ ہیوز اوڈونیل ہو نا؟" کیون نے بے خوف لہجے میں پوچھا۔

"ہاں' کیون اوکوئن............ اور میں تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ مناسب وقت آگیا ہے۔"

"مناسب وقت آگیا ہے؟" کیون نے حیرت سے دہرایا۔ "کس چیز کا مناسب وقت؟"

"برطانیہ کی تسخیر کے لئے مناسب وقت آگیا ہے۔"

اس ملاقات کے نتیجے میں اب کیون بیلی ڈون بریگیڈ کو سمندر پار مہم کا مژدہ سنا رہا تھا۔

☆------☆------☆

جیفری ہیرنگٹن کو برطانیہ کا وزیراعظم بنے ایک سال بھی نہیں ہوا تھا۔ وہ سفید بالوں والا فربہ اندام آدمی تھا۔ ڈاؤننگ اسٹریٹ میں اپنی کابینہ سے خطاب کرتے ہوئے اس نے گمبھیر لہجے میں کہا۔ "مجھے شاہ کے خصوصی معالج کا خفیہ پیغام ملا ہے۔ شاہ بسترِ مرگ پر دراز ہے۔"

چند لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔ بیشتر اراکین محض سرہلا کر رہ گئے۔ وہ جانتے تھے کہ اب کون سا مسئلہ زیرِ بحث آئے گا۔

"اب سوال یہ ہے کہ بادشاہت کسے ملے گی؟" وزیراعظم نے کہا۔ "اس کا جواب ایک ہی ہے.......... کزن لوئس۔"

ہوم سیکرٹری نے نفی میں سرہلایا۔ "لوگ فرانسیسی بادشاہ کو قبول نہیں کریں گے۔"

تمام اراکین نے اثبات میں سرہلائے۔ وہ اس سلسلے میں ہوم سیکرٹری سے متفق تھے۔

"اس کے علاوہ کوئی امیدوار ہے ہی نہیں۔ آئرلینڈ کی مہم بے سود ثابت ہوئی ہے۔" وزیراعظم نے کہا۔ "جنٹلمین‘ میں جانتا ہوں۔ ہم سب کے ذہن میں ایک ہی بات ہے۔ یہ ہمیں بہت اچھا موقع مل رہا ہے۔ ہم نہایت آسانی سے شہنشاہیت سے پیچھا چھڑا سکتے ہیں۔"

جواباً تمام حاضرین مسکرادیئے۔ وہ یقیناً ان سب کے دل کی آواز تھی۔

"یوں غیر ضروری اخراجات سے بھی نجات مل جائے گی۔" وزیرِ خزانہ نے تبصرہ کیا۔

"لیکن عوام کی تائید حاصل کرنا اشد ضروری ہوگا۔" وزیراعظم نے کہا۔

"یہی تو ٹیڑھی کھیر ہے۔" ہوم سیکرٹری بولا۔ "اس سلسلے میں ہم کیا کرسکتے

ہیں؟"

"ہمیں شاہ جیمز کی موت تک انتظار کرنا ہوگا۔" جیفری ہیرنگٹن نے کہا۔ "پھر ہم پارلیمنٹ میں قرارداد پیش کریں گے کہ فرانسیسی بادشاہ قابلِ قبول نہیں ہے۔ یہ ہرگز نہیں کہا جائے گا کہ شہنشاہیت بے سود ہے۔ اس کے علاوہ شہنشاہیت کے مسئلے کا مالی پہلو بھی اجاگر کیا جائے گا۔ بحث سے یہ پتہ نہ چلے کہ ہم انقلاب لارہے ہیں۔ اسی صورت میں‘ ہمیں عوامی تائید حاصل ہوسکے گی۔ یہ موقع ہمیں خدا نے فراہم کیا ہے۔"

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔" سیکرٹری وزارتِ خارجہ نے کہا۔ "جب اغوا کی واردات ہوئی تھی تو ہمارے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ ایسا نادر موقع ملنے والا ہے۔ اس وقت تو توہین کے احساس نے ہم کو برافروختہ کردیا تھا۔ مستقبل کے بارے میں کون سوچتا۔ آئی آر اے والے اپنی اس حماقت پر سرپکڑ کر روئیں گے............"

"آئی آر اے کے تذکرے پر مجھے اسکاٹ لینڈیارڈ کے انسپکٹر روڈنی کا خیال آتا ہے۔" وزیراعظم نے کہا۔ "وہ اب بھی آئرلینڈ میں ہے۔ بہت ضدی آدمی ہے لیکن اسے کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ تاہم اس مرحلے پر ہم کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتے۔ اسے واپس بلانا ہوگا۔"

☆------☆------☆

ڈبلن کے گریشم ہوٹل میں انسپکٹر روڈنی نے آہستہ سے ریسیور کو کریڈل پر رکھ دیا۔ پھر وہ باتھ روم کی طرف چل دیا۔ اس وقت اس کے ذہن میں بس ایک خیال تھا‘ وہ ریزر سے اپنی دونوں کلائیاں کاٹ ڈالے............ تاکہ اس کی رگوں سے خون رنگ زندگی ابل نکلے اور وہ خاموشی سے مرجائے۔

اس نے آئینے میں اپنے عکس پر نظر ڈالی۔ اس کے سر پر بہت تھوڑے سے بال تھے۔ پہلے تو اس کے بال سفید ہوئے تھے............ اور پھر اُڑنے لگے تھے۔ چہرے پر جھریاں نمودار ہوگئی تھیں۔ رخسار پچک گئے تھے اور کندھے جھک گئے تھے۔ اس کی شخصیت قابلِ افسوس حد تک مسخ ہوگئی تھی............ اسے خود پر ترس آنے لگا۔

"تمہیں واپس بلایا جارہا ہے۔" اس نے اپنے عکس سے کہا۔ "یہ بے عزت واپسی ہوگی۔ استعفا منظور نہیں کیا گیا۔ وہ تم سے فائنل رپورٹ طلب کررہے ہیں۔

"فائنل رپورٹ' ہونہہ! ناکامی کا اعتراف نامہ.......... تمہیں وزیر اعظم اور کابینہ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ کیا تم ان کا سامنا کر سکو گے؟"

عکس کوئی جواب نہیں دے پایا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ دستک مخصوص انداز میں ہوئی تھی.......... تین ہلکی' دو تیز اور پھر تین ہلکی دستکیں۔ یہ ان کا کوڈ تھا۔ انسپکٹر نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔ ڈولین دروازہ بند کرتے ہوئے کمرے میں چلی آئی۔

"آج بھی کچھ نہیں ہوا۔" ڈولین نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور تھکے تھکے انداز میں جوتے اتار دیئے۔

انسپکٹر ہمدردانہ نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا گزشتہ روز تک وہ اس کی رپورٹ امید وبیم کی ملی جلی کیفیت میں سنتا رہا تھا لیکن آج وہ یہی جملہ سننے کا منتظر تھا۔

"یہ بوڑھی ٹانگیں بھی اب پہلے جیسی نہیں رہیں۔" ڈولین نے آہ بھر کر کہا۔

انسپکٹر نے ڈولین کو بغور دیکھا۔ وہ بھی بہت بدل گئی تھی۔ برسوں کی بھاگ دوڑ نے اس کی ساری چربی پگھلا دی تھی۔ فورس کی واپسی کے بعد انسپکٹر نے ڈولین کو جوڈو کراٹے کی تربیت دلائی تھی تاکہ وہ فٹ رہے اور بغیر کسی مدد کے ہربرٹ پر قابو پاسکے لیکن ہربرٹ ملا ہی نہیں۔ اب ڈولین بے حد دبلی ہوگئی تھی۔ انسپکٹر سوچتا رہا کہ کیا ڈولین اب بھی تنہا ہربرٹ پر قابو پاسکتی ہے۔ ڈولین کی ٹانگوں میں تکلیف رہنے لگی تھی.......... لیکن دوسری طرف ہربرٹ بھی تو بڈھا ہوگیا۔ ڈولین کی خواہشِ انتقام اب بھی جوان تھی.......... بلکہ اور شدید ہوگئی تھی۔

"ہمیں واپس طلب کیا گیا ہے۔" انسپکٹر نے سپاٹ لہجے میں اسے بتایا۔

ڈولین نے اسے گھور کر دیکھا۔ گھورنے کا یہ انداز اب اس کی شخصیت کا حصہ بن گیا تھا۔ گزشتہ اٹھارہ برس میں اس نے لاکھوں چہروں کو اس طرح گھورا تھا۔ اس کی نگاہوں میں بلا کی تیزی پیدا ہوگئی تھی۔ "کیا رچرڈ مل گیا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں.......... لیکن شاہ جیمز مرنے والا ہے۔ میرا خیال ہے' انہیں اب شہزادے کی تلاش میں دلچسپی نہیں رہی۔" انسپکٹر نے جواب دیا۔

"شہزادہ جائے جہنم میں۔" ڈولین نے تند لہجے میں کہا۔ "میں ہربرٹ کو نہیں چھوڑوں گی۔"

"لیکن ہمیں واپس بلایا جارہا ہے۔"

ڈولین شدت سے نفی میں سرہلانے لگی۔

اچھی عورت ہے' روڈنی نے سوچا۔ اپنی غلطی کی کافی سزا بھگت چکی ہے۔ "ہم دونوں استعفا دے سکتے ہیں۔ برسوں پہلے میں نے یہی دھمکی دی تھی لیکن وہ ہمیں مفرور قرار دے کر آئرش حکومت سے ہماری واپسی کا مطالبہ بھی کرسکتے ہیں۔ اس صورت میں ہمیں روپوش ہونا پڑے گا۔ ہم یہاں ٹھہر سکتے ہیں لیکن بہت تکالیف اٹھانا پڑیں گی۔ ویسے اب ہم تکالیف کے عادی ہوچکے ہیں۔" اچانک انسپکٹر کا کھویا ہوا اعتماد لوٹ آیا۔ "ٹھیک ہے' میں دونوں استعفے تیار کرتا ہوں۔" اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" ڈولین نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔ "شب بخیر۔" وہ جوتے ہاتھ میں لے کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ راستے میں اس نے جوتوں کے گھسے ہوئے تلووں کو دیکھا اور پلٹے بغیر بولی۔ "کل نئے جوتے خریدنے پڑیں گے۔"

☆======☆======☆

تمام دن اور تمام رات وہ بحث کرتے رہے۔ اب پو پھٹنے کا وقت تھا۔ وہ سب سڑک پر کیون کے منتظر تھے.......... اور کیون کاٹیج کے دروازے پر کیٹ کے ساتھ کھڑا تھا۔

"دیکھو.......... کیٹ اس سے کیسے لپٹی جارہی ہے۔ جیسے وہ واقعی اس کا اپنا بیٹا ہو۔" ڈان نے ستائشی لہجے میں کہا۔

"اس نے اسے بیٹوں ہی کی طرح پالا ہے۔" میٹ نے کہا۔ "اسے برطانیہ کا یہ سفر قبول نہیں تھا۔"

"میں بھی اس سفر کے حق میں نہیں ہوں۔" ٹم نے جلدی سے کہا۔

"یہ سب کچھ تم پہلے بھی کہہ چکے ہو۔" میٹ کے لہجے میں بے پروائی تھی۔

"یہ تو تم سنتے ہی رہو گے۔" فل نے میٹ کو یقین دلایا۔

"وہ دلدلی علاقے میں ریڈ ہیوز سے ملا تھا۔" میٹ نے یاد دلایا۔

"ریڈ ہیوز۔" بارٹ نے دردناک لہجے میں کہا۔ "میں تو اس دن کو روتا ہوں' جب میں نے پہلی بار یہ منحوس نام سنا تھا۔"

"لڑکا بھی تمہاری طرح نشے میں تھا۔" فل نے کہا۔ "تمہاری طرح اس نے بھی

آئرلینڈ کی تاریخ گھول کر پی ہے۔ دونوں مرتبہ نتیجہ ہمیں بھگتنا پڑا۔"

"اور سوچو تو............ ریڈ ہیوز کسی انگریز سے کیوں بات کرنے لگا۔ غضب خدا کا............ وہ ایک انگریز سے کہہ رہا ہے کہ جاؤ اور برطانیہ کو تسخیر کرلو۔" ڈان نے ایک اور نکتہ اٹھایا۔

"بات سمجھ میں آنے والی' ہے ہی نہیں۔" بارٹ نے کہا۔

"اور خدا ہم پر رحم کرے۔ ہم اس دیوانگی میں اس احمق لڑکے کا ساتھ دے رہے ہیں۔" ڈان نے کہا۔

"وہ خود کو جنرل اوکوئن سمجھ رہا ہے۔" بارٹ کراہا۔ "حالانکہ اگر وہ جنرل ہے بھی تو انگریز جنرل ہے۔ شرمناک بات یہ ہے کہ بلی ڈون بریگیڈ اس کے کہنے پر عمل کررہی ہے۔"

"وہ آئرش ہے۔" میٹ نے اصرار کے ساتھ کہا۔ "حالانکہ میں نے اسے آئرش نہیں بنانا چاہا تھا لیکن یہ حقیقت ہے کہ وہ آئرلینڈ کے عشق میں سرشار ہے۔"

"میں پوچھتا ہوں' وہ برطانیہ کو فتح کیسے کرے گا؟" فل نے کہا۔ "کہتا ہے' وہاں اپنا نام لکھوں گا۔ کہاں لکھے گا' وہ اپنا نام............ کسی سلیٹ پر؟"

"یہ تو مجھے نہیں معلوم............ بلکہ وہ خود بھی لاعلم ہے۔" میٹ نے جواب دیا۔ سوالات اور بحث کا یہ سلسلہ چوبیس گھنٹوں سے چل رہا تھا اور میٹ یہی جواب دے دے کر اکتا چکا تھا۔

"وہ قبر کے کتبے پر اپنا نام لکھے گا۔" ٹم نے لرزیدہ آواز میں کہا۔ "لیکن میٹ............ ہم اپنی قبریں خود کیوں کھودیں۔"

"دیکھو............ اس لڑکے کو روکنا کسی کے بس کی بات نہیں۔" میٹ نے اپنی جھنجلاہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔ "اسے یقین ہے کہ اس نے ریڈ ہیوز سے بات کی ہے۔ اب ہم اسے ایک ہی طرح روک سکتے ہیں............ یہ بتا کر کہ وہ درحقیقت شہزادہ رچرڈ ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ بلی کے گلے میں گھنٹی کون باندھے گا؟"

سب نے دم سادھ لیا۔ اس بات کے لئے کوئی آمادہ نہیں تھا............ البتہ کیٹ کو یقین ہوتا کہ اس سلسلے میں اظہارِ حقیقت اس سفر کو ملتوی کراسکتا ہے تو وہ یہ راز کیون پر ضرور کھول دیتی لیکن اسے ایسا کوئی امکان نظر نہیں آرہا تھا' لہٰذا وہ خاموش

رہ گئی۔

"اچھا............ اگر میں اسے بتادوں تو ایسا کوئی ہے تم میں' جو نتائج کی ذمے داری قبول کرے۔" میٹ نے ایک چیلنج کیا۔

کوئی کچھ نہ بولا۔ نامعلوم نتائج کی ذمے داری کون قبول کرسکتا ہے۔ کیا پتہ' نتائج آئرلینڈ کے حق میں خراب نکلیں۔ اپنی حد تک تو خطرہ مول لیا جاسکتا ہے' لیکن مادرِ وطن!

"ریڈ ہیوز نے یقیناً کوئی اسکیم بنائی ہے۔" میٹ نے انہیں تسلی دینے کی غرض سے کہا۔

"خدا کے لئے میٹ............ ریڈ ہیوز کا نام نہ لو۔" بارٹ نے اپیل کی۔

"دیکھو نا............ عجیب اتفاق ہے............ آخر ریڈ ہیوز ایک بار مجھے اور ایک بار کیون کو کیوں نظر آیا۔ اس نے دونوں سے' نام کے متعلق گفتگو کی اور برطانیہ کی تسخیر کی بات کی۔"

"لیکن دونوں بار یہ بتانا بھول گیا کہ تسخیر کیسے عمل میں لائی جائے۔" فل نے سلگ کر کہا۔

"پچھلی بار ہمیں علم نہیں تھا کہ برطانیہ میں ہمیں کیا کرنا ہے۔" میٹ نے انہیں سمجھایا۔ "اب سیدھی سی بات ہے بزدلوں اور غداروں کی جگہ بلی ڈون میں آتشدان کے قریب ہے۔ میں بہرحال' جاؤں گا۔ اس لڑکے کو میں ہی وہاں سے لایا تھا' سو واپس بھی میں پہنچاؤں گا۔ ممکن ہے' خدا کی یہی مرضی ہو کہ برطانیہ والوں کو ان کا شہزادہ پلا پلایا اور بادشاہت کے لئے تیار مل جائے۔ ممکن ہے' خدا کی مرضی ہو کہ میں اس جرم کی پاداش میں پھانسی پاجاؤں............ آئرلینڈ کے لئے مرجاؤں لیکن تم فکر نہ کرو میں مرجاؤں گا لیکن تم لوگوں کے نام زبان پر ہرگز نہیں لاؤں گا۔ تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم میرا اور کیون کا ساتھ دو۔"

وہ سب خاموش ہوگئے۔ سرخ پھولوں کی جھاڑیوں میں بلبل چہک رہی تھی' سورج طلوع ہورہا تھا اور مشرقی افق پر گلابی لہریے نمایاں ہورہے تھے۔ تازہ ہوا نشہ بدوش تھی۔ وہ بہت خوبصورت صبح تھی............ شاید وطن کی آخری صبح!

کیون ان کی طرف بڑھا آرہا تھا۔ کیٹ ہاتھ ہلا کر اسے الوداع کہہ رہی تھی۔

اس کی آنکھوں میں شبنم آلود مرغزاروں کی سی کیفیت تھی۔ کیون اپنا سب سے اچھا سوٹ پہنے ہوئے تھا۔ سورج کی کرنیں اس کے سنہرے بالوں میں اتر کر انہیں سرخ رنگت عطا کر رہی تھیں۔ وہ اس وقت ریڈ ہیوز کا عکس معلوم ہو رہا تھا۔

"چلے آؤ لڑکو۔" اس نے ان کو مخاطب کیا' جن میں سے ہر ایک عمر میں اس کے باپ کے برابر تھا لیکن اس وقت وہ جنرل تھا اور وہ سب اس کے لئے لڑکے ہی تھے۔

"آؤ چلے آؤ' ہمیں برطانیہ پہنچنا ہے.......... انگریز بعد میں ہماری آمد پر روئیں گے۔ میں برطانیہ میں اپنا نام بڑے بڑے حروف میں لکھوں گا۔ لوگ کیون او کوئن کے نام سے کانپیں گے۔"

وہ سب بس اسٹاپ کی طرف چل دیئے..........

☆======☆======☆

جیفری ہیرنگٹن اپنے دور میں ایک بار بھی شاہ جیمز کے حضور پیش نہیں ہوا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ رواج کے مطابق وہ بادشاہ کا مشیر اول ہے لیکن اب تک عملاً ایسی نوبت نہیں آئی تھی آج بہرحال بلاوا آ گیا تھا۔ کوئی اور وقت ہوتا تو وہ اس ملاقات سے گریز کے بارے میں سوچتا.......... لیکن معاملہ ایک قریب المرگ انسان کی خواہش کا تھا۔

وہ پہنچا تو اس نے بادشاہ کو بستر پر دراز پایا۔ بظاہر بادشاہ صحت مند نظر آ رہا تھا۔ وزیراعظم تشویش میں مبتلا ہو گیا لیکن بادشاہ کے پہلے جملے نے اس کی تشویش رفع کر دی۔ "مسٹر ہیرنگٹن۔" بادشاہ نے چھوٹتے ہی کہا۔ "میں مر رہا ہوں۔"

وزیراعظم نے رسماً بھی احتجاج نہ کیا۔ "یور میجسٹی.......... مجھے یہ افسوسناک اطلاع مل چکی ہے۔"

"میں تخت نشینی کے سلسلے میں متفکر ہوں۔" بادشاہ نے کہا۔

"آپ اس سلسلے میں فکر مند نہ ہوں یور میجسٹی۔"

"نہیں.......... یہ تو میرا فرض ہے۔ یہ سلسلہ جاری رہنا چاہئے۔ تم اس کی اہمیت سمجھتے ہو۔ یہ ایک ادارہ ہے۔"

وزیراعظم دل ہی دل میں ہنس دیا۔ بادشاہ اسے ایسے سمجھا رہا تھا' جیسے وہ کوئی بچہ ہو۔ بے چارہ.......... سادہ لوح' جانتا ہی نہیں کہ جدید سیاست کس نہج پر پہنچ چکی ہے.......... یہ بھی نہیں جانتا کہ اس وقت وہ شہنشاہیت کے ایک مخالف سے ہم کلام

ہے۔

"میں ننھے رچرڈ کے بارے میں سوچتا رہا ہوں۔" بادشاہ نے کہا۔ "اس کی کوئی خبر ملی؟"

"ہم نے تلاش ترک نہیں کی ہے۔" وزیراعظم نے نہایت اطمینان سے جھوٹ بولا۔

"مجھے امید ہے کہ وہ مل گیا تو تم لوگ اسے پہچان لو گے۔" بادشاہ نے پُرامید لہجے میں کہا۔ "لیکن میں اسے نہیں پہچان سکوں گا۔ مجھے تو یہ بھی یاد نہیں کہ وہ کیسا تھا۔ اتنا یاد ہے کہ وہ بات بالکل نہیں کرتا تھا۔ خاموش طبع بچہ تھا۔ میری مصروفیت اس سے ملنے نہیں دیتی تھی۔ امید تھی کہ اسکاٹ لینڈ یارڈ والے اسے ڈھونڈ نکالیں گے۔ لیکن اب فیصلے کی گھڑی آ پہنچی ہے۔ مسٹر ہیرنگٹن' اب میں رچرڈ کی واپسی کا انتظار نہیں کر سکتا۔ کزن لوئس کو بلوا لو۔"

"لوئس؟" وزیراعظم اس غیر متوقع موڑ پر بری طرح گڑبڑا گیا۔ "لیکن یور میجسٹی.......... لوئس تو بہت دور پرے کا رشتے دار ہے۔" اس نے احتجاج کیا۔

"اس کے باوجود رچرڈ کے بعد وہ واحد امیدوار ہے۔" بادشاہ نے متاثر ہوئے بغیر کہا۔ "بہرحال مجھے یہ مسئلہ حل کر کے رخصت ہونا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری رعایا کو میری اس خواہش کا علم ہو جائے۔ میں رچرڈ کو سرکاری طور پر مُردہ قرار دینا اور لوئس کو اپنا جانشین مقرر کرنا چاہتا ہوں۔"

یہ تو معاملہ بگڑا جا رہا ہے۔ وزیراعظم نے سوچا۔ "یور میجسٹی.......... آپ کی رعایا آپ کے گھرانے کی پرستار ہے۔" اس نے احتجاج کیا۔ "وہ ایک دور کے رشتے دار کی شہزادہ رچرڈ پر فوقیت قبول نہیں کریں گے۔"

"ہیرنگٹن۔" بادشاہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ "شہزادہ رچرڈ موجود نہیں ہے.......... اور تخت ایک منٹ کے لئے بھی خالی نہیں ہونا چاہئے۔ تمہیں معلوم ہے میری موت پر کون سا نغمہ فضاؤں میں گونجے گا.......... بادشاہ مر گیا.......... خدا بادشاہ کو سلامت رکھے.......... مملکت برطانیہ بادشاہ کے بغیر ایک سانس بھی نہیں لے سکتی۔"

وزیراعظم یہ توقع کر رہا تھا کہ پُراثر تقریر بادشاہ کے لئے جان لیوا ثابت ہوگی.......... لیکن اسے مایوسی ہوئی کیونکہ بادشاہ کی حالت واضح طور پر سنبھل گئی

تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ کسی بھی لمحے بسترِ مرگ سے اٹھے گا............ اور کزن لوئس کو خود ہی فون کردے گا۔

"یور میجسٹی............ میں نے آپ کو اس لئے نہیں بتایا تھا کہ آپ کہیں زیادہ توقعات نہ وابستہ کرلیں............" وزیرِ اعظم نے پینترا بدلا۔ وہ جھوٹ بولتے ہوئے ہچکچا رہا تھا لیکن یہ بھی جانتا تھا کہ بادشاہ کو اعلان کی مہلت نہیں ملنا چاہئے۔ "حقیقت یہ ہے کہ ہم کامیابی کے قریب پہنچ گئے ہیں۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟"

"ہم ایک سراغ پانے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔" وزیرِ اعظم نے کہا۔ اس کا ذہن بہت تیزی سے کہانی گھڑنے میں مصروف تھا۔ کسی کو شہزادہ رچرڈ بنا کر پیش کردیا جائے؟ لیکن نہیں' یہ معاملہ مخدوش ثابت ہوگا۔ بلیک میلنگ کی نوبت بھی آسکتی ہے۔

"یور میجسٹی' آپ کو انسپکٹر روڈنی یاد ہے؟" بالآخر اسے ایک مہرہ مل ہی گیا۔ "وہ آئرلینڈ میں ہے۔ مجھے اس کی طرف سے ایک خفیہ رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ رپورٹ یقینی تو نہیں ہے' البتہ امید افزاء ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ کزن لوئس کی جانشینی کا اعلان عاجلانہ اقدام ہوگا۔"

"انسپکٹر روڈنی۔" بادشاہ کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ "ہاں' مجھے یاد ہے۔ وہ تاجِ برطانیہ کا وفادار قابلِ فخر ملازم ہے۔ کیا رپورٹ بھیجی ہے اس نے؟"

"رپورٹ بہت پیچیدہ ہے یور میجسٹی............"

"لیکن میں جاننا چاہتا ہوں۔"

وزیرِ اعظم کو احساس ہوا کہ اس کا جھوٹ مناسب ثابت ہوا ہے۔ یوں بھی وہ انسپکٹر روڈنی کو واپس بلانے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اب وہ اسے بادشاہ کے حکم کے حوالے سے طلب کرسکتا ہے' بشرطیکہ بادشاہ اس سے پہلے ہی نہ گزر جائے۔ روڈنی کو قائل کیا جاسکتا ہے کہ بادشاہ کے آخری لمحے آسان کرنے کے لئے حوصلہ افزا رپورٹ پیش کردے۔ انسپکٹر روڈنی خود بھی یہ بات پسند نہیں کرے گا کہ کزن لوئس بادشاہ بن جائے واہ............ کیا کام دکھایا ہے۔ وزیرِ اعظم نے' خیالوں میں' اپنی پیٹھ تھپکی۔ "جنابِ عالی............ انسپکٹر روڈنی برطانیہ کے لئے روانہ ہوچکا ہے۔ میں اسے آپ کے پاس بھیج دوں گا۔ اس کی رپورٹ آپ کی تشفی کردے گی۔"

محل سے واپس آنے کے بعد وزیرِ اعظم کو اسکاٹ لینڈ یارڈ نے مطلع کیا کہ انسپکٹر روڈنی ابھی تک وطن واپس نہیں پہنچا ہے۔ ہیرنگٹن نے خود روڈنی سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔ فون پر اس نے لہجہ نرم رکھا' کیونکہ اسے روڈنی سے کام نکالنا تھا۔ "انسپکٹر' بادشاہ نے تمہیں طلب کیا ہے۔" اس نے فون پر کہا۔ "تم تاجِ برطانیہ کی بڑی خدمت انجام دے سکتے ہو۔ بادشاہ بسترِ مرگ پر ہے۔ تم اسے یقین دلا دو کہ تم تلاش میں کامیاب............"

"جناب............ میں اب بھی اپنی کامیابی کے بارے میں پُریقین ہوں۔" انسپکٹر نے اس کی بات کاٹ دی۔

"بہت خوب۔ تب تو تمہیں جھوٹ نہیں بولنا پڑے گا۔ تم فوراً آجاؤ۔ لندن ایئر پورٹ پر میری ذاتی کار تمہاری منتظر ہوگی۔ اور وہاں............ اس عورت کو بھی ساتھ لانا............ کیا نام ہے اس کا' وہ جو شہزادے کی گورنس تھی؟"

"ڈولین۔"

"ہاں............ اسے بھی ساتھ لے آنا۔ اس کی موجودگی بادشاہ کو یقین دلادے گی کہ شہزادے کی تلاش اب بھی جاری ہے۔"

☆------☆------☆

"کیا یہاں ایسا ہی ہوتا ہے؟" کیون نے دریافت کیا۔ "دھند تو آئرلینڈ میں بھی ہوتی ہے مگر یہاں کی دھند میں مٹھاس ہے............ اور دھند میں یہ علاقہ اور حسین لگتا ہے۔"

وہ سب ایک دوسرے کے بہت قریب کھڑے تھے اس کے باوجود ایک دوسرے کو واضح طور پر نہیں دیکھ سکتے تھے۔ ہوا بھاری تھی............ اور سانس لینے میں بھی دشواری ہو رہی تھی۔ بلی ڈون بریگیڈ کے اراکین کو موسم نے الجھن میں ڈال دیا تھا۔

"اور یہ بکنگھم پیلس ہے؟" کیون نے پوچھا۔

"جنگلے کے اس پار پیلس ہے۔" میٹ نے جواب دیا لیکن جنگلا انہیں نظر ہی کہاں آرہا تھا۔ محل کی سرمئی عمارت بھی نگاہوں سے اوجھل تھی۔ میٹ اور اس کے ساتھیوں کے نزدیک یہ وہی دھند تھی جس نے اغوا کی واردات میں ان کی مدد کی تھی۔

سوال یہ تھا کہ یہ دھند اگر ریڈ ہیوز اور اس کی ساتھی روحوں کا تحفہ ہے' تو اس تحفے کا مقصد کیا ہے؟ انہیں لوگوں کی نگاہوں سے محفوظ رکھنا............ لیکن کیوں؟ کیون نے لندن پہنچتے ہی بکنگھم پیلس چلنے کا اصرار کیا تھا۔ وہ برطانیہ کو تسخیر کرنے سے پہلے محل کو اچھی طرح دیکھنا چاہتا تھا۔ شاید اسی لئے ریڈ ہیوز نے ان کے لئے دھند کا پردہ تان دیا تھا۔ دشواری یہ تھی' پردہ اتنا دبیز تھا کہ خود بریگیڈ اس میں الجھ کر رہ گئی تھی۔

"مقدس سینٹ پیٹرک۔" میٹ نے دل ہی دل میں دعا مانگی۔ "پلیز............ کیا آپ یہ دھند نہیں ہٹا سکتے تاکہ کیون محل کو اچھی طرح دیکھ لے............ اور ہماری جان چھوٹ جائے لیکن اسے منظر اتنا صاف بھی نہ دکھانا کہ اسے اپنا بچپن یاد آ جائے' جو محل میں گزرا تھا۔ ایسا ہو گیا تو ہم اسے کیا بتائیں گے' کیسے سمجھائیں گے؟"

لیکن سینٹ پیٹرک نے دھند کو پھونک مار کر صاف نہیں کیا۔ بلکہ دھند کچھ اور دبیز ہو گئی۔ "اس دھند میں تو محل نظر آنے سے رہا۔ کھسک لو یہاں سے۔" میٹ نے کہا۔

"لیکن ہم جائیں گے کس طرف؟" ٹم نے حسبِ عادت کراہتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ بھی ہو' یہاں ٹھہرنا مخدوش ہے۔" ڈان نے کہا۔ "یہاں بہت سارے انگریز جمع تھے............ بادشاہ کے متعلق جاننے کے لئے............ لیکن اب شاید یہاں کوئی بھی نہیں ہے۔"

اور ڈان کی یہ بات درست تھی۔ سب لوگ جا چکے تھے۔ اب وہاں بلی ڈون بریگیڈ کے اراکین کے سوا کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ ٹریفک کا شور بھی سناٹے میں ڈھل گیا تھا۔ ہر شخص یا تو گھر میں ہو گا یا کسی بار میں۔ ویسے بھی انگریزوں کے لئے تو وہ راستے جانے پہچانے تھے۔ بلی ڈون کے پردیسیوں کو تو ہر طرف سمندر ہی نظر آ رہا تھا۔

"ہم یہاں تفریح کرنے کے لئے نہیں آئے ہیں۔" کیون نے فیصلہ سنایا۔

"پھر کس لئے آئے ہیں؟" ڈان نے دانت پیستے ہوئے پوچھا۔

"یہ تو دھند چھٹنے پر پتہ چلے گا۔ میں محل دیکھ کر ہی کوئی فیصلہ کر سکوں گا۔" کیون نے کہا۔ "تم لوگ عجیب سپاہی ہو۔ آئرش قوم کی بدقسمتی یہی ہے کہ وہ کام کا وقت شراب خانوں میں ضائع کرنے کی عادی ہے۔ بلی ڈون بریگیڈ آئی آر اے کا حصہ ہے کہ نہیں۔"

اس کے بعد کچھ کہنے کا جواز نہیں تھا' چنانچہ وہ اُلوؤں کی طرح کھڑے رہے۔ انہیں افسوس تھا کہ ایک انگریز انہیں انگلیوں پر نچا رہا ہے۔ وہ خاموش اور نروس کھڑے رہے۔ اب وہاں سے ہٹنے کو کہنا باعثِ شرم تھا۔ میٹ' ڈولین کے بارے میں سوچتا رہا۔ وہ کہاں ہو گی؟ یہی تو وہ جگہ تھی' جہاں وہ اس سے ہربرٹ بینسن بن کر ملا تھا۔ شاید ڈولین اب بھی ڈبلن کی سڑک پر............ اس کی تلاش میں سرگرداں ہو گی لیکن درحقیقت میٹ ڈر رہا تھا۔ اسے لگتا تھا کہ کسی بھی لمحے ڈولین دھند کا پردہ ہٹا کر سامنے آ جائے گی۔

اسی وقت میٹ کی آنکھوں نے دو زرد اور مریل سی لیکن متحرک روشنیاں دیکھیں۔ جو بہت آہستہ آہستہ بڑھ رہی تھیں۔ میٹ کو یہ سمجھنے میں کچھ دیر لگی کہ وہ کسی بڑی کار کی ہیڈ لائٹس ہیں............ کار کی رفتار بہت کم تھی کیونکہ ایسے میں ڈرائیونگ............ ہنسی کھیل نہیں ہوتی۔ میٹ سحرزدہ سا کار کو دیکھتا رہا۔ اس کے ذہن میں ایک لمحے کے لئے بھی کار کے راستے سے ہٹنے کا خیال نہیں آیا اس کے نزدیک تو وہ متحرک کار زندگی کی علامت تھی' ورنہ اسے پوری دنیا مُردہ محسوس ہو رہی تھی۔

کیون نے بھی کار کو دیکھ لیا تھا۔ وہ میٹ کے کندھے کے اوپر سے جھانک رہا تھا۔ "کوئی اہم شخصیت محل کی طرف جا رہی ہے۔" کیون نے کہا۔ "یقیناً معاملہ بھی اہم ہو گا۔ ورنہ اس دھند میں تو ڈرائیور کو کار کا بونٹ بھی نظر نہیں آ سکتا۔ اس وقت پورے لندن کا ٹریفک خاموش ہے لیکن یہ کار............ ایسے میں تو ہم بم کا دھماکا کر کے نکل بھاگیں' تو بھی کسی کو پتہ نہ چلے۔"

"اور دھماکے سے کیا فائدہ ہو گا؟" میٹ نے پوچھا۔

"یہ تو مجھے نہیں معلوم۔" کیون نے جواب دیا۔ "لیکن بم' آئی آر اے کا پسندیدہ ہتھیار ہے۔ پاپا' تم نے کبھی بم پھینکا ہے؟ نہیں پھینکا ہو گا۔ تم نے باتوں کے سوا کیا ہی کیا ہے۔"

"تو کیا ہم یہاں بم پھینکنے آئے ہیں؟" میٹ نے پوچھا۔ اس کے لہجے میں خوف تھا۔

اسے نے شہزادے کو اغوا کیا تھا۔ کیا تھا نا؟ یہ میں جانتا ہوں کہ وہ کام بلی ڈون بریگیڈ کے بس کا ہرگز نہیں ہے۔ بہرحال' جس نے بھی کیا' کام حوصلے کا تھا لیکن آئرلینڈ کو اس سے بھی کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ ہمیں سوچ سمجھ کر اور کوئی بہت بڑا کام کرنا ہوگا۔"

لڑکا واقعی پاگل ہے۔ انگلستان میں اپنا نام لکھنے آیا ہے اور یہ معلوم نہیں کہ کیسے لکھے گا' میٹ نے سوچا لیکن ممکن ہے' کوئی موقع خود بخود سامنے آجائے........... جیسے اس دن اچانک ڈولین سامنے آگئی تھی........... تقریباً اسی جگہ...........

کار اب قریب آگئی تھی لیکن کار میں بیٹھے ہوئے افراد نگاہوں سے اوجھل تھے۔ پھر کسی نے کار کی کھڑکی سے جھانکا۔ میٹ کو محض ہیولیٰ سا نظر آیا۔ وہ یہ بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ جھانکنے والی کوئی عورت تھی یا مرد........... کار کی رفتار اتنی کم تھی کہ اس ہیولے کو' میٹ کو گھورنے کا موقع مل گیا........... صرف میٹ کو گھورنے کا...........

میٹ کی ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہر سی دوڑ گئی۔

پھر جہاز کے بھونپو کی طرح ایک آواز گونجی۔ "ہربرٹ بینسن!"

کیون کے سوا سب جان گئے کہ وہ کس کی آواز ہے۔ وہ اس نام کی اہمیت سے واقف تھے' البتہ کیون بے خبر تھا۔ میٹ ایک لمحے کو ساکت رہ گیا........... کار کچھ آگے بڑھی........... اور پھر رک گئی۔ "بھاگو........... بھاگو' جان بچاؤ۔" میٹ نے چلا کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اسے کیون کا خیال نہیں رہا کہ کیون یہ سب کچھ نہیں سمجھ سکتا۔ اس نے اس پر انحصار کیا کہ وہ بھی فطری طور پر سب کے ساتھ رہے گا........... وہ بھاگیں گے تو کیون بھی بھاگے گا۔ ویسے بھی وضاحت کا وقت ہی نہیں تھا۔ اس وقت تو دوڑ لگانا تھی........... اور اس کے خیال میں سب سے زیادہ خطرہ بھی اسی کو لاحق تھا۔ ہربرٹ بینسن کو' ڈولین کے پنجوں سے بچ کر بھاگنا تھا۔

وہ دھند میں اندھا دھند بھاگ کھڑا ہوا۔ قدموں کی چاپ سے اسے اندازہ ہوگیا کہ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے ہی بھاگ رہے ہیں۔ عقب سے اب بھی چیخیں سنائی دے رہی تھیں۔ "ہربرٹ بینسن! یہ ہربرٹ بینسن ہے۔ اسے پکڑو۔ یہ ہربرٹ بینسن ہے۔" پھر کسی پولیس مین کی سیٹی کی منحوس آواز گونجنے لگی۔

میٹ اوکوئن کے لئے وہ ایک ڈراؤنا خواب تھا۔ اس روز کی دھند میں' وہ کار میں تھے........... اور کشتی میں تھے........... لیکن آج کی دھند میں وہ پیدل

تھا........... اور اس کا پیچھا بھی کیا جا رہا تھا۔ اب سیٹیوں کی آوازوں میں اضافہ ہوگیا تھا۔ اب تو وہ یقین سے یہ بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس کے پیچھے آنے والے اس کے ساتھی ہی ہیں۔

وہ بھاگتا رہا۔ اسے سمتوں کا ہوش نہیں تھا۔ کون جانے وہ کسی محدود سی جگہ میں چکر لگا رہا ہو........... اور اب تک پیلس کی حدود سے نہ نکلا ہو۔ سانس پھولنے کے بعد........... ٹانگیں بے جان ہونے کے بعد گرے........... تو عین ڈولین کے قدموں پر! ان لمحوں میں میٹ کو اندازہ ہوا کہ گزشتہ اٹھارہ برس میں وہ کس چیز سے خوفزدہ تھا۔ اسے پھانسی کا ڈر نہیں تھا........... اسے قید خانے کا خوف نہیں تھا........... وہ تو بس ڈولین کے خوفناک انتقام سے ڈرتا رہا تھا۔

وہ بھاگتا رہا........... اس احساس کو جھٹک کر........... کہ اگلا قدم اسے خدا جانے کہاں لے جائے گا۔ اچھی بات یہ تھی کہ ٹریفک نہیں تھا۔ پھر پولیس والوں کی سیٹیاں کہیں پیچھے ہی رہ گئیں۔ اگر اس کے پیچھے آنے والے پولیس مین تھے تو ان کے سانس اس قدر اکھڑ چکے تھے کہ وہ سیٹیاں نہیں بجا سکتے تھے۔ وہ دعا کرتا رہا کاش وہ اس کے ساتھی ہوں۔ پھر اس کی طاقت جواب دے گئی........... اور اس نے انجام کی پروا کئے بغیر قدم روک لئے اور ایک ایک کرکے اپنے ساتھیوں کو پکارا۔ سب کی طرف سے جواب ملا۔ اس نے آخر میں کیون کو پکارا........... لیکن کوئی جواب نہ ملا۔ اس نے دوبارہ پکارا........... لیکن اب بھی جواب ندارد........... اس نے اندھوں کی طرح اپنے ساتھیوں کو ٹٹولا........... لیکن کیون ان میں موجود نہیں تھا۔

"کیون کہاں ہے؟" اس نے چیخ کر پوچھا۔

کسی کو کچھ پتہ نہیں تھا۔ دھند خاموش تھی۔ ہر طرف سناٹا تھا۔ میٹ دہشت زدہ ہوگیا۔ "کیون........... تم کہاں ہو؟" وہ خطرے کی پروا کئے بغیر پوری قوت سے چلایا۔

"شش........... کیا سب کو مروا دو گے؟" فل نے اسے ٹوکا۔

"کیون۔" میٹ پھر چلایا لیکن کوئی جواب نہ ملا۔ "میرے خدا........... وہ یقیناً پکڑا گیا ہے۔" میٹ نے کراہ کر کہا۔ "چلو........... ہمیں' اسے ڈھونڈنا ہے۔"

"کس طرف چلیں؟" بارٹ نے پوچھا۔ "یہ پتہ بھی ہے کہ آئے کس طرف سے

ہیں؟"

اس سوال کا جواب کسی کے پاس بھی نہیں تھا۔

☆------☆------☆

"قیدی کو یہاں لاؤ۔" انسپکٹر روڈنی نے چیخ کر کہا۔ اس کا سانس اکھڑ رہا تھا لیکن اس اچانک پیش رفت نے اس کا حوصلہ بڑھا دیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ بالآخر اسے 'اس کی ثابت قدمی کا صلہ مل ہی گیا۔ اسے بادشاہ کے سامنے پُرامید رپورٹ پیش کرنا تھی............ اور حالات اچانک ہی اس کے حق میں ہو گئے تھے۔ انہوں نے سنہرے بالوں والے جس لڑکے کو پکڑا تھا' وہ پُراسرار ہربرٹ بینسن کا ساتھی تھا۔

"مضبوطی سے پکڑو اسے۔ اگر نکل گیا تو اس دھند میں دوبارہ ہاتھ نہیں آئے گا۔" انسپکٹر نے چیخ کر ہدایت کی............

.... لیکن قیدی بڑے پُرسکون انداز میں چلا آ رہا تھا۔ جدوجہد کے نتیجے میں اس کے کپڑے پھٹ گئے تھے لیکن اس کی گردن اکڑی ہوئی تھی۔ انسپکٹر کو اندازہ ہو گیا کہ وہ آسانی سے زبان نہیں کھولے گا۔ تاہم ہربرٹ بینسن اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں اسکاٹ لینڈ یارڈ کو چوکنا کر دیا تھا۔ دھند چھٹتے ہی کارروائی شروع ہو جائے گی۔

دھند کا خیال آتے ہی روڈنی کو اٹھارہ سال پہلے کی وہ دھند یاد آ گئی' جس نے واردات کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ عجیب اتفاق تھا۔ ہربرٹ کی سرگرمیوں کے ساتھ دھند کی وابستگی ضروری تھی؟ آخر کیوں؟ کیا اس شخص کے پاس دھند اگلنے والی مشین موجود ہے۔ اہم سوال یہ تھا کہ اس مرتبہ وہ کس چکر میں ہے؟ وہ بکنگھم پیلس کے گرد کیوں منڈلا رہا تھا؟ انسپکٹر روڈنی چکرا کر رہ گیا۔ دھند کی مماثلت کے خیال نے اس کے جسم میں سرد لہر سی دوڑا دی۔

لیکن اس بار میں تیار ہوں۔ پہلے بے خبری کے عالم میں سب کچھ ہوا تھا۔ انسپکٹر نے مسکراتے ہوئے سوچا لیکن سب سے پہلے اسے بادشاہ سے ملاقات کرنا تھی۔ وہ لوگ ہمیشہ اس سے کوئی ثبوت مانگتے تھے۔ آج اس کے پاس ثبوت موجود تھا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ جیتے جاگتے ثبوت کو بادشاہ کے حضور لے جائے گا۔ اسے ڈولین کی یادداشت پر رشک آنے لگا۔ اس عورت نے کمال کر دکھایا تھا۔ ہربرٹ اسے مل جاتا تو

شاید وہ اسے خود ہی جھنجھوڑ ڈالتی۔ اس نے ہربرٹ کا بہت دور تک پیچھا کیا تھا۔ سب لوگ نوجوان قیدی سے بھڑے رہے تھے جبکہ وہ ہربرٹ کے پیچھے بھاگتی رہی تھی دھند نہ ہوتی تو شاید وہ اسے کبھی نہ چھوڑتی۔ بہرحال............ دھند کتنی دیر رہے گی۔ ہربرٹ بینسن بھی بالآخر پکڑا جائے گا۔

اب وہ عمارت کے اندر تھے۔ دھند سے نجات مل گئی تھی کیونکہ دھند کی حکمرانی صرف باہر تک تھی۔ اب وہ ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔

"وزیراعظم آپ کے منتظر ہیں انسپکٹر۔" محل کے منتظم نے کہا۔ "وہ رائل سوئٹ میں ہیں۔ اور یہ کون ہے؟" اس نے کیون کی طرف اشارہ کر کے پوچھا۔

"یہ قیدی ہے۔ میں اسے وزیراعظم اور ہز میجسٹی کی خدمت میں پیش کروں گا۔"

"لیکن مجھے تو ایسی کوئی ہدایت............"

"کیا باتیں کرتے ہو۔ دیکھتے نہیں' یہ آئرش ہے۔" انسپکٹر روڈنی نے سخت لہجے میں کہا۔ "مجھے ہز میجسٹی کے پاس لے چلو۔"

وہ سب منتظم کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ زینے چڑھ کر وہ ایک طویل کاریڈور میں داخل ہوئے۔ انسپکٹر اس دوران قیدی نوجوان کو بغور دیکھتا رہا۔ اس کی گردن اب بھی تنی ہوئی تھی۔ وہ خوش بدن اور خوبرو تھا۔ صاف پتہ چلتا تھا کہ اسے گینگ میں شامل ہوئے زیادہ دن نہیں ہوئے ہیں۔ یہ اندازہ بھی ہوتا تھا کہ اغوا کی واردات والے عرصے میں وہ محض بچہ رہا ہو گا۔ اس کے باوجود انسپکٹر کو یقین تھا کہ نوجوان اپنے گروہ کا اہم آدمی ہو گا۔ انسپکٹر کو احساس ہوا کہ ڈولین بھی قیدی کو بغور دیکھ رہی ہے۔ اس کی نگاہوں میں سختی تھی۔ شاید اس لئے کہ نوجوان' ہربرٹ بینسن کا ساتھی تھا۔

روڈنی محل میں پہلے بھی آ چکا تھا............ لیکن یہ کافی عرصہ پہلے کی بات تھی۔ اسے یہ یاد بھی نہیں رہا تھا کہ محل میں کس قدر طویل کاریڈور موجود ہیں۔ سفید دیواروں اور سرخ قالینوں کا یہ سلسلہ بہت دور تک چلا گیا تھا۔ وہ خاموشی سے کوئی آواز پیدا کئے بغیر چلتے رہے۔ محل پر ایک عجیب سی احترام آمیز خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ شاہ جیمز موت سے دوچار تھا۔ انسپکٹر روڈنی جانتا تھا کہ یہ تاریخی لمحہ ہے............ اور اس میں اس کا حصہ بھی ہے۔ اس وقت تاجِ برطانیہ داؤ پر لگا ہوا

تھا۔ انسپکٹر جانتا تھا کہ اسے جلد از جلد نوجوان کی زبان کھلوانا ہوگی۔ تاکہ شاہ کی موت سے پہلے سب معاملات طے پاجائیں۔ یہ بھی ممکن تھا کہ شہزادے کی بازیابی کی خبر سن کر شاہ پھر سے جی اٹھے۔

اب وہ سب رائل سوئٹ کے دروازے پر کھڑے تھے۔ منتظم ان کی آمد کی خبر لے کر اندر گیا ہوا تھا۔ روڈنی نے قیدی کی طرف دیکھا' جو پہلے کی طرح' اب پُراعتماد نظر نہیں آرہا تھا۔ شاید وہ محل سے مرعوب ہوگیا تھا۔ ڈولین پریشان نظر آرہی تھی۔ شہزادے کے اغوا کے بعد پہلی مرتبہ وہ شاہ کا سامنا کرنے والی تھی اور احساسِ جرم اسے ستا رہا تھا۔

رائل سوئٹ کا دروازہ کھلا.......... لیکن منتظم کی بجائے وزیراعظم نمودار ہوا۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ انداز ایسا تھا' جیسے وہ الیکشن میں کامیابی حاصل کرکے آرہا ہو۔ "اوہ.......... انسپکٹر روڈنی اینڈ کمپنی۔" اس نے خوشگوار لہجے میں کہا۔ "انسپکٹر روڈنی کون ہے؟"

انسپکٹر ایک قدم آگے بڑھ گیا۔ "میں ہوں جناب۔ آتے آتے قسمت ہمارے حق میں ہوگئی.........." اس نے کہا۔ "محل کے باہر آئی آر اے والے منڈلا رہے تھے۔ مس ڈولین نے ان میں سے ایک کو ہربرٹ بینسن کی حیثیت سے شناخت کرلیا۔ ہم نے اسے پکڑنے کی کوشش کی' لیکن وہ فرار ہوگیا۔ تاہم اس کا ایک ساتھی پکڑا گیا۔" انسپکٹر نے قیدی کی طرف اشارہ کیا۔

وزیراعظم کچھ پریشان نظر آنے لگا۔ تاہم اس نے قیدی کو بغور دیکھا۔ اس نے منہ سے کچھ نہیں کہا.......... لیکن وہ کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا۔

"میں اس شخص کو ہز میجسٹی کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔" انسپکٹر نے قیدی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "یہ ایک ثبوت کی حیثیت رکھتا ہے۔"

"تم نے دیر کردی انسپکٹر۔" وزیراعظم نے کہا۔ "شاہ مرچکا ہے۔"

کاریڈور پر خاموشی مسلط ہوگئی۔ ہر شخص نے سوگوارانہ انداز میں سرجھکالیا۔ شاہ کی موت ایسا ہی تاثر رکھتی ہے کہ کائنات تک ایک لمحے کے لئے سانس روک لیتی ہے۔

"انسپکٹر' اپنے قیدی کو اسکاٹ لینڈ یارڈ لے جاؤ۔" وزیراعظم نے تحکمانہ لہجے

میں کہا۔ "اور اسے اس وقت تک قید رکھو' جب تک میری طرف سے کوئی ہدایت نہ ملے۔ اس سے کسی قسم کی پوچھ گچھ بھی نہ کی جائے۔ میں اسے تمہاری تحویل میں دے رہا ہوں۔" یہ کہہ کر وزیراعظم آگے بڑھنے لگا.......... لیکن انسپکٹر اس کے سامنے آگیا۔

"میں سمجھا نہیں جناب۔" انسپکٹر نے کہا۔

"اس میں نہ سمجھنے کی کون سی بات ہے انسپکٹر۔" وزیراعظم کے لہجے میں سختی تھی۔

"پوچھ گچھ نہ کرنے کا کیا مطلب ہے جناب۔ اس سے ہم ہربرٹ کے متعلق اگلوائیں گے۔ یوں پرنس رچرڈ کی گمشدگی کا معمہ حل ہوجائے گا اور میں سمجھتا ہوں کہ شاہ کی موت کے بعد یہ مسئلہ اور اہم ہوگیا ہے۔ ہم اس میں تساہل نہیں برت سکتے۔ میں نے اسکاٹ لینڈ یارڈ کو چوکنا کردیا ہے۔ وہ ہربرٹ کے چکر میں لگ گئے ہوں گے۔ اب مسئلہ صرف اس سے پوچھ گچھ کا ہے.........."

"کیا؟ تم اسکاٹ لینڈ یارڈ کو مطلع کرچکے ہو۔" وزیراعظم نے تقریباً چیخ کر کہا۔

"جی ہاں جناب۔"

"اور تم نے کس حکم کے تحت یہ قدم اٹھایا؟"

"یہ تو لازمی اقدام تھا جناب۔ ہربرٹ بینسن کوئی معمولی آدمی نہیں۔ وہ شاہ چور ہے.......... اور ہمیں شاہ کی ضرورت ہے۔"

"ٹھیک ہے تم سے جو کہا جارہا ہے' وہ کرو۔ میں خود اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں سے بات کروں گا۔ تم قیدی کے سلسلے میں میری ہدایات کی خلاف ورزی نہ کرنا۔"

"لیکن جناب' ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ بادشاہ کی موت کے بعد ولی عہد کا جلد از جلد ملنا ضروری ہے۔"

وزیراعظم مزید پریشان ہوگیا۔ اس کے لہجے میں تندی آگئی۔ "یہ کوئی بحران نہیں ہے انسپکٹر' تخت خدا کی مرضی سے خالی ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے' بادشاہت کا خاتمہ.......... ہمیں بادشاہ کی ضرورت نہیں ہے۔"

انسپکٹر روڈنی چکرا گیا۔ وہ عمر بھر تاجِ برطانیہ کا وفادار رہا تھا.......... اور اب تاج کو غیر ضروری قرار دیا جارہا تھا۔ یعنی اس نے مستقبل کے جس بادشاہ کی بازیابی کے

لئے عمرِ عزیز کا بڑا حصہ گنوایا تھا' اس کی ملک کو ضرورت ہی نہیں تھی۔

"جناب............ اس کا مطلب ہے' آپ نہیں چاہتے کہ ہم شہزادہ رچرڈ کو تلاش کریں۔"

وزیراعظم بھی الجھن میں تھا۔ اس کا اپنا ایک خواب تھا............ اور یہ انسپکٹر اس کے خواب کے لئے مخدوش ثابت ہو سکتا تھا۔ اس کے علاوہ اتنے بہت سے لوگوں کی موجودگی میں وہ کچھ کہتے ہوئے ہچکچا رہا تھا۔ "تم نے ٹھیک سمجھا انسپکٹر۔" اس نے سرگوشی میں کہا۔ "ہمیں شہزادہ رچرڈ کی ضرورت نہیں۔ تمہیں ہدایت دی گئی تھی کہ شہزادے کی تلاش ترک کردو اور آئرلینڈ سے واپس چلے آؤ۔ تمہیں اسی ہدایت پر عمل کرنا ہے۔"

روڈنی نے وزیراعظم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔ اس نے حلف اٹھایا تھا کہ وہ ہمیشہ تاجِ برطانیہ کا دفاع کرے گا۔ "جناب' میں یہ حکم نہیں مان سکتا۔" اس نے کہا۔

وزیراعظم غصے میں چیف آف پولیس کی طرف مڑا۔ "تم اس شخص کو فوراً گرفتار کرلو۔" اس نے چیخ کر کہا۔

ماحول میں کشیدگی اور الجھن پیدا ہوگئی۔ پولیس والوں نے بے یقینی کی اس کیفیت میں آئرش قیدی کو چھوڑ دیا اور انسپکٹر روڈنی کی طرف بڑھ گئے اسی لمحے' آئرش قیدی پلٹا اور بھاگ کھڑا ہوا۔ ساتھ ہی ڈولین کی چیخ سنائی دی............ وہ بہت زور دار چیخ تھی اور ہر شخص کے حواسوں پر اثرانداز ہوئی تھی۔ صرف یہی نہیں' ڈولین حرکت میں بھی آئی تھی۔ یہ اس کی تربیت کی آزمائش کا وقت تھا۔ آئرلینڈ میں سہی گئی سختیوں کا انعام داؤ پر لگا ہوا تھا۔ وہ تیزی سے قیدی کے پیچھے لپکی۔ قیدی نوجوان تھا لیکن ڈولین سے زیادہ فِٹ نہیں تھا۔ ڈولین جو اٹھارہ سال ڈبلن کی سڑکوں پر پیدل چلتی رہی تھی۔ جس نے اٹھارہ سال میں اتنا پیدل سفر کیا تھا کہ وہ ساری دنیا کے گرد پانچ مرتبہ چکر لگانے کے برابر تھا۔ ڈولین نے بیس قدم آگے جانے سے پہلے ہی قیدی کو پکڑ لیا۔ وہ دونوں سرخ قالین پر لڑھکنیاں کھاتے رہے۔ اب بھی ڈولین ہی حاوی نظر آرہی تھی۔ پھر ایک زور دار نسوانی چیخ سنائی دی............ اور پھر الفاظ............ "اس نے مجھے کاٹا ہے۔" ڈولین چلائی۔

انسپکٹر فوری طور پر ان الفاظ کی اہمیت نہ سمجھ سکا وہ دوسرے پولیس والوں کی طرح ساکت و صامت کھڑا رہا' جیسے پتھر کا مجسمہ ہو۔ ڈولین اپنا زخمی ہاتھ تھامے کاٹنے والے کو بغور دیکھے جارہی تھی۔ آئرش نوجوان دہشت زدہ سا' ڈولین کو دیکھے جارہا تھا۔ پھر وہ قالین پر سے اٹھا............ اور آہستہ آہستہ دیوار سے جالگا۔ اس کی نظریں ایک لمحے کے لئے بھی ڈولین پر سے نہیں ہٹی تھیں۔ پھر ڈولین بھی اٹھی............ لیکن پوری طرح نہیں............ اس کے گھٹنے اب بھی قالین پر تھے۔ گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے اس نے وہ الفاظ کہے' جنہوں نے ہر شخص کو دہلا دیا۔ "یور میجسٹی۔" ڈولین نے کہا۔ اس کے لہجے میں احترام تھا۔ پھر کچھ توقف کے بعد اس نے وضاحت کی۔ "شہزادے............ میں تمہارا چہرہ تو نہیں پہچان سکی لیکن شاہی دانتوں کی کاٹ تو میں کبھی نہیں بھول سکی ہوں۔"

☆------☆------☆

دھند چھٹ گئی تھی۔ لندن کی فضا پر موسم گرما کا جھٹ پٹا اتر آیا تھا۔ ستاروں کی چھب بتا رہی تھی کہ وہ ایک حسین رات ہوگی لیکن ۱۰ ڈاؤننگ اسٹریٹ میں موجود لوگوں کو اس کا احساس نہیں تھا۔ وہ تو پریشان تھے۔

وزیراعظم نے غیر متوقع صورتِ حال سے آگاہ کرنے کے لئے کابینہ کا اجلاس طلب کرلیا تھا۔ وہ سب خاموشی سے' وہ عجیب و غریب تفصیل سن رہے تھے۔ ان کے چہروں پر استعجاب کا تاثر تھا۔ وزیراعظم انہیں بکنگھم پیلس میں پیش آنے والے واقعات سے آگاہ کررہا تھا۔

"کیا یہ شناخت یقینی ہے؟ کیا اس کی کوئی اہمیت ہے؟" ایک رکن نے پوچھا۔

"فنگر پرنٹس کے معائنے سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے۔" وزیراعظم نے کہا۔ "وہ شہزادہ............ بلکہ شاہ رچرڈ ہے لیکن شاید آئرلینڈ میں وہ کسی اور نام سے پکارا جاتا تھا۔"

"آئرلینڈ میں............ تو کیا وہ اتنا عرصہ آئرلینڈ میں رہا ہے؟"

"میرا اندازہ یہی ہے بہرحال وہ موقع پا کر بھاگ نکلا تھا لیکن اس گورنس نے اسے پکڑ لیا۔ نوجوان نے سوچا ہوگا آسانی سے جان چھڑا لے گا............ لیکن گورنس جوڈو کراٹے جانتی ہے۔ سو بے بسی کے عالم میں شہزادے نے اسے کاٹ کھایا۔ شاید وہ

بچپن میں بھی بکثرت کاٹتا رہا ہو گا۔ بس پھر کیا تھا.......... گورنس اسے فوراً پہچان گئی۔"

وزیر اعظم کی پارٹی اٹھارہ سال پہلے برسر اقتدار آئی تھی.......... اور اس طرح کہ شہزادے کے اغوا کے اسکینڈل نے مخالف پارٹی کو حکومت سے باہر کر دیا تھا۔ اب وزیر اعظم کو یہ فکر تھی کہ کہیں اس اسکینڈل کی دوسری قسط اس کی پارٹی کی چھٹی نہ کر دے۔ "اس انسپکٹر کے ساتھ میری بات بگڑ گئی تھی۔" وزیر اعظم نے اعتراف کیا۔

"میں نے اس سے کہا کہ ہمیں شہزادہ رچرڈ کی ضرورت نہیں۔ آپ لوگ جانتے ہیں کہ یہ اسکاٹ لینڈ یارڈ والے اپنے حلف کے حوالے سے خود کو شاہی خاندان کا ملازم سمجھتے ہیں اور انہی کے وفادار رہتے ہیں۔ سو میری بات سن کر انسپکٹر بھونچکا رہ گیا۔ ظاہر ہے، وہ ایسا شخص ہے، جس نے شہزادے کی بازیابی کے لئے آئرلینڈ میں اٹھارہ سال گزارے ہیں۔"

کابینہ کے تمام اراکین اب الزام دینے والی نظروں سے وزیر اعظم کو دیکھ رہے تھے۔ "یہ آپ نے برا کیا کہ قبل از وقت اپنے خیالات کا اظہار کر دیا۔" وزیر خزانہ نے کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ محل کا اسٹاف اور اسکاٹ لینڈ یارڈ والے.......... کبھی ہمارا ساتھ نہیں دیں گے۔" وزیر اعظم نے کہا۔ "البتہ ایک بات ہمارے حق میں جاتی ہے۔ جیسے عوام فرانسیسی بادشاہ کو قبول نہیں کریں گے، ویسے ہی اس آئرش بادشاہ کو بھی مسترد کر سکتے ہیں۔"

"فنگر پرنٹس کہیں اور چیک کرائے جائیں۔" ہوم سیکرٹری نے تجویز پیش کی۔

"اس سلسلے میں اسکاٹ لینڈ یارڈ کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔" وزیر اعظم نے جواب دیا۔

"اب شہزادے کو غائب بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اتنے بہت سے لوگ اسے دیکھ چکے ہیں۔" یہ سیکرٹری وزارت خارجہ تھا۔

"ہاں.......... یہ بھی ناممکن ہے۔"

"تو پھر کیا کیا جائے۔ اسے شہزادہ رچرڈ تسلیم کر لیں؟"

"نہیں۔ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے۔" وزیر اعظم نے تند لہجے میں کہا۔ "ہمیں

بادشاہ کی ضرورت نہیں ہے اور وہ جنگلی دہقان کیا بادشاہ بنے گا۔ ہاں.......... یہ ایک نکتہ ہے۔ کل ہم پارلیمنٹ میں اس پر بحث کریں گے۔ مسئلہ اس کی اہلیت کا ہے۔ اسے تو شاہی آداب سے بھی واقفیت نہیں۔ وہ دہقان ہے.......... سڑکوں پر گھومنے والا آوارہ گرد.......... ہم اسے عوام کے سامنے پیش کر دیں۔ عوام یقیناً اسے مسترد کر دیں گے۔ ایک تو وہ آئرش ہے.......... اور پھر گنوار۔"

☆------☆------☆

کیون او کوئن ان بدنصیبوں میں شامل ہو گیا تھا جن پر زبردستی عظمت تھوپ دی گئی ہو۔ دوسری طرف انسپکٹر روڈنی کا بھی یہی حال تھا۔ روڈنی صورتِ حال کا جائزہ لے رہا تھا۔ اب وہ پھر انچارج تھا۔ وہ احساسِ فتح سے سرشار تھا۔ آئرلینڈ میں گزرے ہوئے کٹھن وقت کا ہر تاثر دھل گیا تھا۔ یہ فتح قسمت نے خود اس کی جھولی میں ڈال دی تھی۔ اب اسے اس فتح کو مستحکم بنانا تھا۔ وزیر اعظم کی نیت اس پر عیاں ہو گئی تھی کہ وہ اس ادارے کو تباہ کرنے کے درپے ہے۔ روڈنی کو اندازہ تھا کہ شہزادے کی بازیابی سے وزیر اعظم کے حوصلے پست نہیں ہوئے ہیں، وزیر اعظم کا انداز اس بات کا ثبوت تھا۔ اس نے نئے بادشاہ کے سامنے تعظیم پیش نہیں کی تھی۔ وہ صرف فنگر پرنٹس کی تصدیق ہونے تک محل میں رکا تھا۔ روڈنی جانتا تھا کہ اس وقت ۱۰ ڈاؤننگ اسٹریٹ میں کابینہ کا ہنگامی اجلاس ہو رہا ہے۔ یعنی بادشاہ سے نجات پانے کی خواہش تنہا وزیر اعظم کی نہیں تھی.......... اس میں اور لوگ بھی شریک تھے۔ وہ سب بادشاہ کی موت کے منتظر تھے.......... لیکن اب ایک گڑبڑ ہو گئی تھی اور ان کا مشن آسان نہیں رہا تھا۔

دوسری طرف روڈنی خود بھی معاملے سے دستبردار ہونے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔ اس نے شہزادے کی تلاش میں اپنی زندگی کے اٹھارہ سال گنوا دیئے تھے۔ وہ شہزادے کی تخت و تاج سے محرومی کیسے گوارا کرتا!

اس کا ذہن بہت تیزی سے کام کر رہا تھا۔ وزیر اعظم کے علاوہ شہزادے کے دشمن کون ہیں.......... اور اس کی موجودگی کا علم ہونے کے بعد محل میں اس کے حامی کتنے ہوں گے۔ یہ بات یقینی تھی کہ محل کے ملازمین شہنشاہیت کے حق میں ہوں گے۔ یہی حال محافظوں کی بریگیڈ کا ہو گا۔ وہ ہر حال میں رچرڈ کی محافظت کریں گے۔

نوبت چاہے سول وار کی آجائے' لیکن برطانیہ' بادشاہ سے محروم نہیں ہوگا۔ سو' اس وقت بنیادی مسئلہ شہزادے کی حفاظت کا تھا............ اور روڈنی کی پشت پر اسکاٹ لینڈ یارڈ جیسی قوت موجود تھی۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے لئے یہ وقار کا مسئلہ تھا۔ اغوا کی واردات کے بعد یہ ادارہ اپنی ساکھ کھو بیٹھا تھا۔ اب مجرم پہلے کی طرح اسکاٹ لینڈیارڈ سے خوفزدہ نہیں تھے۔ ادارہ ساکھ کھو بیٹھا تھا۔ اس کے لئے تو نئے کارکنوں کی بھرتی بھی مسئلہ بن کر رہ گئی تھی۔ اس کے باوجود حکومت کی طرح یارڈ نے اغوا کے کیس کو لاینحل قرار دے کر ریکارڈ کی نذر نہیں کیا تھا۔ اب' جبکہ رچرڈ واپس آگیا تھا' یارڈ کو اپنی ساکھ کو بحال کرنے کا موقع مل گیا تھا۔ یارڈ کو ہر صورتِ میں شہزادے کی حفاظت کرنا تھی۔

محل میں ہنگامہ برپا تھا۔ ملازمین اپنے نئے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے رائل سوئٹ کے گرد منڈلا رہے تھے۔ نہ شاہ جیمز کی موت کی خبر راز رہی تھی اور نہ ہی شہزادے کی آمد کی خوشخبری............ بلکہ یہ خبر یقیناً اب تک محل کی چار دیواری سے باہر نکل چکی ہوگی۔ اب پہلا کام رچرڈ کو عوام کے لئے قابلِ قبول بنانا تھا۔ اس سلسلے میں کام شروع ہوچکا تھا شاہی درزی' شاہی خدمت گار اور شاہی حجام حرکت میں آچکے تھے۔ روڈنی نے انہیں جامع ہدایات دیں کہ وہ شہزادے کو آدمی کی جون میں لے آئیں کیونکہ صبح سویرے شہزادے کو بالکونی سے عوام کو دیدار کرانا ہوگا۔ یہ سب کچھ اپنی جگہ لیکن اصل مسئلہ خود رچرڈ تھا۔ کہیں وہ بھاگ ہی نہ لے۔ روڈنی نے اسکاٹ لینڈ یارڈ سے رابطہ قائم کررکھا تھا' محل کے دفاع کی حکمت عملی ترتیب دی تھی............ اور دیگر مسائل پر بھی غور کرتا رہا تھا............ لیکن اس نے رچرڈ کو ایک لمحے کے لئے بھی اپنی نگاہ سے اوجھل نہیں ہونے دیا تھا۔ آخر اس نے اٹھارہ سال اسے ڈھونڈنے میں صرف کئے تھے' وہی تو اس کی زندگی کا سرمایہ تھا۔

روڈنی نے غور سے شہزادے کو دیکھا۔ حالت درست ہونے پر وہ واقعی شہزادہ ہی نظر آئے گا۔ وہ آئی آر اے کا سڑک چھاپ لفنگا کہیں سے نہیں لگے گا' جو کہ آئی آر اے والوں کی خواہش تھی۔ آئی آر اے کے متعلق سوچتے ہی انسپکٹر کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔ یہ لڑکا اتنے دنوں تک کہاں رہا ہے............ کن لوگوں کے ساتھ رہا ہے؟ اس کے خیالات کس قسم کے ہوں گے؟ انسپکٹر لرز کر رہ گیا۔ وہ تو

صرف وزیراعظم کو شکست دینے کی منصوبہ بندی کررہا تھا۔ اس پہلو پر تو اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ رچرڈ اس سے لاعلم ہے کہ وہ شہزادہ ہے۔ لوگ اسے یور میجسٹی کہہ کر پکارتے تھے تو وہ بالکل ہونق بن جاتا تھا۔ وہ تو بالکل دہقان تھا۔ بے چارہ............ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ تخت و تاج تو ان کے لئے بھی بوجھ ہوتے ہیں جو جانتے ہیں کہ انہیں یہ ذمے داری سنبھالنی ہے۔ اسے تو اچانک ہی پتہ چلا تھا۔ وہ بے چارہ تو آئرش لوگوں کے درمیان پروان چڑھا تھا' جو ہر اعتبار سے پس ماندہ ہیں۔ اس اعتبار سے اس کا حوصلہ قابلِ تعریف تھا۔

"یور میجسٹی۔" روڈنی نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ وہ شیو اور غسل کرچکا تھا اور اس وقت محافظوں کی وردی میں تھا۔ روڈنی نے یہ دیکھتے ہوئے کہ اس کا جسم شاندار ہے' درزی کو فوجی وردی تیار کرنے کا حکم دیا تھا۔ "یور میجسٹی۔" اس نے لڑکے کو دوبارہ مخاطب کیا۔

لڑکے نے پلٹ کر اسے خالی خالی نگاہوں سے دیکھا............ بالآخر اس نے جواب دیا۔ روڈنی کے لئے یہ ایک تجربہ تھا۔ اس نے اب تک شہزادے کی آواز نہیں سنی تھی۔ اسے بتایا گیا تھا کہ شہزادہ بہت کم گو ہے۔ "تم سب پاگل ہو۔" شہزادے نے کہا۔

"نہیں یور میجسٹی۔" روڈنی نے بڑے تحمل سے کہا۔ "آپ پرنس رچرڈ ہیں۔ آپ کو اٹھارہ سال پہلے اغوا کرلیا گیا تھا۔ آپ کے والد شاہ جیمز کا آج ہی انتقال ہوا ہے۔ ابھی آپ کو ان کا آخری دیدار بھی کرنا ہے۔"

"میں کیون اوکوئن ہوں۔"

کیون اوکوئن! کیسا وحشیانہ نام ہے............ خالص آئرش' انسپکٹر نے سوچا۔ بہرحال' بچہ آئرش لوگوں کے درمیان پلا بڑھا ہے اور خود کو آئرش سمجھتا ہے بے چارہ............ اسے اپنا بچپن بالکل یاد نہیں۔ "میں معذرت خواہ ہوں یور میجسٹی' لیکن آپ کا نام رچرڈ جیمز ہے۔ بہرحال تاجپوشی کے موقعے پر آپ اپنے لئے کوئی بھی نام پسند فرماسکتے ہیں............"

"اگر تم پاگل نہیں ہو تو میں یقیناً کوئی بھیانک خواب دیکھ رہا ہوں۔" شہزادے نے اس کی بات کاٹ دی۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ کی باضابطہ شناخت ہو چکی ہے۔ کیا یور میجسٹی کو یہ محل بالکل یاد نہیں آتا؟"

شہزادے نے شدت سے نفی میں سرہلایا' لیکن انسپکٹر نے دیکھ لیا کہ اس کی آنکھوں میں بے یقینی کی جھلک ہے۔

"بہرحال' آپ نے یہ تو سنا ہو گا کہ اٹھارہ سال پہلے ہمارا شہزادہ اغوا کر لیا گیا تھا۔"

اس بار شہزادے نے اثبات میں سرہلایا۔ انداز ایسا ہی تھا' جیسے یہ عمل اسے گراں گزر رہا ہو۔

"ڈولین.......... شہزادے کی گورنس' وہ اس واردات کی عینی شاہد ہے۔ واردات میں کم از کم چار افراد شریک تھے۔ لیڈر نے خود کو ہربرٹ بینسن کی حیثیت سے متعارف کرایا تھا اور اپنے مقصد کے حصول کے لئے اس نے گورنس ڈولین سے محبت کا ڈرامہ رچایا تھا۔ ہربرٹ کے متعلق جتنے حقائق سامنے آئے' ان کی رُو سے وہ آئرش ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ اب آپ اپنے نام کو ہی لیجئے.......... کیون او کوئن' یہ نام بھی آئرش لگتا ہے۔"

"لگتا ہے کیا.......... ہے۔ میں آئرش ہوں۔" شہزادے نے تند لہجے میں کہا۔

"یور میجسٹی کی پرورش آئرش ماحول میں ہوئی ہے' لیکن یور میجسٹی انگریز.........."

شہزادے نے اچانک درزی کو ایک طرف دھکیل دیا' جو اس کا ناپ لینے میں مصروف تھا۔ پھر اس نے روڈنی پر آنکھیں نکالیں۔ "میں کیون او کوئن ہوں' سمجھے؟ میرے نام کا.......... اور بپتسمے کا ریکارڈ بیلی ڈون کے کینن کی ریکارڈ بک میں موجود ہے۔"

"بیلی ڈون۔" انسپکٹر چوکنا ہو گیا۔ "اس تمام عرصے آپ بیلی ڈون میں رہے ہیں؟" اس نے پوچھا۔

لیکن شہزادے کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا.......... اور وہ اسے دہرانے کے موڈ میں نہیں تھا۔ اس کی نگاہوں میں پریشانی تھی۔

"بیلی ڈون؟ کیا یہ آئرلینڈ میں ہے؟ کس طرح سے؟" انسپکٹر نے پوچھا۔

شہزادہ خاموش رہا۔ انسپکٹر نے اپنی جیب سے آئرلینڈ کا نقشہ نکالا۔ نقشہ بہت بوسیدہ ہو چکا تھا۔ انسپکٹر نے نقشہ میز پر پھیلا دیا پھر اس نے نظر کا چشمہ لگایا اور نقشے کی طرف متوجہ ہو گیا۔ بیلی ڈون.......... بیلی ڈون' وہ بڑبڑاتا رہا اور نقشے کو دیکھتا رہا۔

"میں اٹھارہ سال آئرلینڈ میں رہا ہوں۔" اس نے خود کلامی کے انداز میں کہا۔ "میرے آدمی تمام آئرلینڈ میں پھیلے ہوئے تھے۔ میرا خیال تھا کہ میں وہاں کے ہر گاؤں کا نام جانتا ہوں لیکن بیلی ڈون کا نام میں نے پہلی بار سنا ہے.......... اور یہ نقشے میں بھی نہیں ہے۔ میرا دعویٰ ہے.......... یہ نام آئرلینڈ کے کسی نقشے میں نہیں ملے گا۔" اس نے نظریں اٹھا کر شہزادے کو دیکھا' جو ساکت کھڑا تھا۔ "کیا یور میجسٹی جادوگردں کے ہتھے چڑھ گئے تھے اور انہوں نے یور میجسٹی کو کسی ایسی جگہ پر رکھا تھا جو رُوئے زمین پر موجود نہیں ہے۔"

☆======☆======☆

بیلی ڈون بریگیڈ کے اراکین کو پتہ چل گیا تھا کہ ہربرٹ بینسن کی تلاش شروع ہو گئی ہے۔ کوئی چارہ نہ پا کر انہوں نے اس چھوٹے سے ہوٹل میں قیام کیا' جہاں وہ اٹھارہ سال پہلے ٹھہر چکے تھے۔ کیون کو اس ہوٹل کا علم تھا.......... میٹ کا کہنا تھا کہ اگر وہ بچ نکلا ہے تو یہیں آئے گا۔

"ہمارے لئے اب عافیت کی ایک ہی جگہ ہے اور وہ ہے بیلی ڈون۔" ٹم نے حسبِ معمول سوگوار لہجے میں کہا۔

"ٹم ٹھیک کہتا ہے۔" فل نے تائید کی۔ ڈولین تمہیں دیکھ چکی ہے۔ اب اسکاٹ لینڈ یارڈ والے تمہاری تلاش میں ہوں گے۔ بہتر یہی ہے کہ نکل چلو۔ ابھی موقع ہے۔"

میٹ نے نفی میں سرہلایا۔ "لندن بہت بڑا شہر ہے' ڈبلن سے بھی بڑا۔" اس نے مضبوط لہجے میں کہا۔ "میں ڈبلن میں نہیں پکڑا جا سکا تو یہاں کیا پکڑا جاؤں گا اور پھر میں کیون کو اس طرح ان لوگوں کے رحم و کرم پر کیسے چھوڑ دوں گا۔"

"کیون تو خود انگریز ہے۔" بوڑھے ڈان نے اعتراض کیا۔

"لیکن وہ اس حقیقت سے بے خبر ہے۔ سنو' ہمیں اخباروں پر نظر رکھنا ہوگی۔ اگر کسی آئرش کی گرفتاری کی خبر چھپتی ہے.......... اور پتہ چلتا ہے کہ وہ جیل میں ہے

تو ہمیں اسے رہا کرانے کی کوشش کرنی ہوگی۔"

"اسے رہا........... یہ کیسے ہوگا؟" بارٹ نے پوچھا۔

"بڑی آسان بات ہے میں........... صرف میں' اسکاٹ لینڈ یارڈ پہنچوں گا۔ تم سب بیلی ڈون واپس جاؤ گے میں انہیں بتاؤں گا کہ میں ہربرٹ ہوں اور کیون اس کا پرنس' رچرڈ ہے۔"

"یعنی تم اندر ہو جاؤ گے؟"

"یہ خطرہ تو میں نے اٹھارہ برس پہلے بھی مول لیا تھا۔ نہیں........... ہمیں لندن ہی میں ٹھہرنا ہوگا۔ اگر تم لوگ بزدل اور غدار ہو تو بیلی ڈون واپس چلے جاؤ۔"

بزدل تو وہ تھے........... لیکن غدار کوئی نہیں تھا' چنانچہ کوئی بھی واپس نہ گیا ویسے بھی ان لوگوں نے زندگی کا اتنا عرصہ اس اسکیم کی نذر کیا تھا۔ اب تو اسے بھگتنا ہی تھا۔ وہ ہوٹل کے بار میں جم کر بیٹھ گئے جو دن رات کھلا رہتا تھا۔ ہوٹل میں بھانت بھانت کے لوگ آتے........... ان میں زیادہ تر ملاح ہوتے تھے۔ اس لئے ان کے نمایاں ہونے کا کوئی سوال نہ تھا۔ ملاحوں میں آئرش بھی ہوتے تھے۔

تمام لندن سانس روکے ہوئے کسی خبر کا منتظر تھا۔ دھند چھٹتے ہی ٹیلی ویژن پر بکنگھم پیلس کا دروازہ دکھایا گیا۔ جہاں لوگ پھر جمع ہو گئے تھے۔ رعایا کو اپنے بادشاہ کی فکر تھی جو موت سے لڑ رہا تھا اور جسے بالآخر ہار جانا تھا۔

رات ہوتے ہی محل کے باہر لوگوں کا ہجوم بہت بڑھ گیا۔ ایسا لگتا تھا کہ ہر شخص وہاں موجود ہے جو لوگ وہاں نہیں تھے وہ ٹیلی ویژن کے آگے جمے ہوئے تھے۔ "کچھ ہونے والا ہے۔" ٹی وی اناؤنسر نے اعلان کیا۔ "یقین سے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ یہاں بہت سی افواہیں گردش کررہی ہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں شاہ معظم مرنے والے ہیں' لیکن یہ کوئی غیر معمولی خبر نہیں ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ شاہ کا انتقال ہو چکا ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو سرکاری طور پر اعلان کیوں نہیں ہوا۔ اس کا ایک ممکنہ سبب ہے۔ بادشاہ کا کوئی جانشین نہیں ہے۔ گویا شاہ کی موت کے اعلان کا مطلب یہ ہوگا کہ برطانیہ تاج سے محروم ہے۔ کچھ کہتے ہیں کہ کزن لوئس نیا بادشاہ ہے۔ کچھ کا کہنا ہے کہ شہزادہ رچرڈ اصل جانشین ہے........... لیکن شہزادے کے بارے میں تو یہ بھی یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ وہ زندہ ہے۔ یہ عجیب سی کھچڑی پک رہی ہے بہرحال' کچھ نہ کچھ

ہونے والا ہے۔"

"پُروا چلنے والی ہے' اور کیا ہوسکتا ہے۔" فل نے سرگوشی کی۔ "یہ ہوا ہمیشہ مصیبت لاتی ہے۔"

"کاش یہ ہوا میری کھوپڑی کے لئے عقل ہی لے آئے۔" میٹ نے جوابی سرگوشی کی۔ "میں یہ سوچ رہا ہوں کہ اب کیا ہوگا۔ اگر کزن لوئس بادشاہ بن گیا........... حالانکہ یہ کیون کا حق ہے۔ کیا بے چارہ کیون تخت پر بیٹھنے کی بجائے جیل کی ہوا کھائے گا؟"

"نام کے بدلے نام۔" بوڑھے ڈان نے یاد دلایا۔ "اس کا مطلب بھی سمجھ میں آیا۔"

"یہ اتنا آسان نہیں ہے۔" میٹ نے کہا۔ "بہرحال وقت آگیا ہے۔ کاش میں اس دلخراش لمحے سے گزرنے کے لئے زندہ ہوتا۔"

لیکن میٹ بھی زندہ رہا اور وہ دل خراش لمحہ بھی گھنٹوں پر محیط ہوگیا۔ بیلی ڈون بریگیڈ بار میں بیٹھی رہی۔ وہاں اور بھی بہت سے لوگ تھے۔ سگریٹ کے دھوئیں نے فضا کو کثیف بنا رکھا تھا کوئی شخص باہر جانے کے لئے تیار نہیں تھا۔ ہر شخص کی نظریں ٹی وی اسکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر اسکرین ہی نے انہیں بتایا' صبح ہو چکی ہے۔ جذباتی تناؤ اور ہیجان مزید بڑھ گیا۔

"لیڈیز اینڈ جنٹل مین۔" اناؤنسر کی آواز سنائی دی۔ "ہمیں محل سے اطلاع ملی ہے کہ جلدی ہی کوئی اہم اعلان ہونے والا ہے۔ محل کی بالکونی یکایک اہمیت اختیار کر گئی ہے۔ اب ہم آپ کو بی بی سی ٹاور پر لیے چلتے ہیں........... چیسٹر وڈ کے پاس۔"

اس کے ساتھ ہی منظر تبدیل ہوگیا۔ کیمرہ اس وقت یقیناً بی بی سی ٹاور پر تھا۔ اسکرین پر محل کی کھڑکیاں نظر آرہی تھیں۔ "چیسٹر وڈ ٹاور آپ کو خوش آمدید کہتا ہے۔" ایک اور آواز سنائی دی۔ "یہاں صورتِ حال یہ ہے کہ شاید سارا شہر یہاں موجود ہے کتنے ہی لوگ اس اژدھام میں کچلے جاچکے ہیں۔ لوگ رات سے اب تک یہاں سے گئے نہیں ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ بادشاہت جب بھی منتقل ہوتی ہے' لوگوں کا جوش و خروش ایسا ہی ہوتا ہے لیکن اس بار معاملہ مختلف ہے۔ کسی کو علم نہیں کہ بادشاہ کا جانشین کون ہے۔ اوہ........... ایک منٹ........... دیکھیں تو کوئی شخص

بالکونی میں نمودار ہو رہا ہے۔ ہم اپنے کیمرے کا رخ اس طرف کرتے ہیں۔ آپ بھی دیکھئے۔ یہ تو چیمبرلین ہے۔ اس کا مطلب ہے اہم اعلان ہونے والا ہے۔ یہاں خاموشی چھا گئی ہے۔ ہم بھی خاموش ہوئے جاتے ہیں تاکہ آپ بھی سن لیں، چیمبرلین کیا اعلان کرتا ہے۔" اس کے بعد کچھ دیر تک ہوا کی سنسناہٹ کے سوا کوئی آواز نہیں تھی۔ پھر چیمبرلین کے لب متحرک ہوئے۔ "بادشاہ مرچکا ہے۔" اس نے روایتی جملہ دہرایا۔ "خدا بادشاہ کو سلامت رکھے۔" یہ روایتی جملہ تھا۔ بادشاہ کی موت پر نئے بادشاہ کے لئے زندگی کی دعا۔

لوگ اب یہ جاننے کے لئے بے چین تھے کہ سلامتی کی دعا کس کے لئے ہے۔ پھر چیمبرلین واپس چلا گیا اور چند لمحے بالکونی خالی رہی۔ اس کے بعد فوجی وردی میں ملبوس ایک دراز قامت ہیولیٰ بالکونی میں نمودار ہوا۔ اس کے انداز میں ہچکچاہٹ تھی۔ وہ یوں بڑھ رہا تھا جیسے عقب سے اسے دھکیلا جارہا ہو۔ اس کے بال سنہرے تھے وہ اپنی ہچکچاہٹ اور شرمیلے پن کے باوجود شاہی خاندان کا باوقار فرد معلوم ہو رہا تھا۔ "یہ کون ہے؟" ٹی وی سیٹ پر چیسٹر وڈ کی الجھن آمیز آواز سنائی دی۔

"یہ............ یہ تو کون ہے۔" میٹ نے سرگوشی کی۔ وہ بوکھلا گیا تھا۔

☆------☆------☆

۱۰' ڈاؤننگ اسٹریٹ میں بھی ٹی وی آن تھا۔ وہ سب گزشتہ رات سے ٹی وی کے سامنے جمے ہوئے تھے۔ ان سب کی حالت خراب تھی لیکن سب سے برا حال جیفری ہیرنگٹن کا تھا۔ وہ بہت تھک گیا تھا۔ رات ہی رات میں اس کی عمر جیسے بڑھ گئی تھی لیکن اس نے ابھی ہار نہیں مانی تھی۔

"یہ کون ہے؟" اناؤنسر چیسٹر وڈ کے لہجے میں الجھن تھی۔

"کیا............ کیا یہ رچرڈ ہے؟" ہوم سیکرٹری نے پوچھا۔

"ہاں............ یہ رچرڈ ہے۔" وزیراعظم جیفری ہیرنگٹن نے جواب دیا۔

"آپ تو کہہ رہے تھے کہ وہ بالکل گنوار ہے۔"

"حجامت سے بڑا فرق پڑتا ہے۔" وزیراعظم نے مدافعانہ انداز میں کہا۔

اناؤنسر چیسٹر وڈ گنگ ہو گیا تھا۔ بالکونی پر موجود شخص بھی ان لاکھوں افراد کی طرح بے یقینی اور تحیر میں مبتلا تھا، جو اس وقت اسے دیکھ رہے تھے۔ وہ دیر تک وہاں

پر ساکت کھڑا رہا۔ ۱۰ ڈاؤننگ اسٹریٹ کے کانفرنس روم پر سکوت طاری تھا۔ یہ سکوت اس وقت پورے برطانیہ پر مسلط تھا۔ ہر طرف خاموشی تھی۔ صرف ٹی وی کیمرے گنگنا رہے تھے۔ برطانیہ کے لوگوں کے سامنے اس وقت ایک اجنبی کھڑا تھا۔ ہر ذہن میں ایک ہی سوال تھا۔ کیا عوام اس اجنبی کو قبول کریں گے؟

بالکونی میں کھڑا شخص اب پہلو بدل رہا تھا۔ پھر اس نے فوجی انداز میں دایاں ہاتھ اٹھایا............ اسے لہرایا۔ یہ عجیب انداز تھا لیکن ردعمل فوری طور پر سامنے آیا۔ اچانک ہر شخص کو جیسے گویائی مل گئی۔ خدا بادشاہ کو سلامت رکھے، ان الفاظ نے ۱۰ ڈاؤننگ اسٹریٹ کے در و دیوار ہلا دیئے۔ اسی وقت چیسٹر وڈ کو بھی جیسے اس کی کھوئی ہوئی آواز مل گئی۔ اسے اچانک یاد آیا کہ جیسے اس کا بھی کچھ فرض ہے۔ "یہ کون ہے؟" اس نے کہا۔ "ہم تو یہ جانتے ہیں کہ یہ کزن لوئس نہیں ہے۔ رات بھر افواہیں گردش کرتی رہی ہیں۔ ان میں ایک افواہ یہ بھی تھی کہ شہزادہ رچرڈ لوٹ آیا ہے۔ جی ہاں، شہزادہ رچرڈ............ شاہ جیمز کا اکلوتا بیٹا، جسے اٹھارہ سال پہلے اغوا کرلیا گیا تھا۔ یہ رچرڈ ہی معلوم ہوتا ہے۔ بالکونی پر موجود بادشاہ کی عمر ۲۱ سال کے لگ بھگ ہے۔ اگر شہزادہ زندہ ہوگا تو وہ ۲۱ سال ہی کا ہوگا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ شہزادہ رچرڈ ہی ہے۔ شاید لوگوں کے ہجوم کا سبب بھی یہی ہے۔ وہ دیکھنے آئے ہیں کہ افواہ میں کتنی صداقت ہے۔ اس وقت لوگوں کا جوش و خروش یہی بتاتا ہے کہ ان کے نزدیک ان کا نیا بادشاہ، ان کا گمشدہ شہزادہ ہی ہے۔ خواتین و حضرات یہ جنوں پریوں کی کہانی معلوم ہوتی ہے۔ ننھا شہزادہ اٹھارہ سال پہلے اغوا کیا گیا تھا، پھر شاہ کے مرتے ہی وہ لوٹ آیا۔ کس قدر ناقابلِ یقین بات ہے۔ وہ خوبصورت ہے............ شہزادہ ہی لگتا ہے لیکن خواتین و حضرات............ اب وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ اب وہ ہمارا بادشاہ ہے۔ لندن کے عوام نے اسے بادشاہ تسلیم کرلیا ہے۔ ان کے نعرے اس بات کا ثبوت ہیں۔"

جیفری ہیرنگٹن شدید غصے کے عالم میں کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ایک جھٹکے سے ٹی وی آف کردیا۔

"دیر ہوگئی۔" فارن سکریٹری نے اسے مخاطب کیا۔ "آپ کو گزشتہ رات ہی کچھ کرنا چاہیے تھا۔ آپ اسے گرفتار کرسکتے تھے۔ اس ملک میں یارڈ کے علاوہ بھی کچھ

فورسز ہیں۔"

"میرا خیال ہے اب ہم پارلیمنٹ میں اس کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا سکیں گے۔" وزیر خزانہ نے کہا۔

"اب اس کے خلاف ہم کچھ کریں گے تو خود ہی تباہ ہو جائیں گے۔" ہوم سکریٹری بولا۔ "اس نے لوگوں کو تسخیر کر لیا ہے۔ ہم نے کوئی غلط قدم اٹھایا تو اسے اور طاقت مل جائے گی.......... اور ہم قدیم بادشاہت کے دور میں پہنچ جائیں گے.......... میگنا کارٹا سے پہلے والے دور میں۔"

"جیفری' اب تم کیا کرو گے۔ شاہ کے سامنے سر خم کر دو گے؟" فارن سکریٹری کا لہجہ طنزیہ تھا۔

وزیر اعظم بری طرح گھر چکا تھا.......... لیکن اس کے کس بل ابھی نہیں نکلے تھے۔ "ابھی ہم ہارے نہیں ہیں۔" وہ غرایا۔ "عوام ابھی بہت سی باتوں سے لاعلم ہے۔ ابھی انہیں یہ پتہ نہیں ہے کہ ان کا محبوب بادشاہ آئرش ہے۔"

☆------☆------☆

لیڈی سنتھیا کارلٹن بہت دیر سے سوئی تھی.......... صبح چھ بجے اسے فون کی گھنٹی نے جگا دیا تھا۔ کال اہم تھی محل سے اس کے ایک بہی خواہ نے فون پر اسے وہ اہم اطلاع دی تھی۔ وہ خبر ناقابل یقین تھی۔ کچھ دیر بعد وہ صدمے سے سنبھلی تو اس نے جسم پر گاؤن ڈالا اور پھر سیسلی کی خواب گاہ کی طرف چل دی۔

"کیا بات ہے مما؟" سیسلی نے خمار آلود لہجے میں کہا۔ وہ بے حد حسین لڑکی تھی۔

"اٹھ جاؤ ڈارلنگ تمہیں ایک اہم خبر سنانی ہے۔"

سیسلی نے بستر چھوڑ دیا۔ پانچ منٹ بعد وہ ماں کے ساتھ نیچے چلی آئی۔ لیڈی سنتھیا نے ٹی وی آن کیا.......... اس دوران وہ اسے صورتِ حال سے آگاہ بھی کرتی رہی تھی۔ ٹی وی اسکرن پر چیسٹر نظر آیا۔ وہ ابھی تک اصل صورتِ حال سے بے خبر تھا۔ وہ دونوں بڑی بے چینی سے سکرین پر نظریں جمائے بیٹھی تھیں۔ "بڑی مایوس کن خبر ہے۔" لیڈی سنتھیا نے کہا۔ "میں تو بڑے زور شور سے پرنس لوئس کی حمایت کر رہی تھی۔ وہ فرانسیسی ہے اور ہم لوگوں کی بے رنگ زندگی میں رنگ بھر سکتا ہے لیکن.......... بڑی دل خراش خبر ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ نیا بادشاہ دہقان ہے اور

آئرش لہجے میں بات کرتا ہے۔ ذرا سوچو تو.......... ہم لوگ کیسے اسے برداشت کریں گے۔ ان لوگوں کو تو دیکھو.......... یہ اس کے لئے تالیاں بجائیں گے صرف اس لئے کہ وہ ان جیسا ہی ہے۔ اس کی رگوں میں شاہی خون سہی' پلا بڑھا تو وہ آئرلینڈ میں ہے۔ ہم اسے کیسے برداشت کریں گے۔ لندن کی سوسائٹی اسے کیسے گوارا کرے گی۔ سیسلی جان۔ یہ تو انقلاب ہے انقلاب!"

"لیکن ہم کیا کر سکتے ہیں؟" حسین سیسلی نے کہا۔

"کر بھی سکتے ہیں۔ لندن کے طبقہ امراء کی اپنی اہمیت ہے۔ ہماری مدد کے بغیر تو بادشاہ اپنی اہمیت برقرار نہیں رکھ سکتا۔ عام لوگوں کی تائید سے کیا ہوتا ہے۔"

"آپ کیا کریں گی؟"

"میں اپنے طبقے میں اس کے بائیکاٹ کی تجویز پیش کروں گی۔ ہم اسے تقریبات میں نظرانداز کریں گے۔ کھلے عام ناپسندیدگی کا اظہار کریں گے۔ یوں بادشاہ تنہا رہ جائے گا۔ پھر آہستہ آہستہ عوام اسے مسترد کر دیں گے۔ اس کے بعد ہم پرنس لوئس کو بلائیں گے تاکہ وہ بادشاہت سنبھال لے۔" لیڈی سنتھیا نے بتایا۔

"شاندار.......... مما' آپ کتنی ذہین ہیں۔" سعادت مند سیسلی نے داد دی۔

اسی لمحے انہیں ٹی وی اسکرین کی طرف متوجہ ہونا پڑا۔ بالکونی میں ایک نوجوان نظر آ رہا تھا۔ فوجی وردی اس کی وجاہت میں اضافہ کر رہی تھی۔ وہ طویل القامت اور خوش بدن تھا.......... سورج کی کرنوں نے اس کے سنہرے بالوں میں شعلے سے دہکا دیئے تھے۔ "یہ کون ہے؟" چیسٹر وڈ کی آواز سنائی دی۔

"مما.......... دیکھئے تو۔" سیسلی نے ہیجانی لہجے میں کہا۔

لیڈی سنتھیا نوجوان کو دیکھ رہی تھی۔ اس کا منہ کھلا ہوا تھا اور آنکھوں سے حیرت جھانک رہی تھی۔

"مما.......... آپ اس معصوم شخص کو کیسے نقصان پہنچا سکتی ہیں؟"

"نہیں میری بچی.......... میں تو تصور بھی نہیں کر سکتی تم نے یہ کیسے کہہ دیا کہ میں اسے نقصان پہنچا سکتی ہوں۔"

"ابھی تو آپ خود کہہ رہی تھیں؟"

"تم غلط سمجھی ہو ڈیئر۔" لیڈی سنتھیا نے کہا۔ "تمہیں نیا بادشاہ کیسا لگا؟"

"بہت..........بہت اچھا۔"

"میرا بھی یہی خیال ہے۔"

"لیکن مما..........اس کا لہجہ آئرش ہو گا۔"

"کتنا اچھا..........کتنا انوکھا لگے گا آئرش لہجہ۔"

☆======☆======☆

بیلی ڈون میں کھلبلی مچ گئی۔ کیون اوکوئن برطانیہ کا بادشاہ بن گیا تھا۔ ہر شخص کیٹ کے گھر چلا آرہا تھا۔ کیٹ دروازے پر کھڑی تھی۔ میٹ اور کیون کے جاتے ہی کیٹ ڈبلن جاکر ٹی وی خرید لائی تھی۔ اسے اندازہ تھا کہ کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے لیکن ٹی وی نے اسے اداس کر دیا اسے پتہ چلا کہ اس کا بیٹا ہمیشہ کے لئے اس سے چھن گیا ہے لیکن اس نے آنسو اندر ہی اندر پی لئے۔ وہ لوگوں کو اپنے آنسو کیسے دکھاتی۔ وہ سب حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے..........اور وہ اپنا دکھ چھپائے کھڑی تھی۔

"مسز اوکوئن۔" بالآخر اینی نے خاموشی کا طلسم توڑا۔ "آپ نے ٹی وی دیکھا۔ وہ آپ کے کیون کو شہزادہ رچرڈ قرار دے رہے تھے۔" اینی کی آنکھوں میں آنسو اور لہجے میں شکایت تھی۔ "یہی تھا نا مسز اوکوئن؟"

کیٹ منہ سے کچھ نہ کہہ سکی لیکن اس کی اداس آنکھیں اور دکھ بھری خاموشی اس کے اقرار کا ثبوت تھی۔

اس کے ساتھ ہی سوالات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ہر شخص سوال کر رہا تھا' جواب ملے نہ ملے۔ ہر شخص اس پیچیدگی کو سمجھنے سے قاصر تھا۔ پھر عقب سے کوئی شخص بھیڑ کو ہٹاتے ہوئے آگے بڑھا۔ وہ کینن تھا' پرانا والا کینن' وہ کینن نہیں تھا جو گزشتہ اٹھارہ سال سے نگاہیں جھکائے پاگلوں کی طرح سڑکوں پر چلتا رہا تھا..........گردو پیش سے بے خبر! آج ان کی گردن تنی ہوئی تھی' اور آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ اس کا اعتماد لوٹ آیا تھا۔ وہ کیٹ کے سامنے تن کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے کیٹ کو سخت نگاہوں سے گھورا.......... لیکن کیٹ پر کچھ اثر نہ ہوا۔ "دیکھا تُو نے عورت!" اس نے نفرت آمیز لہجے میں کہا۔ "خدا کی لاٹھی بے آواز ہے۔ اب اس ملعون میٹ کا کیا بنے گا؟ اسے خدا سخت سزا دے گا۔"

"ہش کینن' احمقانہ باتیں مت کرو۔" کیٹ نے جواب دیا۔ "تم میٹ کو کیا

جانو............ تمہارے نزدیک یہ خدا کا انتقام ہے تم اپنی فکر کرو۔ تم اس کے راز کو عیاں کرنا چاہتے ہو۔"

کینن بوکھلا کر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اس کی آنکھوں سے خوف جھانکنے لگا۔

اب وہ سوچ رہا تھا کہ اس نے کس حد تک راز کھولا ہے۔ ہیجانی کیفیت میں اسے یہ احساس ہی نہیں رہا تھا کہ راز کو راز رکھنا اب بھی اس کی ذمے داری ہے۔ اٹھارہ سال کی خاموشی............ اسے اب بھی خاموش رہنا ہے۔ اس کا سر پھر جھک گیا۔

"اور تم لوگ یہاں کیوں جمع ہو۔" کیٹ نے لوگوں سے کہا۔ "ہاں............ فوجی وردی میں ملبوس بکنگھم پیلس کی بالکونی میں وہ میرا ہی بیٹا تھا............ کیون اوکوئن وہ آئرش ہے خواہ وہ برطانیہ ہی میں پیدا ہوا ہو۔ اٹھارہ سال اس نے ایک آئرش ماں کی آغوش میں گزارے ہیں۔ اس نے آئرش فضاؤں میں سانس لیا ہے۔ جاؤ............ اور اس کا انتظار کرو۔ وہ واپس آئے گا............ ضرور آئے گا۔" یہ کہہ کر اس نے دروازہ بند کر لیا۔

☆======☆======☆

انسپکٹر روڈنی نے محل کو ایک مضبوط قلعے میں تبدیل کر دیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وزیراعظم یعنی حکومت اس کی دشمن ہے۔ دوسرا دشمن ہربرٹ ہے جو شاید محل کے گرد منڈلا رہا ہو گا۔ وہ دونوں دشمنوں سے مقابلہ کرنے کے لئے ذہنی طور پر تیار تھا۔

انسپکٹر کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ وزیراعظم کے مقابلے میں دفاع کیسے کرے۔ یہی ایک صورت تھی کہ وہ وزیراعظم کی سرگرمیوں پر نظر رکھے۔ بادشاہ کے حضور باریابی کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ فی الوقت اسے یہ کہہ کر ٹال دیا گیا کہ بادشاہ کو آرام کی ضرورت ہے۔ شاہ جیمز کی لاش تدفین کی تیاریوں کے لئے ایبے منتقل کر دی گئی تھی۔ رچرڈ رائل سوئٹ میں موجود تھا۔ محل کے باہر لوگوں کا ہجوم تھا۔ جو بادشاہ کی ایک اور جھلک کے متمنی تھے۔

انسپکٹر، ہربرٹ کو گرفتار کر کے اسکاٹ لینڈ یارڈ کا کھویا ہوا وقار بحال کرنا چاہتا تھا............ ورنہ یہ بڑی بات تھی کہ مجرم نے بروقت امانت لوٹا دی تھی۔ انسپکٹر کا رابطہ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے ہیڈ آفس سے تھا۔ اسے پل پل کی رپورٹ مل رہی تھی۔ یارڈ بڑی مستعدی سے ہربرٹ کو تلاش کر رہا تھا۔ لندن کی ناکہ بندی کر دی گئی تھی۔

اس سلسلے میں نیوی اور ائرفورس سے بھی تعاون طلب کیا گیا تھا۔ محکمۂ موسمیات کی رپورٹ تھی کہ مطلع صاف رہے گا اور دور دور تک دھند کا امکان نہیں ہے۔

روڈنی کو یقین تھا کہ ہربرٹ اور اس کے ساتھی لندن میں ہی ہیں۔ اسے یہ بھی یقین تھا کہ وہ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے چنگل سے نہیں نکل سکیں گے۔ فی الوقت روڈنی کی توجہ رچرڈ پر مرکوز تھی۔ وہ اس کے سنبھلنے کا منتظر تھا۔ جب شہزادہ ذہنی طور پر خود کو شاہ رچرڈ تسلیم کر لے گا فی الوقت تو وہ خود کو بیلی ڈون کا کیون اوکوئن سمجھنے پر مصر تھا۔ وہ وقت ہو گا، جب اسے احساس ہو گا کہ آئی آر اے والوں نے اس کے ساتھ کتنی بڑی زیادتی کی ہے وہ، یہ بھی جان لے گا کہ آئی آر اے مجرموں کا ٹولہ ہے۔

"اے............ تم یہ یور میجسٹی کا ڈرامہ نہیں چھوڑو گے۔" بادشاہ نے تیز لہجے میں کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو رسمی تخاطب سے گریز کیا جائے۔" انسپکٹر نے جواب دیا۔ "آپ کو نیند تو اچھی آئی؟"

"بہت اچھی............ میرا خیال ہے، میں بیدار ہو گیا ہوں، لیکن خواب اب بھی جاری ہے۔"

"یہ خواب نہیں ہے یور میجسٹی۔"

"میں کیون اوکوئن ہوں۔"

"آپ گزشتہ اٹھارہ سال کیون اوکوئن ضرور رہے ہیں لیکن اب نہیں ہیں۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ آپ کو اغوا کرنے والے، شاہ جیمز کی موت کے موقع پر آپ کو واپس کیوں لے آئے؟ ممکن ہے ضمیر کے ہاتھوں مجبور ہو گئے ہوں۔ بہرحال، ہم اتنا جانتے ہیں کہ آپ ہمیں جس وقت ملے، اس وقت محل کے باہر ہربرٹ بینسن کے ساتھی موجود تھے۔ ہربرٹ ہی نے آپ کو اٹھارہ سال پہلے اغوا کیا تھا۔ اب یہ تو آپ ہی بتا سکتے ہیں کہ آپ اس وقت محل کے باہر کیا کر رہے تھے۔"

بادشاہ کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔ روڈنی اس کے پیچھے تھا۔ باہر موجود ہجوم کسی حد تک کم ہو گیا تھا لیکن اب بھی وہاں ہزاروں افراد موجود تھے۔

"آپ ہربرٹ بینسن کے ساتھ بکنگھم پیلس کیوں آئے تھے؟" روڈنی نے پوچھا۔

رچرڈ کھڑکی سے جھانکتا رہا۔ شام ہو چکی تھی۔ یعنی اسے بادشاہ بنے ہوئے چوبیس

گھنٹے ہو چکے تھے۔ "میں کسی ہربرٹ بینسن کو نہیں جانتا۔" اس نے چڑ کر کہا۔

"ہربرٹ اس کا اصل نام نہیں۔ اصل نام تو آئرش ہو گا۔ وہ ہوشیار آدمی ہو گا۔ اس نے اٹھارہ سال آپ کو چھپائے رکھا۔ جب کہ میں اٹھارہ سال آپ کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا رہا............"

رچرڈ نے پلٹ کر دیکھا۔ انسپکٹر روڈنی کو احساس ہوا کہ رچرڈ شاہ جیمز سے مختلف ہے۔ وہ دراز قامت اور خوش بدن تھا۔ اس وقت اس کی آنکھوں میں بادشاہوں جیسا وقار اور تحکم تھا۔ روڈنی کو فخر کا احساس ہونے لگا رچرڈ جیمز سے بڑا بادشاہ ثابت ہونے والا تھا۔

"انسپکٹر روڈنی............ یہی ہے نا تمہارا نام؟ مجھے کچھ سوچنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔ بہرحال' اب میں سوچ رہا ہوں۔ اب میری سمجھ میں آرہا ہے کہ میں کس وبال سے دوچار ہوں۔ تمہارے ثبوت ایک طرف............ اٹھارہ سال پہلے میں کچھ بھی رہا ہوں............ لیکن اب میں آئرش ہوں............ اور ہمیشہ رہوں گا۔ آپ اپنا یہ محل اور یہ یور میجسٹی کا لقب سنبھال کر رکھو۔ میں برطانیہ کی بادشاہت قبول نہیں کروں گا۔ یہ میرے اصول کے خلاف ہے۔ میرے کپڑے لاؤ۔ میں واپس جاؤں گا۔"

انسپکٹر حیرت سے اسے دیکھتا رہ گیا۔ یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ کسی ایسی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑے گا۔ "یور میجسٹی۔" اس نے بمشکل کہا۔

"میں تمہارا یور میجسٹی نہیں ہوں۔"

"آپ بادشاہ ہیں۔"

"میں لات مارتا ہوں اس بادشاہت پر۔"

"نہیں جناب' آپ ایسا نہیں کرسکتے۔ برطانیہ کو آپ کی ضرورت ہے۔"

"میں خوب جانتا ہوں کہ برطانیہ کو کس چیز کی ضرورت ہے لیکن میں بتانا نہیں چاہتا۔ تم جانتے ہو کہ تمہارے ملک کے بارے میں ہم آئرش لوگ کیسے جذبات رکھتے ہیں؟"

"لیکن آپ آئرش نہیں ہیں۔"

"میں آئرش ہوں............ اور دنیا کی کوئی چیز............ یہ تمہارا تخت و تاج بھی اس حقیقت کو نہیں بدل سکتا............ لاؤ میرے کپڑے میں جانا چاہتا ہوں۔"

روڈنی بہت تیزی سے سوچنے کی کوشش کر رہا تھا۔ "آپ جلد بازی سے کام لے رہے ہیں۔" بالآخر اس نے کہا۔ "آپ کو بادشاہ بنے ابھی ایک ہی تو دن ہوا ہے۔ دیکھیں' ابھی تو آپ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ بادشاہ بننے کا مطلب کیا ہے خود کو موقع تو دیجئے سمجھنے کا............"

"ہرگز نہیں۔ برطانیہ کی بادشاہت تو مجھے کسی قیمت پر قبول نہیں۔"

روڈنی نے بڑی مشکل سے اپنی مایوسی پر قابو پایا لڑکا نہ صرف آئرش تھا بلکہ یقینی طور پر آئی آر اے سے متعلق بھی تھا لیکن وہ انگلینڈ کا حقیقی بادشاہ بھی تو تھا۔ "بہت بہتر یور میجسٹی۔" اس نے نفسیاتی داؤ آزمایا۔ "میں جانتا ہوں کہ آپ بھی آئرش لوگوں کی طرح انگلینڈ سے نفرت کرتے ہیں۔ ٹھیک ہے' آپ تخت و تاج ٹھکرا دیں گے............ یہاں سے چلے جائیں گے لیکن لوگ ٹی وی پر آپ کو دیکھ چکے ہیں۔ اخباروں میں آپ کی تصویریں چھپ چکی ہیں' اب وہاں صورتِ حال مختلف ہو گی۔ آپ کے دوست بھی آپ کو قبول نہیں کریں گے۔ ان کے نزدیک اب آپ محض قابلِ نفرت انگریز ہوں گے۔"

رچرڈ سوچ میں پڑ گیا۔ وہ واضح طور پر پریشان نظر آرہا تھا۔

روڈنی نے ایک لمحہ بھی ضائع کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ "یور میجسٹی' میں آپ کے جذبات اور آپ کی دشواریاں سمجھ رہا ہوں۔ آپ آئرلینڈ میں پلے بڑھے ہیں اور خود کو آئرش سمجھتے ہیں لیکن آپ پیدائشی انگریز ہیں............ اور یہ ایک اٹل حقیقت ہے۔ اب آپ آئرلینڈ والوں کے لئے بھی قابلِ قبول نہیں ہیں۔ پہلے آپ وہاں جو کچھ بھی کرتے رہے ہوں۔ خواہ مزدوری ہی کیوں نہ ہو' اب آپ نہیں کر سکیں گے کیونکہ آپ کو اور سب کو معلوم ہے کہ آپ بادشاہ ہیں۔ آپ وہاں خوش تھے لیکن اب آپ کے لئے واپسی کا راستہ نہیں ہے۔ دوست آپ کو دشمن سمجھیں گے۔ لوگ کہیں گے۔ یہ انگلینڈ کا بادشاہ ہے' جو مزدوری کر رہا ہے۔ لوگ مذاق اُڑائیں گے۔ آپ سے ہمدردی کسی کو نہیں ہو گی۔"

بادشاہ پھر کھڑکی کی طرف پلٹ گیا۔ وہ کھڑکی سے باہر جھانک رہا تھا۔ باہر بوندا باندی ہو رہی تھی لیکن اس کے پرستار اس کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے اب بھی ڈٹے ہوئے تھے۔ انہوں نے سروں پر چھتریاں تان لی تھیں۔ "خدا مجھے معاف کرے۔"

بادشاہ بڑبڑایا۔ "میرا کیا حشر ہونے والا ہے؟"

"آپ آزما کر تو دیکھیں۔ بادشاہ بننا زیادہ مشکل کام نہیں ہے۔ تنخواہ بھی معقول ملے گی۔ آپ کا کام صرف اتنا ہوگا کہ لوگوں کو موقع دیں کہ وہ آپ کو سراہیں' یور میجسٹی کہہ کر پکاریں۔"

"اور یہ اعتراف کروں کہ میں انگریز ہوں۔" بادشاہ نے دانت پیس کر کہا۔

"اس سے تو مفر ممکن ہی نہیں ہے جناب۔"

بادشاہ نے سر کو تفہیمی انداز میں جنبش دی............ اور اپنے پرستاروں کی طرف متوجہ ہوگیا............ چند لمحے خاموشی رہی' پھر بادشاہ نے خود کلامی کے انداز میں کہا۔ "مجھے اپنا نام لکھنا تھا۔ خدا رحم کرے۔ کیا مجھے اپنا نام رچرڈ لکھنا ہوگا۔"

"میں سمجھا نہیں۔" روڈنی نے چونک کر کہا۔

"انسپکٹر' تم نے ریڈ ہیوز اوڈونیل کا نام سنا ہے؟"

"جی ہاں' آئرلینڈ میں قیام کے دوران سنتا رہا ہوں۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے وہ کوئی آئرش ہیرو تھا۔"

"ہاں............ ریڈ ہیوز انگلینڈ کے شاہی خاندان سے انتقام لے رہا ہے۔"

☆======☆======☆

وزیراعظم کا رویہ اس بچے کا سا تھا' جس سے اس کا من پسند کھلونا چھین لیا گیا ہو۔ بادشاہت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا موقع ہاتھ سے نکل گیا تھا' لیکن مستقبل میں اس بات کا امکان تھا۔ فی الحال تو نئے بادشاہ کی شخصیت نے اپنی رعایا کو مسحور کردیا تھا............ سوال یہ تھا کہ بادشاہ کے اپنے احساسات کیا ہیں............ اور یہ ایک اہم سوال تھا۔ اس سوال کا جواب ملنا بہت ضروری تھا۔ چنانچہ وزیراعظم نے محل فون کرکے شاہ کے حضور باریابی کی اجازت چاہی۔ یہ اس کا حق بلکہ فرض تھا' لیکن اسے بتایا گیا کہ بادشاہ سو رہا ہے۔ وزیراعظم کو اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ یہ انسپکٹر روڈنی کی کارستانی ہے۔ وہ محل میں اپنی پوزیشن مستحکم کررہا ہوگا۔ جیفری ہیرنگٹن کو اندازہ ہوگیا کہ اسے کوئی عملی قدم اٹھانا ہوگا۔ اس نے کار نکلوائی اور محل کی طرف چل دیا۔ محل میں داخل ہونے میں اسے کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ آخر وزیراعظم کی بھی کوئی اہمیت ہوتی ہے۔

رائل سوئٹ میں داخل ہوتے ہوتے اسے شام ہوگئی۔ رچرڈ اب بھی فوجی وردی میں تھا۔ اس نے خالی نظروں سے اسے دیکھا............ اور پھر کھڑکی کی طرف متوجہ ہوگیا۔ انداز ایسا تھا جیسے کھڑکی سے چھلانگ لگانے کا ارادہ رکھتا ہو۔ جیفری ہیرنگٹن نے گھٹنوں کے بل جھکتے ہوئے تعظیم پیش کی۔ رچرڈ نے خاموشی سے اسے قبول کرلیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ ہیرنگٹن اٹھا اور انسپکٹر کی طرف پلٹا۔ اس کی نگاہوں سے شک اور بے یقینی ہویدا تھی۔

"انسپکٹر ہمیں تخلیئے کی ضرورت ہے۔ ہمیں بعض اہم مسائل پر ہز میجسٹی سے تبادلہ خیال کرنا ہے۔" وزیراعظم نے کہا۔

انسپکٹر کے پاس تعمیل کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ تاہم اس نے دروازہ کھلا چھوڑ دیا لیکن وزیراعظم بھی ایک ہی کائیاں تھا۔ اس نے انسپکٹر کے نکلتے ہی دروازہ اندر سے بند کرلیا۔ پھر وہ رچرڈ کی طرف بڑھ آیا۔ "یور میجسٹی' آپ تشریف رکھیئے نا۔" وہ بولا۔ "میری گفتگو شاید طویل ہو۔ اس کے بعد ہمیں کام کرنا ہوگا۔"

"کام؟" رچرڈ کے لہجے میں الجھن تھی۔ "انسپکٹر تو کہہ رہا تھا کہ مجھے سوائے وردی پہن کر گھومنے کے کوئی کام نہیں کرنا ہوگا۔"

وزیراعظم تلخی سے مسکرایا۔ انسپکٹر اپنا کام شروع کرچکا تھا۔ "انسپکٹر غلطی پر ہے۔" اس نے کہا۔ "بظاہر بادشاہ بننا بہت آسان ہے۔ یور میجسٹی کو ہر روز درجنوں تقریبات میں مہمانِ خصوصی بننا ہوگا۔ آپ کو ہر آنے والے سربراہِ مملکت کا استقبال کرنا ہوگا............ سفیروں کو اسنادِ سفارت دینا ہوں گی۔ محل میں ہونے والی تقریبات میں آپ میزبان ہوں گے۔ سڑکوں اور پلوں کی افتتاحی تقریبات میں شرکت کرنا ہوگی۔ اس کے علاوہ آپ کو غیر ممالک کے سرکاری دوروں پر بھی جانا ہوگا۔ ایسے تمام مواقع پر آپ کو تقریر بھی کرنا ہوگی۔ لوگوں کو اپنی گفتگو سے مسحور کرنا ہوگا۔ آپ کی سوشل زندگی بے حد مصروف ہوگی۔ آپ کو پُر تصنع زندگی گزارنا ہوگی۔ ہر کام کرتے ہوئے شاہی وقار کو ملحوظ رکھنا ہوگا۔ آپ کی مرضی کی حیثیت ثانوی ہوگی۔ آپ کو ہماری نئی نسل کے لئے رہنما بننا ہوگا............ نمائندہ رہنما............"

"بس' بس۔" بادشاہ نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "یہ سب میرے بس کا نہیں۔"

"اس کے علاوہ آپ کی ذاتی زندگی بھی اہم ہوگی............" وزیراعظم نے اپنی

بات جاری رکھی۔ "اس سلسلے میں آنجہانی شاہ جیمز سے چوک ہو گئی تھی۔ ایک ولی عہد کافی نہیں ہوتا کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے اور وقت کے مزاج کا کچھ پتہ نہیں چلتا' چنانچہ آپ کو اس طرف بھی بھرپور توجہ دینا ہو گی۔ سب سے پہلے تو ہمیں آپ کے لئے مناسب شریکِ حیات تلاش کرنا ہو گی۔ ہمیں حسن سے غرض نہیں ہو گی۔ سیرت اور بچے پیدا کرنے کی صلاحیت زیادہ اہم ہے۔ یہ بات طے ہے کہ آپ اپنی دلہن کا انتخاب نہیں کر سکتے۔"

شادی کے تذکرے پر بادشاہ کا چہرہ سپید پڑ گیا۔ آنکھوں سے وحشت جھانکنے لگی۔ وزیرِ اعظم کا اعتماد اور بڑھ گیا۔

"اس کے علاوہ امورِ مملکت ہیں' جن سے میرا تعلق بھی ہے۔" وزیرِ اعظم نے دہشت گردی کا سلسلہ جاری رکھا۔ "ہمارے بادشاہ کو سخت محنت کرنی پڑتی ہے جناب۔ وہ امورِ مملکت میں بھرپور حصہ لیتا ہے........... اور ان دنوں یہ امور بہت پیچیدہ ہو گئے ہیں۔ بادشاہ کو مطالعہ بھی کرنا ہوتا ہے۔ وہ کاغذات پر آنکھیں بند کر کے دستخط نہیں کرتا۔ بادشاہ کے لئے ذہانت بھی ضروری ہے۔ آپ سمجھ رہے ہیں نا یور میجسٹی؟"

رچرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کی آنکھوں میں الجھن اور خوف کا امتزاج تھا۔

وزیرِ اعظم نے اسی پر بس نہیں کیا۔ وہ پہلا تاثر' آخری تاثر' کے مقولے پر عمل کر رہا تھا۔ "بادشاہ کا کام یوں بھی آسان نہیں ہے لیکن آپ کی دشواریاں تو اور بھی بڑھ جائیں گی' کیونکہ آپ نے زندگی آئرلینڈ میں گزاری ہے۔ بادشاہ کو باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے اور یور میجسٹی اس سے محروم ہیں۔ آپ کو کام کے ساتھ ساتھ تربیت بھی حاصل کرنی ہے۔ ہم سب آپ کی مدد کریں گے لیکن یہ عمل خاصا طویل ہو گا۔ ہمیں فوری طور پر کام شروع کرنا ہو گا۔"

رچرڈ اب بری طرح بوکھلا چکا تھا۔ وہ بدستور کھڑا ہوا تھا اور کھڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جیسے بھاگنے کا راستہ تلاش کر رہا ہو۔ "خدا مجھ پر رحم کرے۔" وہ بڑبڑایا۔ "وہ لوگ کتنے مہربان تھے' جنہوں نے مجھے اغوا کر کے ان مصیبتوں سے بچانے کی کوشش کی تھی لیکن میں نے ان کے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا۔ یہ مصیبت خود مول لی ہے۔"

"یور میجسٹی........... آپ برطانیہ کے تخت و تاج کو مصیبت قرار دے رہے

ہیں۔" وزیرِ اعظم نے مصنوعی حیرت ظاہر کی۔ "یہ تو بہت بڑا انعام ہے۔ لوگ ترستے ہیں اس کے لئے۔ یہ تو وطنِ عزیز کی بہت بڑی خدمت ہے۔"

"میں آئرش ہوں۔ میں برطانیہ کی خدمت کیوں کروں؟" رچرڈ نے بھنا کر کہا۔

"آپ انگریز ہیں یور میجسٹی۔"

"ہوں گا........... لیکن میں خود کو آئرش محسوس کرتا ہوں۔"

وزیرِ اعظم نہال ہو گیا۔ اس دہقان کو دہلانا کچھ مشکل ثابت نہیں ہوا تھا۔ "بڑی عجیب بات ہے یور میجسٹی۔" اس نے کہا۔

"میرے لئے آئرلینڈ واپس جانا ممکن ہوتا تو میں کب کا چلا جاتا۔" رچرڈ نے کہا۔ "لیکن انسپکٹر کا کہنا ہے کہ اب ساری دنیا جان گئی ہے' میں انگریز ہوں۔ اب آئرش لوگ مجھ سے نفرت کریں گے۔ میرے دوست مجھ سے منہ پھیر لیں گے' اور یہ حقیقت بھی ہے۔ ہم آئرش لوگ انگریزوں سے ایسی ہی نفرت کرتے ہیں۔ میرا اپنا یہی حال تھا۔"

ہیرنگٹن چند لمحے سوچتا رہا۔ انسپکٹر کی کھڑی کی ہوئی ایک رکاوٹ سامنے آ گئی تھی۔ بہرحال خوش آئند بات یہ تھی کہ بادشاہ' بادشاہ بن کر خوش نہیں تھا۔ "کوئی اور صورت نکالنا ہو گی۔" وزیرِ اعظم نے کہا۔ "جب تک ذہن قبول نہ کرے' بادشاہت جیسا کام خوش اسلوبی سے انجام نہیں دیا جا سکتا۔ یور میجسٹی' اگر آپ مصر ہیں تو آپ کو اس فرض سے مستثنیٰ قرار دیا جا سکتا ہے لوگ پہلے بھی تخت و تاج چھوڑتے رہے ہیں۔"

"لیکن میں آئرلینڈ واپس نہیں جا سکتا۔"

"ممکن ہے یہ درست ہو' لیکن آپ کسی اور جگہ تو جا سکتے ہیں۔ مثلاً دولتِ مشترکہ کے کسی شہر میں۔"

"لیکن میرے لئے تو وہ بھی انگلینڈ ہی ہو گا۔" رچرڈ نے تلخ لہجے میں کہا۔

وزیرِ اعظم نے دل پر پتھر رکھ کر یہ توہین برداشت کی۔ "خیر آپ کو کہیں بھی بھیجا جا سکتا ہے۔" اس نے کہا۔

رچرڈ نے محسوس کیا کہ وزیرِ اعظم اس سے جان چھڑانے کے درپے ہے۔ وہ سوچ میں پڑ گیا۔ اسے احساس ہوا کہ اس صورتِ حال میں سودے بازی کی جا سکتی

ہے۔ "میں کبھی کہیں نہیں گیا ہوں۔" اس نے کہا۔ "مجھے نہیں معلوم کہ میں کہاں جاؤں گا۔ بہرحال کہیں بھی جاؤں مجھے رقم کی ضرورت تو ہو گی۔ میں پڑھا لکھا بھی نہیں ہوں۔ آخر میں زندگی کیسے گزاروں گا۔ مزدوری کروں گا؟"

"اس کا بندوبست بھی ہو سکتا ہے۔" وزیراعظم نے جلدی سے کہا۔ "اس میں چند روز لگیں گے۔ اگر آپ تخت چھوڑنے کا فیصلہ کرلیں تو میں پارلیمنٹ سے آپ کے لئے وظیفہ مقرر کروالوں گا۔ آپ یہاں نہیں رہے' آپ نے اس ملک کی کوئی خدمت نہیں کی لیکن آپ شاہ جیمز کے بیٹے ہیں۔ یہ کام ہو جائے گا۔"

رچرڈ نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔ اس کے پرستار اب بھی محل کے باہر ڈٹے ہوئے تھے۔ یہ اس کی مقبولیت کا ثبوت تھا۔ "یعنی تم مجھے جانے دو گے۔ مسٹر ہیرنگٹن۔" اس نے شگفتہ لہجے میں کہا۔ "تم مجھ سے پیچھا چھڑا کر خوش ہو گے۔ یہ اندازہ مجھے ہو گیا ہے لیکن عوام کے متعلق کیا خیال ہے؟" اس نے کھڑکی کی طرف اشارہ کیا۔

وزیراعظم ششدر رہ گیا۔ دہقان احمق نہیں تھا اس نے نہ صرف اس کا مقصد بھانپ لیا تھا بلکہ........... ایک اہم دشواری کی طرف اشارہ بھی کردیا تھا۔ اس دشواری کے متعلق تو اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔ "اس سلسلے میں بھی سوچیں گے۔" اس نے کچھ توقف کے بعد کہا۔ "بہرحال' آپ کے الاؤنس کا بندوبست ہو جائے گا۔ دوسرا مسئلہ بھی اہم ہے۔ گمشدہ شہزادہ ہونے کی وجہ سے لوگ آپ پر جان چھڑکتے ہیں۔ بہرحال' آپ کی غیر موجودگی میں آپ کی مقبولیت خود بخود ختم ہو جائے گی۔ ہمیں تحمل سے کام لینا ہو گا۔" اس نے کھڑکی کی طرف اشارہ کیا۔ "اب یہ لوگ آپ کی صرف ایک جھلک دیکھنے کو بے چین ہیں۔ اگر آپ کو مقبولیت حاصل کرنا ہوتی تو آپ فوراً بالکونی میں جا کر انہیں خوش کردیتے۔ برعکس خواہش کی صورت میں آپ انہیں نظرانداز کردیں۔ آپ ہر عمل منفی کریں۔ غصیلے آدمی ثابت ہوں۔ تقریر کریں تو آئرلینڈ اور برطانیہ کے بارے میں بھی انہی خیالات کا اظہار کریں' جو آپ نے مجھے بتائے ہیں۔ اس طرح اپنے دشمن بنانے کی کوشش کرتے رہیں۔

رچرڈ نے سر کو تفہیمی جنبش دی۔ "میں ایسا ہی کروں گا لیکن میں اتنا غیر مقبول بھی نہیں ہونا چاہتا کہ پنشن سے ہی محروم ہو جاؤں۔" اس نے کہا۔

وزیراعظم حیران رہ گیا۔ دہقان تو بہت ہوشیار ثابت ہو رہا تھا۔ تاہم یہ بات طے

تھی کہ وہ بادشاہ کا جُوا اپنے کندھوں سے اتارنا چاہتا ہے۔ ہیرنگٹن کے لئے اتنا ہی کافی تھا۔ اگر گمشدہ شہزادہ نہ ملتا تو جذباتی عوام اسے یاد رکھتے اور کچھ نہیں تو کزن لوئس ہی کو بادشاہ بنا دیتے۔ اب یہ لڑکا انہیں بادشاہت ہی سے متنفر کردے گا۔ "بہت بہتر مسٹر رچرڈ۔" وزیراعظم نے یور میجسٹی کا تکلف بھی بالائے طاق رکھ دیا۔ "میں اپنی کابینہ سے بات کروں گا۔ اس دوران کسی پر اعتماد نہ کیجئے گا اور ہاں' خود غیر مقبول بنانے کی کوشش بھی جاری رکھئے گا۔"

☆------☆------☆

انسپکٹر روڈنی کاریڈور میں منڈلا رہا تھا۔ اس نے رائل سوئٹ کے دروازے سے کان لگا کر سننے کی کوشش کی تھی لیکن موہوم آوازوں کے سوا وہ کچھ نہیں سن سکا تھا۔ البتہ تخت و تاج چھوڑنے کا خوف ناک تذکرہ کئی بار اس کے کانوں میں پڑا تھا۔ پھر وزیراعظم نمودار ہوا........... تو اس کی آنکھوں کی چمک اور چہرے پر فاتحانہ غرور تھا........... انسپکٹر کو یقین ہو گیا کہ رچرڈ اور وزیراعظم کے درمیان کوئی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ انسپکٹر نے اس سلسلے میں رچرڈ کو کریدا لیکن وہ اس سے کچھ نہیں اگلوا سکا۔ اس کا مطلب تھا کہ سمجھوتہ خفیہ ہے۔ یہ بات واضح تھی کہ کوئی گڑبڑ ضرور ہے۔ رچرڈ کا رویہ تبدیل ہو گیا تھا۔ پہلے وہ اداس تھا لیکن اب مطمئن نظر آرہا تھا۔ وہ بادشاہ تھا........... لیکن اس کا انداز بادشاہوں کا سا نہیں تھا۔ اس شام اس نے روڈنی کو اپنے سوئٹ سے نکال باہر کیا۔ اسے آئرش زبان میں گالیاں بھی دیں۔ اس رات روڈنی کو ٹھیک سے نیند بھی نہیں آئی۔

صبح سویرے وہ بادشاہ کی خواب گاہ میں داخل ہوا تو بادشاہ سلامت ابھی استراحت فرما رہے تھے۔ وہ پورے لباس میں تھے' حتیٰ کہ ان کے پیروں میں جوتے بھی موجود تھے۔ "اگر یور میجسٹی اس انداز میں سونا پسند کرتے ہیں تو ملبوسات کی کمی پڑے گی۔ ٹھیک ہے میں آج درزی سے بات کروں گا۔" انسپکٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اگر تم اس نامعقول کو یہاں لائے تو میں اس کی گردن مروڑ دوں گا۔" رچرڈ نے دھمکی دی۔ "اور ہاں یہ جو لوگ محل کے باہر دھرنا دیئے بیٹھے ہیں'۔ کیا چاہتے ہیں۔ اور تم فوراً میرا لباس منگواؤ' میں وہی کپڑے پہنا کروں گا جو پہن کر یہاں آیا تھا۔

فوراً لے آؤ وہ کپڑے' اور ناشتے میں میرے لئے پورٹ کی بوتل بھجوانا۔"

رچرڈ کے لہجے میں تبدیلی نے روڈنی کو چونکا کر رکھ دیا۔ اس نے فوراً احکامات متعلقہ لوگوں کو پہنچائے............ شاہی موڈ تبدیل ہو چکا تھا اور روڈنی اختلافات کا خطرہ مول لینا نہیں چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس تبدیلی میں وزیراعظم کا ہاتھ ہے' لیکن انداز میں اس تبدیلی کا مقصد کیا ہے............ یہ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔

روڈنی دن بھر اس مسئلے پر سر کھپاتا رہا۔ رچرڈ ہر چیز میں کیڑے نکال رہا تھا۔ اسے ناشتہ پسند نہیں آیا تھا اس نے شیو بنوانے سے انکار کر دیا۔ اس نے یہ اعلان بھی کیا کہ وہ ناف تک داڑھی چھوڑنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ محل کا اسٹاف پریشان تھا اور ہر آدمی متوقع نگاہوں سے روڈنی کو تک رہا تھا۔

انسپکٹر نے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ رچرڈ کا دفاعی لائحہ عمل ہے۔ وہ شاہانہ انداز کا مظاہرہ کرنا نہیں چاہتا لیکن انسپکٹر کو یہ احساس بھی تھا کہ چکر کوئی اور ہے............ اور اس میں وزیراعظم کا سازشی ذہن ملوث ہے۔ وزیراعظم شہنشاہیت کا سلسلہ ختم کرنے کے چکر میں تھا۔ انسپکٹر کی سماعت میں تخت و تاج کو ٹھکرانے کے الفاظ گونجنے لگے۔ اس کا مطلب تھا اس نکتے پر رچرڈ اور وزیراعظم متفق ہیں۔ شاید رچرڈ اسی کے مطابق عمل کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں وزیراعظم نے رچرڈ کو کوئی پیش کش بھی کی ہوگی............ لیکن کیا؟ رچرڈ آئرلینڈ واپس تو جا نہیں سکتا۔ وہ سوچتا رہا۔ لوگوں نے نئے بادشاہ کی ایک ہی جھلک دیکھی تھی لیکن وہ اس سے محبت کرنے لگے تھے۔ اس کی ایک وجہ شہزادے کی گمشدگی کا رومانوی پس منظر بھی تھا۔ ضروری تھا کہ بادشاہ' لوگوں کے جذبۂ محبت کو عملاً سراہے۔ پہلا کام تو یہ تھا کہ بادشاہ اور عوام کے درمیان رابطہ قائم رہے۔ بادشاہ کو باہر نکالنا تھا تاکہ لوگ اسے اچھی طرح دیکھ سکیں۔

"یور میجسٹی۔" انسپکٹر نے کہا۔ "آپ اپنی مملکت کا جائزہ کیوں نہیں لیتے۔ گاڑی نکلوائیں اور سیر کے لئے نکلیں لوگ آپ کو دیکھنے کے لئے بے تاب ہیں۔"

بادشاہ نے برا سامنہ بنایا لیکن اس کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لئے ترغیب قبول کرنے سے مشروط چمک بھی نظر آئی۔ "میں انگریزوں سے نفرت کرتا ہوں۔ ان سب لوگوں سے کہہ دو کہ اپنے گھروں کو واپس چلے جائیں۔ میں اپنی خوشی سے بادشاہ نہیں بنا ہوں۔"

انسپکٹر پھر پسپا ہو گیا۔ اس کی سمجھ میں آگیا کہ وزیراعظم نے رچرڈ سے یہ وعدہ بھی لے لیا ہے۔ رچرڈ لوگوں کو اپنی جھلک نہیں دکھائے گا۔ وہ اپنے چاہنے والوں کو مایوس کرے گا۔ ان کے جذبے کی توہین کرے گا' یہاں تک کہ وہ جواباً اسے مسترد کر دیں گے۔ سارا منصوبہ سمجھ میں آچکا تھا۔ انسپکٹر نے فوراً جوابی حملے کی حکمت عملی ترتیب دے ڈالی۔ اگر بادشاہ اپنے چاہنے والوں کے پاس نہیں جاسکتا تو کیا ہوا۔ اس کے چاہنے والے تو اس کے پاس آسکتے ہیں۔ دیکھیں............ بادشاہ اپنا خراب رویہ کب تک برقرار رکھتا ہے۔

انسپکٹر نے محل کے اسٹاف سے گفتگو کی۔ اسے پتہ چلا کہ اب تک سینکڑوں افراد بادشاہ کے حضور باریابی کی درخواست کر چکے ہیں۔ وہ سب معززین تھے۔ انسپکٹر نے سوچا کہ استقبالیہ ترتیب دینا مناسب نہ ہوگا۔ فی الحال تو بادشاہ کو اس کی خواب گاہ سے نکالنا بھی کارے دارد تھا۔

"لیڈی کارلٹن اور اس کی صاحبزادی کو ملنے کی اجازت دے دی جائے۔" کسی نے تجویز پیش کی۔

"لیڈی کارلٹن کون ہے؟"

"لندن کے طبقۂ امرا کی سب سے اچھی میزبان............ اونچی سوسائٹی میں ان کی بات کی بڑی اہمیت ہے۔ وہ کل بھی آئی تھیں............ اور آج بھی آئیں گی۔ وہ ہز میجسٹی سے ملنا چاہتی ہیں۔ اور ان کی صاحبزادی............ یقین کیجئے' اتنی خوبصورت لڑکی آپ نے پہلے کبھی نہیں دیکھی ہوگی۔"

☆------☆------☆

رائل سوئٹ کے دروازے کھلے اور نقیب نے صدا لگائی۔ "لیڈی سنتھیا کارلٹن اور مس سیسلی کارلٹن۔"

شاہ رچرڈ کی داڑھی بڑھی ہوئی تھی۔ وہ اپنے آئرش سوٹ میں ملبوس تھا۔ وہ حسب معمول کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔ اعلان سن کر اس نے پلٹ کر دیکھا۔ ایک خاتون اسے اپنی طرف بڑھتی نظر آئیں۔ رچرڈ بڑی بے زاری سے پھر کھڑکی کی طرف متوجہ ہو گیا۔

آنے والی خواتین تعظیم کے لئے جھک گئیں۔ رچرڈ کو اب صرف دو سر نظر

آرہے تھے۔ وہ ان کے اٹھنے کا انتظار کرتا رہا لیکن ایسا لگتا تھا کہ ان کا اٹھنے کا کوئی ارادہ نہ ہو۔ "خواتین' کیا آپ اٹھیں گی نہیں؟" اس نے جان چھڑانے کے لئے کہا۔

سفید بالوں والی خاتون نے کسی جنگی بحری جہاز کی طرح ایک لنگر اٹھایا۔

"یور میجسٹی' میں لیڈی سنتھیا کارلٹن آپ سے رشتۂ وفاداری استوار کرنے آئی ہوں۔" اس نے کہا۔ "میں آپ کی بحفاظت وطن واپسی پر آپ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اس سے ملیے۔ یہ میری بیٹی سیسلی کارلٹن ہے۔" وہ ایک طرف ہٹی تاکہ رچرڈ سیسلی کو دیکھ سکے۔

رچرڈ نے سیسلی کو دیکھا اور دیکھتا ہی رہ گیا۔ پھر اس نے جلدی سے نظریں چرالیں۔ اس کا چہرہ تمتمانے لگا تھا۔ اسے علم نہیں تھا کہ انگریز لڑکیاں بھی اتنی حسین ہو سکتی ہیں۔

"یور میجسٹی۔" لیڈی سنتھیا نے اسٹارٹ لیا۔

"میرا نام کیون اوکوئن ہے۔"

"واہ' کیا خوبصورت اور انوکھا نام ہے۔" لیڈی نے کہا۔ "یور میجسٹی............ بعض اوقات پیار کے نام بہت دلکش ثابت ہوتے ہیں۔ مجھے اجازت مرحمت فرمایئے کہ میں آپ کو اسی نام سے پکارا کروں۔ بہرحال............ میں اور میری بیٹی آپ کی ہرخدمت کے لئے حاضر ہیں۔ ہم یور میجسٹی کو نئے ماحول سے مطابقت پیدا کرنے میں مدد دیں گے۔"

رچرڈ کے چہرے پر الجھن کا تاثر آیا۔

"بات یہ ہے یور میجسٹی کہ آپ شاہی تربیت حاصل نہیں کرسکے ہیں۔" لیڈی نے اس کا تاثر بھانپتے ہوئے کہا۔ "آپ کو بہت کچھ سیکھنا ہے اور اس میں ہم آپ کی مدد کریں گے۔"

"کیا سکھائیں گی آپ مجھے؟"

"میرا اشارہ شاہی آداب اور پروٹوکول کی طرف نہیں ہے۔ اس کے لئے محل میں اور لوگ موجود ہیں۔ ہم آپ کو سوشل معاملات میں مدد دیں گے۔"

"سوشل معاملات؟"

"ہاں پیارے لڑکے۔" لیڈی نے بے تکلفی اختیار کرلی۔ "تم ۲۱ سال کے ہو'

خوبرو ہو' صحت مند ہو تمہیں زندگی سے لطف وانبساط حاصل کرنا چاہئے۔ برطانیہ کا بادشاہ ہونا بے حد پُرلطف بات ہے۔ تمہارے پاس کسی چیز کی کمی نہیں ہوگی۔ شاہی بجرا موجود ہے' گیراج میں درجنوں کاریں ہیں بے شک' بادشاہ کی کچھ ذمہ داریاں بھی ہوتی ہیں اور مجھے یقین ہے تم انہیں کامیابی سے نبھاؤ گے' لیکن فرصت کے وقت تو تفریحات ہوں گی۔"

رچرڈ نے کن انکھیوں سے سیسلی کو دیکھا۔ وہ مسکرا رہی تھی۔

"تمہیں رقص کرنا آتا ہے............ میرا مطلب ہے انگلش رقص؟" لیڈی نے پوچھا۔

"نہیں۔"

"کشتی رانی کرسکتے ہو؟"

"نہیں۔"

"شکار اور نشانے بازی؟"

"میں آئرش ہوں' پینا جانتا ہوں اور گھڑسواری کرسکتا ہوں۔"

"بہت خوب............ یہ دونوں بھی شاہی مشغلے ہیں باقی کام سیسلی تمہیں سکھا دے گی۔"

رچرڈ نے تیسری دفعہ سیسلی کو دیکھا۔ اس کی نگاہوں کا تاثر کہہ رہا تھا کہ بادشاہ بننا واقعی پُرلطف کام ہے۔

انسپکٹر چھپ کر یہ سب دیکھتا رہا تھا۔ وہ خوش تھا۔ خوش قسمتی اپنے دروازے کھول رہی تھی۔ آئی آر اے والوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ انہوں نے انگلینڈ کے ولی عہد کو اغوا کیا تھا............ پھر لوٹا بھی دیا تھا لیکن بالکل تباہ کرکے............ یعنی وہ بادشاہ بننا ہی نہیں چاہتا تھا لیکن اب............ سیسلی کی وجہ سے صورتِ حال بدل رہی تھی اور یہ کافی اطمینان بخش بات تھی۔

☆======☆======☆

رچرڈ کی بادشاہت کے اعلان کے باوجود بیلی ڈون بریگیڈ لندن میں مقیم تھی۔ ان کا خیال تھا کہ رچرڈ یا کیون کو اب بھی ان کی مدد کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور وجہ بھی تھی............ اور وہ بیلی ڈون سے موصول ہونے والا کیٹ کا

خط تھا۔ خط لکھنے کا خطرہ پہلے میٹ نے مول لیا تھا۔ اس نے کراچی کے فرضی نام سے کیٹ کو خط لکھا تھا۔ میٹ نے لکھا تھا 'کہ' کے سوا سب خیریت سے ہیں۔ ہم منتظر ہیں کہ صحیح صورتِ حال سامنے آجائے۔ کیٹ کا ردِ عمل بالکل واضح تھا۔ اس نے جواب میں لکھا تھا۔ "جب تک لڑکا مطمئن نہ ہو جائے' واپس آنے کی جرأت نہ کرنا۔ اگر وہ ناخوش ہے تو اسے واپس لانا بھی تمہاری ذمے داری ہے............ معاملات نمٹائے بغیر واپس آئے تو یہاں تمہیں خوش آمدید نہیں کہا جائے گا۔"

خط پڑھنے کے بعد بریگیڈ نے فیصلہ کیا کہ بلی ڈون میں ناراض کیٹ کا سامنا کرنے سے بہتر ہے کہ لندن میں اسکاٹ لینڈ یارڈ کو بھگت لیا جائے۔ کیٹ نے ان کے لئے کوئی جواز نہیں چھوڑا تھا۔ اس نے رقم بھی بھیج دی تھی اور یہ بھی لکھا تھا کہ ضرورت پڑنے پر مزید رقم بھیج دی جائے گی۔

اب سوال یہ تھا کہ وہ کیا کریں۔ یہ پتہ کیسے چلائیں کہ کیون خوش ہے یا ناخوش۔

"ہم یہیں بیٹھ کر انتظار کریں گے۔" ٹم نے حسبِ معمول سوگوار لہجے میں اعلان کیا۔ "یہاں تک کہ اسکاٹ لینڈ یارڈ والے اور وہ منحوس عورت ہمیں دھرلے گی۔ ہمیں تو یہ بھی پتہ نہیں کہ کیون کے دل میں ہماری یا آئرلینڈ کی کوئی وقعت رہی ہے یا نہیں۔"

"تم فکر نہ کرو۔ اگر ہم پکڑے گئے تو ہمیں شاہی معافی مل جائے گی' آخر ہمارا کیون بادشاہ ہے۔" میٹ نے اسے تسلی دی۔

"شاہی معافی۔" ڈان نے پھنکار کر کہا۔ "جب اسے پتہ چلے گا کہ ہم نے اسے اغوا کیا تھا تو اس پر کیا گزرے گی۔ وہ سوچے گا کہ ہم نے تو اسے تخت و تاج سے محروم کر ہی ڈالا تھا۔"

یہ بات خود میٹ بھی سوچتا رہا تھا۔ اس کے علاوہ اس کے ذہن میں کئی سوالات مچل رہے تھے۔ انہوں نے کیون کو کیسے پہچانا ہوگا؟ کیون نے انہیں اپنی آئرلینڈ والی زندگی کے متعلق کیا کچھ بتایا ہوگا؟ بلی ڈون بریگیڈ کے متعلق بھی بتایا ہوگا؟ یہ بھی تو ممکن ہے انہیں شاہی معافی پہلے ہی مل چکی ہو............ اور اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں نے ان کی تلاش ترک کردی ہو۔ اگر کیون بادشاہ بن کر ناخوش ہے تو کیا وہ واپسی کے لئے آزاد ہے؟ یا انہوں نے اسے قید کرلیا ہے۔

"ممکن ہے............ اسے دوبارہ اغوا کرنا پڑ جائے............" میٹ نے اپنے

ساتھیوں سے کہا۔ وہ سب اسے اس طرح دیکھنے لگے جیسے وہ پاگل ہو گیا ہو۔

"اور ناکامی کی صورت میں شاہی معافی تو ہمیں مل ہی جائے گی۔" فل نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"بالکل............ اتنے عرصے ہم نے کیون کا خیال رکھا ہے کیا کیون یہ بات بھول سکتا ہے۔ اس کے لئے اگر کوئی باپ ہے تو وہ میں ہوں۔" میٹ نے جواب دیا۔

"اسے یہ خیال نہیں آئے گا کہ وہ اپنے حقیقی باپ کی............ شفقت سے محروم رہ گیا؟" بارٹ نے اعتراض کیا۔

وہ بار میں بیٹھے انتظار کرتے رہے۔ کمروں میں وہ صرف سونے کے لئے جاتے تھے۔ ان کی طرح لندن کے ہر شخص کی یہی آرزو تھی کہ بادشاہ کی ایک جھلک اور دیکھنے کو مل جائے............ یا اس کے متعلق کوئی خبر ہی سن لے' لیکن کوئی بات سامنے نہیں آئی۔

"کیوں نہ ہم محل کی طرف چلیں۔" میٹ نے تنگ آکر کہا۔ "اسے پیغام بھجوائیں گے کہ اس کے بلی ڈون کے دوست اس سے ملنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے طور پر یہ سمجھ رہا ہوگا کہ ہم اسے انگریزوں کے رحم و کرم پر چھوڑ بھاگے ہیں یا وہ ہمارا انتظار کرتا رہا ہوگا۔"

"چپے چپے پر اسکاٹ لینڈ یارڈ والے بکھرے ہوئے ہیں۔" بارٹ نے حسبِ معمول اعتراض کیا۔

"لیکن پکڑے جانے کی صورت میں تو ہمیں شاہی معافی مل جائے گی۔" فل نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"یہ بھی تو ممکن ہے میٹ' کہ شاہی معافی کی بجائے ہم پر خصوصی شاہی عتاب نازل ہو جائے۔ ممکن ہے............ کیون اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں سے کہہ رہا ہو کہ ان مردودوں کو جانے نہ دینا۔"

"نہیں............ کیون بے چاری کیٹ کو بیوہ نہیں بنا سکتا۔ وہ مجھ سے کبھی قریب نہیں رہا لیکن کیٹ پر جان چھڑکتا ہے۔" میٹ نے بڑے یقین سے کہا۔

"وہ انگریز ہے۔ محل میں رہ کر بالکل انگریز ہوا جا رہا ہوگا۔ ہم اس پر اعتبار نہیں کرسکتے۔"

بحث کا یہ سلسلہ چلتا رہتا اور ہر بار آخر میں میٹ کہتا۔ "اور ریڈ ہیوز کے بارے میں کیا خیال ہے۔ اس نے کیون سے کہا تھا کہ تم انگلینڈ میں اپنا نام لکھنا۔"

"اب پتہ چل گیا نام کہاں لکھنا ہے۔" فل جواب دیتا۔ "بلی ڈون بریگیڈ کے اراکین کی سزائے موت کے حکم ناموں پر وہ اپنا نام لکھے گا' سمجھے؟ اسے دستخط کرنا کہتے ہیں۔"

"مجھے یقین ہوگیا ہے کیون نے بھی تمہاری ہی طرح ریڈ ہیوز کا دیدار کیا ہوگا۔ ریڈ ہیوز نے تم سے کہا.......... شہزادہ چرالو.......... بادشاہ بننے کا موقع آئے تو واپس لے آؤ۔ انگلینڈ کو تسخیر کرنے کی یہی صورت ہے لیکن دیکھو.......... لوگوں نے اسے کتنا پسند کیا ہے۔ اگر وہ اغوا نہ ہوا ہوتا تو لوگ اسے اتنا نہ چاہتے تمہاری.......... بلکہ ہماری حماقت نے اسے اور مقبول بنا دیا۔" ڈان نے کہا۔

"واقعی.......... ہم نے کتنی مصیبتیں اٹھائیں اور آخر میں فائدہ انہیں ہی پہنچایا" بارٹ بولا۔

یہ بات درست تھی۔ ٹی وی اور اخبارات اس کی تائید کرتے تھے۔ نیا بادشاہ عوام میں بہت مقبول تھا۔ وہ آئرلینڈ میں پلا بڑھا تھا۔ اس کا نام.......... اس کا لہجہ آئرش تھا۔ اس کے باوجود وہ لوگوں کو پسند تھا۔ میٹ کی سمجھ میں یہ بات نہ آتی تھی کہ یہ کیسے ممکن ہے۔ انگریز تو آئرش لوگوں سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ آئرش بادشاہ کو کیسے قبول کر رہے ہیں۔ اگر پس منظر میں اغوا کی واردات نہ ہوتی تو رچرڈ ایک عام بادشاہ ہوتا لیکن اب تو وہ انہیں اور زیادہ عزیز تھا لوگ اس وقت آئی آر اے کو دعائیں دے رہے ہوں گے جس نے شہنشاہیت کو نئی زندگی' نیا رنگ دیا تھا۔

بہرحال' اس وقت ہر شخص بادشاہ کے بارے میں جاننا چاہتا تھا۔ بادشاہ صرف چند منٹ کے لئے بالکونی پر نمودار ہوا تھا اس کے بعد کسی نے اسے نہیں دیکھا تھا۔ اس کے بعد محل سے بھی کوئی اعلان نہیں ہوا۔ لوگوں کا تجسس اور بڑھ گیا۔ بادشاہ کیا کر رہا ہے؟ آئرلینڈ میں گزرے ہوئے وقت کی کہانیاں سنا رہا ہے یا نہیں! بادشاہ بن کر وہ کیا محسوس کر رہا ہے؟ لیکن سب ہی بے خبر تھے۔

پھر اچانک آنجہانی شاہ جیمز کی تدفین کا اعلان ہوا اس کا مطلب تھا کہ تعزیتی جلوس لندن کی اہم سڑکوں سے گزرے گا.......... اور حسبِ روایت ویسٹ منسٹر

ایبے جائے گا۔ گھوڑا گاڑی پر آنجہانی شاہ کا تابوت ہوگا۔ سوگواروں میں سب سے پہلے شاہ جیمز کا اکلوتا بیٹا اور موجودہ بادشاہ ہوگا۔ سارے لندن میں زندگی کی لہر دوڑ گئی۔

ایسی تقریب ہمیشہ لندن کو متحرک کردیتی ہے سڑکوں کے دورویہ لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگ جاتے ہیں.......... جنازہ گزرتا ہے تو لوگ نظریں جھکا کر جانے والے کو الوداع کہتے ہیں لیکن یہ موقع تو اور زوردار تھا۔ وہ نہ صرف جانے والے کو خدا حافظ کہیں گے بلکہ آنے والے کی جھلک بھی دیکھیں گے جس کے لئے وہ کب سے ترسے ہوئے تھے۔

تقریب کے موقعے پر بریگیڈ نے اپنے لئے مناسب اور نمایاں جگہ تلاش کرلی تھی۔ لندن کی ساری پولیس وہاں موجود تھی لیکن ہربرٹ کا خیال کسی کے ذہن میں موجود نہیں تھا۔ وہ تو صرف امن وامان بحال رکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ یہ بات نہیں کہ ایسے موقعے پر لوگ منضبط نہیں ہوتے' بلکہ جو پیچھے ہوتے ہیں وہ منظر صاف دیکھنے کے لئے آگے آنے کی کوشش تو کرتے ہی ہیں۔

"اب اگر ہمیں پہچان لیا گیا تو بھاگ بھی نہیں سکیں گے۔" ڈان نے کہا۔

"پہچانے گا کون؟" میٹ کے لہجے میں اعتماد تھا۔

"پولیس کی اتنی نفری دیکھ کر میرا تو دم نکلا جارہا ہے۔" ٹم کراہا۔

"ٹھیک ہے' تم واپس چلے جاؤ۔" میٹ نے جواب دیا۔

"یہ ممکن کہاں ہے۔" ٹم اور زور سے کراہا۔ "اس ہجوم میں' میں اپنی مرضی سے ایک قدم بھی نہیں بڑھا سکتا۔"

وہ ایڈوانس بکنگ تھی۔ انہیں پوری رات اسی بے آرامی میں گزارنا پڑی۔ صبح سورج نکلتے ہی مجمعے میں زندگی کی لہر دوڑ گئی۔ چند گھنٹے خاموشی میں گزرے۔ وہ لوگ باتیں بھی نہیں کر رہے تھے کیونکہ لہجے کی وجہ سے پکڑے جانے کا خطرہ تھا۔

پھر اچانک ماتمی جلوس آتا دکھائی دیا۔ ڈرموں کی تھاپ پر چلتا ہوا' پہلے محافظوں کا دستہ نمودار ہوا۔ ان میں گھڑسوار بھی تھے اور پیدل بھی۔ ان کی تلواریں دھوپ میں چمک رہی تھیں۔ میٹ کو محافظوں کی وردیوں نے بہت متاثر کیا۔ ان کے سامنے تو ریڈ ہیوز بھی بھیک مانگتا نظر آتا۔ میٹ کو خود پر اور اپنی بریگیڈ پر شرم آنے لگی۔

پھر وہ گھوڑا گاڑی آسامنے آئی جس پر تابوت تھا۔ تماشائی مچلتی ہوئی ایک نظر تابوت پر ڈالتے............ پھر ان کی نگاہیں سوگواروں میں گم ہو جاتیں۔ سوگواروں کی قطار بہت طویل تھی۔ ان میں باوردی لوگ بھی تھے۔ وہ سب کے سب انتہائی اہم لوگ تھے............ معززین............ ان میں ایک سب سے آگے تھا۔ وہ آنجہانی بادشاہ کا اکلوتا بیٹا اور وارث رچرڈ تھا۔

میٹ نے بڑی محبت اور حیرت سے اسے دیکھا اور دیکھتا ہی رہ گیا۔ وہ کیون تو کہیں سے نہیں لگ رہا تھا۔ وہ فوجی وردی میں ملبوس تھا اور جچ رہا تھا۔ وہ خود کو بادشاہ محسوس کر رہا تھا اور اس میں اس کا کوئی قصور بھی نہیں تھا۔ کسی کو بھی ایسا لباس پہنادیں' ایسا احترام دیں اور ایسی فضا فراہم کردیں' وہ خود کو بادشاہ ہی سمجھنے لگے گا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ کیون نہیں لگ رہا تھا۔ وہ سحرزدہ لیکن سوگوار بادشاہ تھا جو اپنے باپ کے ماتمی جلوس کی قیادت کر رہا تھا۔

میٹ کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ وہ یہی فیصلہ کرنے کے لئے تو رکے ہوئے تھے کہ کیون خوش ہے یا ناخوش لیکن اس لمحے وہ کیا فیصلہ کر سکتا تھا۔ وہ تو ایک بیٹے کے لئے انتہائی سوگوار لمحہ تھا............ خصوصاً ایسے بیٹے کے لئے جو جیتے جی اپنے باپ کو نہ دیکھ سکا ہو۔ شاید وہ سوچ رہا ہو کہ اس کا باپ تابوت میں ابدی نیند سو رہا ہے یا............ اس کا باپ نکما اور کاہل میٹ او کوئن ہے۔ اس کی ماں کیٹ ہے یا چارلوٹ تھی۔ اس کا وطن انگلینڈ ہے یا آئرلینڈ۔ میٹ کو احساسِ جرم ہونے لگا۔ اس نے بچے پر بڑا ظلم کیا تھا۔

پھر اچانک لڑکے نے میٹ کی طرف دیکھا۔ ان کی نظریں ملیں لیکن وہ باوقار انداز میں مارچ کرتے ہوئے بڑھتا رہا لیکن میٹ ان نگاہوں کا پیغام پاچکا تھا۔ یہ اس کا وہم نہیں تھا............ دلدلی علاقے میں ریڈ ہیوز سے ملاقات کی طرح! "تم نے دیکھا؟" اس نے اپنے ساتھیوں سے سرگوشی میں پوچھا۔

"میں نے دیکھا تھا۔" فل نے جواب دیا۔ یہ بات حیران کن تھی کیونکہ فل ہی بریگیڈ کا سب سے زیادہ شکی رکن تھا۔

"اور کچھ سمجھا بھی؟"

"بالکل............ میٹ تمہارا بیٹا انگریزوں کا قیدی ہے۔ وہ خوش نہیں ہے۔"

فل نے جواب دیا۔

"ہاں............ وہ فرار ہونا چاہتا ہے۔" ڈان بولا۔

"ہمیں ایک مرتبہ پھر اسے اغوا کرنا ہوگا۔" میٹ نے خیال آفریں لہجے میں کہا۔

"خدا دھند نازل کرے۔" بارٹ نے دعائیہ انداز میں کہا۔

"یہ کام تو ہمیں کرنا ہی ہوگا۔ لڑکے کا ہم پر حق ہے۔" میٹ کا دل کیون کی محبت سے سرشار تھا۔

☆------☆------☆

وزیراعظم جیفری ہیرنگٹن رچرڈ سے ملنے محل پہنچا۔ "مسٹر رچرڈ............ آج تدفین میں شریک ہو کر تم نے غلطی کی ہے۔" اس نے رچرڈ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

بادشاہ کھڑکی سے باہر جھانک رہا تھا۔ یہ اس کا معمول بن چکا تھا۔ باہر اب بھی کچھ لوگ موجود تھے۔ "میرے باپ کی تدفین تو ہونا ہی تھی۔" اس نے پلٹ کر دیکھے بغیر جواب دیا۔

"لیکن تمہیں تقریب میں شریک نہیں ہونا چاہئے تھا۔" وزیراعظم نے اصرار کیا۔ "تم نے دیکھا............ وہاں بیشتر لوگ' جو سڑکوں پر اکٹھا تھے' صرف تمہیں دیکھنے کے لئے آئے تھے۔ تم نہ صرف تدفین میں شریک ہوئے بلکہ تم نے باوقار اور دل موہ لینے والے انداز کا مظاہرہ بھی کیا۔ مارچ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ تم کار میں بھی جاسکتے تھے۔"

"یہ تو مجھے خیال ہی نہیں آیا۔"

"بہرحال' یہ غلطی تھی۔ تم نے لوگوں پر بہت............ بہت زیادہ اچھا تاثر چھوڑا ہے۔ ایک سعادت مند بیٹا اپنے باپ کے جنازے کے ساتھ پیدل............"

"آخر وہ میرا باپ تھا۔"

"یاد رکھو وہ انگلینڈ کا بادشاہ تھا' جو ہر آئرش کے لئے قابلِ نفرت ہوتا ہے۔"

"تم تو ایسے بات کر رہے ہو' جیسے تم بھی آئرش ہو۔" رچرڈ نے پلٹ کر وزیراعظم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں آئرش ہوں۔ میرا تعلق شمالی آئرلینڈ سے ہے۔"

"اوہ............ یعنی ان لوگوں میں سے ہو' جو آزادی کا وعدہ سن کر انگریزوں

کے ساتھ ہو گئے تھے۔"

"یور میجسٹی۔" اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی وزیراعظم نے پینترا بدلا۔ "میں عرض کر رہا تھا کہ تدفین میں شریک ہو کر آپ نے غلطی کی۔ کاش............ یہ غلطی آپ کی پنشن والے معاملے میں رکاوٹ............"

"مجھے تمہاری پنشن نہیں چاہئے۔"

"کیا؟" وزیراعظم سُن ہو کر رہ گیا۔ کیا انسپکٹر نے پھر کوئی وار کیا ہے............ یا بادشاہ کو کچھ سوجھی ہے۔ "آپ کو پنشن نہیں چاہئے؟"

"نہیں، مجھے گندی انگریزی رقم نہیں چاہئے۔" رچرڈ نے سرد لہجے میں کہا۔ "میں سوچتا رہا ہوں............ اور میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ میں گڑھے کھود لوں گا۔ بس، حق حلال کی روزی کماؤں گا............ تمہارے ملک کی کرنسی بھی میرے لئے حرام ہے۔"

"آپ کا مطلب ہے، آپ بغیر پنشن کے تاج و تخت چھوڑ رہے ہیں۔" وزیراعظم نے بے حد خوش ہو کر پوچھا۔

"ہاں مسٹر ہیرنگٹن............ اور اب میں مزید انتظار نہیں کر سکتا۔"

ہیرنگٹن کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آ رہا تھا............ "لیکن اب تو لوگ آپ سے مزید وابستگی محسوس کر رہے ہیں۔ آپ نے تدفین میں شریک ہو کر غلطی کی............"

"معاملہ برعکس بھی ہو سکتا ہے۔" رچرڈ نے اس کی بات کاٹ دی۔ "محل سے جانے کا یہ بہترین موقع ہے۔ تم کہو گے تو میں تقریر بھی کر دوں گا کہ میں تو صرف اپنے باپ کی تدفین کی غرض سے آیا تھا۔ میں اتنی اہلیت نہیں رکھتا کہ اپنے آنجہانی باپ کا منصب سنبھال سکوں............ بادشاہت میرے بس کی نہیں ہے۔"

"جی ہاں بالکل درست ہے۔" وزیراعظم نے بڑی شدت سے سر ہلایا۔ "یور میجسٹی میں تقریر کی تیاری میں آپ کی مدد کروں گا۔" وزیراعظم سوچ رہا تھا کہ خود بادشاہ کے منہ سے بادشاہت کی مخالفت کرانے کا موقع ہاتھ آیا ہے۔ "واہ یور میجسٹی واہ............ کیا شاندار آئیڈیا ہے۔"

"مجھے کسی دستاویز پر دستخط بھی کرنا ہوں گے؟" رچرڈ نے پوچھا۔

"جی ہاں............ میں معلوم کروں گا۔ مجھے اس قسم کے معاملات کا تجربہ تو نہیں............"

"ہاں............ یوں میں انگلینڈ میں اپنا نام لکھ سکوں گا۔" رچرڈ نے خود کلامی کے انداز میں کہا۔ "یہی ایک صورت ہے برطانیہ کیسے تسخیر ہو گا، یہ اب بھی میری سمجھ میں نہیں آیا لیکن ممکن ہے کہ بادشاہت سے محرومی برطانیہ کا زوال ثابت ہو۔"

"جی؟ یہ احمقانہ خیال ہے۔" وزیراعظم نے تند لہجے میں کہا۔ "بادشاہت سے پیچھا چھوٹنے کے بعد برطانیہ زیادہ ترقی کرے گا۔"

رچرڈ نے مسکرا کر اسے دیکھا۔ "میں آخری بادشاہ ہوں۔ وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ اس کے باوجود میں انہیں چھوڑ رہا ہوں۔ میرے بعد وہ کسی کو نہیں چاہیں گے اور پھر تم تو خود بادشاہت کے خلاف ہو مسٹر ہیرنگٹن! ممکن ہے، بادشاہت کی موجودگی ہی نے برطانیہ کا شیرازہ بکھرنے نہ دیا ہو۔ ممکن ہے، اب برطانیہ پر زوال آ جائے مستقبل کے بارے میں کس کو علم ہے۔"

وزیراعظم دل ہی دل میں ہنس دیا۔

"تو وہ دستاویز مجھے کب ملے گی؟" رچرڈ نے پوچھا۔

"اررر............ دیکھیں نا............ شاہی خاندان میں تو کوئی ہے نہیں، جس سے مشورہ کریں۔ میں قانونی مشیروں سے اس سلسلے میں بات کروں گا۔ کل تک سارے انتظامات مکمل ہو جائیں گے۔ آپ ٹی وی پر الوداعی تقریر کر دیجئے گا۔ کل کا دن ٹھیک رہے گا نا یور میجسٹی؟"

"میں جلد از جلد اس قید خانے سے نکلنا چاہتا ہوں" رچرڈ نے کہا۔ "یہاں سے نکل کر ہی میں سکھ کا سانس لے سکوں گا۔"

اس روز پہلی مرتبہ جیفری ہیرنگٹن نے بادشاہ کو حقیقی تعظیم پیش کی۔ وہ تقریباً زمین بوس ہوا اور پھر الٹے قدموں چلتا ہوا شاہی خواب گاہ سے نکل گیا۔ کاریڈور میں اس کا انسپکٹر روڈنی سے سامنا ہو گیا۔ "ہیلو انسپکٹر" وزیراعظم نے چہک کر کہا۔ "کس قدر خوشگوار دن ہے۔"

☆======☆======☆

رچرڈ نے انسپکٹر کو صاف صاف بتا دیا کہ وہ تخت و تاج چھوڑ رہا ہے۔ انسپکٹر بے

حد دل گرفتہ تھا۔ آئی آر اے والے ناکامی کے باوجود کامیاب ہو گئے تھے۔ وہ برطانیہ کو بادشاہت سے محروم کرنا چاہتے تھے نا............ خوش قسمتی سے بادشاہ بھی مل گیا لیکن آخر وہی ہوا' جو آئی آر اے والوں کی خواہش تھی۔ انسپکٹر سیدھا لیڈی کارلٹن کے پاس پہنچا۔ اب یہی ایک صورت رہ گئی تھی۔ گزشتہ چند روز میں سیسلی نے بڑی حد تک رچرڈ کو متاثر کر لیا تھا۔ وہ رچرڈ کو رقص کی تربیت بھی دیتی رہی تھی۔ ان دنوں وہ ماں بیٹی محل کے گیسٹ ہاؤس میں مقیم تھیں۔ انسپکٹر نے گیسٹ روم کے دروازے پر دستک دی۔ اسے یقین تھا کہ لیڈی اور اس کی بیٹی سونے کے لئے لیٹ چکی ہوں گی۔ انہوں نے بھی تدفین میں شرکت کی تھی اور وہ بھی یقینی طور پر بری طرح تھکی ہوئی ہوں گی۔ یہ مشورہ کہ بادشاہ کو پبلک میں لانے کا بہترین موقع تدفین کا ہو گا' لیڈی کارلٹن ہی نے دیا تھا۔

تیسری دستک پر لیڈی نے دروازہ کھولا۔ وہ حیران ہوئی............ لیکن پھر انسپکٹر کے چہرے کا تاثر دیکھ کر سمجھ گئی کہ کوئی اہم بات وقوع پذیر ہوئی ہے۔ اس نے ایک طرف ہٹتے ہوئے انسپکٹر کو اندر آنے کا راستہ دیا۔ "کہو انسپکٹر خیر تو ہے؟" اس نے پوچھا۔

"خیریت کہاں خاتون............ تباہی سر پر آ گئی۔ بادشاہ نے وزیر اعظم سے کہا کہ کل وہ ٹی وی پر قوم سے خطاب کرے گا اور تخت و تاج چھوڑنے کا اعلان............"

"کیا!"

"جی ہاں۔"

"لیکن آج تو اس نے لوگوں کے دل موہ لئے ہیں۔"

"کوئی گڑبڑ ہوئی ہے جس کی وجہ سے اس کا ارادہ بدل گیا ہے۔" انسپکٹر نے سوگوار لہجے میں کہا۔ "اس کا کہنا ہے کہ وہ صرف باپ کی تجہیز و تکفین کے لئے واپس آیا تھا۔ اسے بادشاہت سے نہ دلچسپی ہے اور نہ اس میں اہلیت ہے۔"

لیڈی صاحبہ بے ہوش ہوتے ہوتے بچیں۔ تاہم انہوں نے بڑی کوشش سے خود کو سنبھال لیا۔ "تو کیا کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا؟" انہوں نے پوچھا۔

"نہیں' بات اتنی خراب بھی نہیں ہوئی ہے۔"

"پھر کیا کیا جائے؟"

"یہ تو سوچنا پڑے گا۔"

چند لمحے دونوں خاموش بیٹھے رہے۔ دونوں کو اپنے اپنے عزائم میں شکست کا سامنا تھا اور دونوں کا مسئلہ مشترک تھا۔

"میرا خیال ہے' میں آئی آر اے والوں کی حکمتِ عملی سمجھ گیا ہوں۔" انسپکٹر نے کہا۔ "پہلے انہوں نے شہزادے کو اغوا کیا' اس میں وہ کامیاب ہو گئے' دوسرے مرحلے پر وہ شہزادے کو محل کے سامنے چھوڑ گئے۔ ہاں............ میرا خیال ہے' انہوں نے منصوبہ بندی کے تحت ایسا کیا ہے انہوں نے شہزادے کو شہزادہ رہنے ہی نہیں دیا۔ وہ شہزادے کا برین واش کر چکے تھے۔ تیسرا مرحلہ یہ ہے' جس پر اب عمل ہو رہا ہے۔ شہزادہ تاج و تخت کو ٹھکرائے گا۔ کیا نتیجہ نکلے گا اس کا؟ بدامنی پھیلے گی............ ہمیں انتشار کا سامنا کرنا ہو گا۔ شہنشاہیت ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔ میں سمجھتا ہوں آئی آر اے والوں کی یہی خواہش تھی۔ انہوں نے انتقام کی شیطانی اسکیم بنائی............ اور وہ اسکیم اب آخری مرحلے میں کامیابی سے ہم کنار ہونے والی ہے۔"

"شہنشاہیت کی تباہی ہماری تباہی ہے۔" لیڈی سنتھیا نے آہ بھر کر کہا۔ "طبقۂ امرا کی تباہی ہے' ہمیں عوام الناس میں شامل ہونا پڑے گا۔ نام نہاد جمہوریت میں ہماری کوئی شناخت' کوئی تشخص نہیں رہے گا۔ روایات ختم ہو گئیں تو ہم آئرلینڈ سے بھی گئے گزرے رہ جائیں گے۔ ہاں' انسپکٹر آئی آر اے والے ہمیں پستی میں دھکیل رہے ہیں۔"

"میں نے اپنی زندگی ان کے خلاف جدوجہد میں گزار دی............ اور اب وہ کامیاب ہونے والے ہیں............ میں ہار گیا۔" انسپکٹر نے سوگوار لہجے میں کہا۔

"اور میں برطانیہ کی حسین ترین لڑکی کی ماں ہوں۔ میں اسے ملکہ بنانا چاہتی تھی۔" لیڈی کارلٹن نے بڑے دکھ سے کہا۔ "رچرڈ تاج و تخت کے ساتھ میری سیسلی کو بھی ٹھکرا رہا ہے۔"

وہ دونوں پھر خاموش ہو گئے۔ دونوں کے خواب چکنا چور ہو گئے تھے۔ پھر پہلے انسپکٹر نے سنبھالا لیا۔ "ہمارے پاس صبح تک کی مہلت ہے۔" اس نے کہا۔

"لیکن ہم کیا کر سکتے ہیں؟"

"ہمیں کچھ نہ کچھ کرنا ہو گا۔ ہم یوں ہاتھ پر ہاتھ دھرے اپنے خوابوں کی تباہی کا منظر نہیں دیکھ سکتے۔" وہ پھر سوچ میں گم ہو گئے۔ انسپکٹر کا دماغ بہت تیزی سے کام کر رہا تھا۔ وہ خود کو پرانا والا انسپکٹر روڈنی محسوس کر رہا تھا۔ وہ سوچتا رہا............ مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل یقیناً ہو گا۔ "میڈم! چند لمحے بعد اس نے سر اٹھایا۔ "شاید ابھی چند لمحے پہلے آپ نے کہا تھا کہ آپ اپنی بیٹی کو ملکہ بنانا چاہتی ہیں۔"

"ہاں............ میں نے کہا تھا............ اور میری بچی ہے بھی اسی قابل۔" لیڈی کارلٹن نے فخریہ لہجے میں کہا۔

انسپکٹر کے ذہن میں ایک منصوبے کے خدوخال اجاگر ہونے لگے۔ "میں آپ سے متفق ہوں۔" اس نے کہا۔ "اور یہ بھی بتادوں کہ آپ کی صاحبزادی بادشاہ کو متاثر کرنے میں کامیاب رہی ہے لیکن ایک حد تک............ بہرحال ہمارے پاس زیادہ مہلت نہیں ہے۔ ہم معاملات کو فطری انداز میں آگے بڑھانے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔"

"کیا مطلب؟"

"میڈم! میں نے آئرلینڈ میں جو اٹھارہ سال گنوائے ہیں، میرا خیال ہے کسی نہ کسی کام آئیں گے۔ آئرلینڈ میں، میں آئرش کردار کو بڑی حد تک سمجھ چکا ہوں۔"

انسپکٹر نے آنکھیں موندلیں۔ اب اسے لطف آنے لگا تھا............ اٹھارہ سال پہلے ہربرٹ بینسن نے جو منصوبہ ڈولین کے خلاف بنایا تھا، آج وہی اسے لوٹایا جانے والا تھا۔ "میں آپ کو جو کچھ بتانے والا ہوں وہ جنس کے متعلق آئرش مردوں کا رویہ ہے۔"

لیڈی کارلٹن پلکیں جھپکائے بغیر اسے دیکھتی رہی۔

"وہ نوجوان، جسے ہم شاہ رچرڈ کہتے ہیں، ذہنی اعتبار سے کیون اوکوئن ہے۔" انسپکٹر نے کہا۔ "وہ محترمہ سیسلی سے متاثر ہوا ہے، لیکن ہمیں یاد رکھنا ہو گا کہ وہ آئرش ماحول میں پلا بڑھا ہے۔ میں آپ کو بتاؤں............ آئرش مرد شرمیلے ہوتے ہیں لیکن اگر ایک بار وہ کسی لڑکی کے ساتھ ملوث ہو جائیں تو ہمیشہ اس کا باعزت حل تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ ان کے کٹر عقائد کی وجہ سے ہے۔ وہ گناہ سے بچتے ہیں لیکن گناہ کرلیں تو اس کا کفارہ بھی ادا کرتے ہیں۔"

لیڈی کارلٹن کا چہرہ سپید پڑ گیا۔ "تمہارا مطلب ہے ایسی صورت میں وہ شادی کرلیتے ہیں؟"

"جی ہاں۔"

"لیکن میں اپنی بیٹی کی شادی کیون اوکوئن سے تو نہیں کرنا چاہتی۔ اگر وہ تخت و تاج چھوڑ رہا ہے تو میں سیسلی کو اس کے ساتھ ملوث نہیں کروں گی۔"

"اس صورت میں ہم اسے روک سکتے ہیں اور وہ رکنے پر مجبور ہو جائے گا۔" انسپکٹر نے کہا۔ اس کا ذہن بہت تیزی سے تمام امکانات کا جائزہ لے رہا تھا۔ "اس کے علاوہ محترمہ سیسلی کی محبت اس کے پیروں کی زنجیر بن جائے گی۔"

"ہاں، یہ کوشش کی جاسکتی ہے۔"

انسپکٹر اٹھ کھڑا ہوا۔ "جی ہاں مادام" اس نے کہا۔ "باقی حکمتِ عملی آپ طے کرلیں۔ انہیں سمجھائیے گا کہ اس میں ملک و قوم کی بھلائی ہے۔ میں ابھی تمام ملازمین کو وہاں سے ہٹا لیتا ہوں تاکہ کسی قسم کی مداخلت کا خدشہ نہ رہے۔" یہ کہہ کر وہ باہر نکل آیا۔

☆======☆======☆

رچرڈ اپنے سوئٹ میں تنہا تھا۔ وہ اب بھی کھڑکی سے اپنے پرستاروں کو دیکھ رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ شاید یہ لوگ اس وقت تک یہاں سے نہیں ہٹیں گے جب تک میں تخت و تاج سے دست برداری کا اعلان نہیں کروں گا۔ ممکن ہے یہ مجھے جانے ہی نہ دیں۔ ممکن ہے میری کار روک لی جائے............ ممکن ہے' مجھ پر پتھراؤ ہو کیونکہ محبت کو ٹھکرانے والوں کا انجام یہی ہوتا ہے۔ پھر اس نے سوچا کہ رخصت ہوتے وقت وہ کار کی بجائے ہیلی کاپٹر استعمال کرے گا۔

اب رات ہو چکی تھی۔ شہر کی فضا پر دھیرے دھیرے کہر اتر رہی تھی۔ باہر کی روشنیاں دھندلا گئی تھیں اور آسمان پر ستاروں کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ تھک ہار کر وہ کھڑکی سے پلٹ آیا لیکن نیند بھی نہیں آرہی تھی۔ اس وقت وہ شراب کی ضرورت محسوس کر رہا تھا لیکن محل میں ایک شراب کے سوا ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔ جو شراب موجود تھی اسے شراب نہیں کہا جاسکتا تھا۔ اسے تو آئرش وہسکی درکار تھی............ تیز............ دور تک اتر جانے والی سب کچھ بھلا دینے والی وہسکی۔

اس نے ڈوری کھینچ کر گھنٹی بجائی............ لیکن خلافِ معمول کوئی نہیں آیا۔ ورنہ ایک نقیب تو دروازے کے باہر ہر وقت مستعد رہتا تھا۔ اس نے کئی بار کوشش کی لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ کمرے میں اندھیرا تھا لیکن روشنی کرنے کو اس کا جی بھی نہیں چاہ رہا تھا۔ اس نے دروازہ کھول کر کاریڈور میں جھانکا اور چلایا۔ "ارے کوئی ہے' بادشاہ پیاسا ہے............" لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ کہاں گئے سب لوگ' کہاں گیا وہ انسپکٹر؟ کیا یہ لوگ تخت و تاج چھوڑنے سے پہلے ہی مجھے اس طرح نظرانداز کردیں گے؟ ممکن ہے سب تھک گئے ہوں۔ تدفین کی تقریب تھی بھی تھکا دینے والی لیکن محل میں رات پوری طرح نہیں ہوتی تھی۔ کوئی نہ کوئی ہمہ وقت' ہر ضرورت کے لئے مستعد رہتا تھا۔ وہ خود وہسکی کی تلاش میں نکلا لیکن محل میں بھٹک جانے کا

خدشہ تھا۔ اس نے غصے میں دروازہ بند کیا اور انگریزوں کو برا بھلا کہنے لگا۔

پھر اس نے دروازے پر ہلکی سی دستک سنی۔ اس نے دروازہ کھولا............

حیرت سے اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ وہ سیسلی تھی............ لیکن بالکل مختلف سیسلی۔ وہ باریک سیاہ لباس پہنے ہوئے تھی۔ اس نے گڑبڑا کر اپنی نگاہیں جھکالیں۔

"میں نے تمہاری آواز سنی تھی۔ تم کہہ رہے تھے کہ تم پیاسے ہو۔" سیسلی نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"لل............ لیکن............ مم............ میرا............ مم............ مطلب۔"

"سب سوچکے ہیں۔ سارے دن کے تھکے ہوئے تھے نا............ تو ڈیئر............ 'میں تمہارے لئے یہ لائی ہوں۔"

اس بے تکلفانہ طرزِ تخاطب نے رچرڈ کے رہے سہے ہوش بھی اُڑا دیئے۔ سیسلی کے ہاتھ پشت کی جانب تھے پھر وہ سامنے لے آئی اور رچرڈ نے دیکھا کہ اس کے دونوں ہاتھوں میں ٹوکریاں تھیں اور ٹوکریوں میں برف لگی شراب کی بوتلیں............

"تمہیں شیمپئن پسند ہے نا ڈیئر؟"

اس بار رچرڈ کا گلا بالکل خشک ہوگیا۔ "مم............ مجھے............ معلوم............ نن............ نہیں۔" اس نے بمشکل کہا۔

"پی کر تو دیکھو۔"

رچرڈ سوچتا رہ گیا کہ اس ناخواندہ مہمان کا کیا کرے۔ اتنی دیر میں سیسلی گلاس اٹھا لائی اور اس نے بوتل کھول لی۔ اس نے ایک جام بنا کر دیا جو رچرڈ نے غٹاغٹ پی لیا۔ وہ نظریں اٹھانے سے گریز کر رہا تھا لیکن نظریں تھیں کہ بہکی جارہی تھیں۔

وہ پلاتی رہی اور وہ پیتا رہا۔ پھر وہ خواب گاہ کی طرف چلی گئی۔ اب رچرڈ اپنی مدد آپ کر رہا تھا۔ دونوں بوتلیں صاف کرنے کے بعد وہ خواب گاہ میں داخل ہوا۔ اور بستر پر گر پڑا۔ وہ نشے میں اس قدر ڈھت تھا کہ اسے یہ پتہ بھی نہ چلا کہ وہ وہاں تنہا نہیں ہے۔ اگلے ہی لمحے وہ بے سُدھ ہو چکا تھا۔ اس رات اسے اپنی اوفیلی کے سوا کچھ یاد نہیں تھا۔

☆======☆======☆

"آہ۔ یہ مہربان دھند۔" میٹ نے بے حد خوش ہو کر کہا۔ "ریڈ ہیوز آج پھر ہمارا ساتھ دے رہا ہے۔ یہ دھند ہمیشہ مغرب کی طرف سے اٹھتی ہے......... میڈ اِن آئرلینڈ۔"

دھند چھاتے ہی بادشاہ کے پرستار کھسکنے لگے تھے۔ "یہ چکر میری سمجھ میں نہیں آتا۔" ڈان نے کہا۔ "اتنے سارے احمق، بادشاہ کو دیکھنے کے لئے گھنٹوں ڈٹے رہے ہیں۔"

"اور چہرے دیکھو تو یوں لگتا ہے، جیسے آسمان پر کسی خاص ستارے کو دیکھ رہے ہوں۔" فل نے ٹکڑا لگایا۔

آسمان پر کوئی ستارہ نہیں تھا۔ دھند بہت تیزی سے اپنا تسلط جما رہی تھی۔ بلی ڈون بریگیڈ والوں کے دل مسرت سے لبریز تھے۔ یہ دھند ان کے لئے تائید غیبی کی حیثیت رکھتی تھی۔ کامیابی کا شگون تھی، یہ دھند......... دوسری طرف انہیں کیون کا خیال تھا۔ انہیں کیون کی نگاہوں کی وہ مایوسی اور التجائیہ کیفیت یاد تھی۔ وہ سب متفق تھے کہ انہیں کیون کو بہرطور اس مصیبت سے نکالنا ہے......... کیونکہ پھنسایا بھی تو انہوں نے ہی تھا۔ اب ریڈ ہیوز کی مدد، اس دھند نے ان کے حوصلے بلند کر دیئے تھے وہ بہت پُرجوش تھے۔

اس سلسلے میں خود انگریزوں نے بھی ان کی خاصی مدد کی تھی۔ ان دنوں بکنگھم پیلس پوری قوم کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔ کچھ لوگوں کو اس صورتِ حال کو منفعت بخش بنانے کی سوجھی۔ بازار میں شاہی خاندان کی اور خصوصاً رچرڈ کی بچپن کی تصویروں کا سیلاب آ گیا۔ ان کے ساتھ ہی بکنگھم پیلس کی ہر زاویے سے بے شمار تصاویر بکنے لگیں۔ اس کے علاوہ کچھ لوگوں نے محض محل کا نقشہ ہی فروخت کرنا شروع کر دیا۔ وہ نقشہ بلی ڈون بریگیڈ کے لئے نعمت عظمیٰ کا درجہ رکھتا تھا۔ اس میں رائل سوئٹ کا محلِ وقوع بالکل واضح تھا۔

اب سڑکیں سنسان ہو چکی تھیں۔ بریگیڈ کے لوگ اندھوں کی طرح ٹٹولتے ٹٹولتے محل کی طرف پیش قدمی کر رہے تھے۔ دھند اتنی دبیز ہو گئی تھی کہ برابر کھڑے آدمی کو دیکھنا بھی ناممکن تھا۔ محل بھی نگاہوں سے اوجھل تھا تاہم وہ کسی نہ کسی طرح محل تک پہنچ ہی گئے۔ محل کے دروازے بند تھے گویا انہیں جنگلا پھلانگنا تھا۔

وہ کچھ دیر اسی سلسلے میں بحث کرتے رہے......... دھند دبیز تر ہوتی گئی۔ ان کے پاس سیڑھی بھی نہیں تھی۔ اب ایک ہی صورت تھی......... وہ یہ کہ وہ ایک دوسرے کو سیڑھی کی جگہ استعمال کریں، لیکن جنگلے کے پاس پہنچ کر یہ کام خاصا دشوار معلوم ہونے لگا۔ بوڑھے ڈان اور بارٹ کو بطور سیڑھی استعمال کرکے میٹ، فل اور ٹم جنگلے پر پہنچے۔ فل اور ٹم نے نیچے اتر کر وہ کام کیا جو انہیں کرنا تھا۔ انہوں نے نیچے سے ڈان اور بارٹ کو دھکیلا جب کہ میٹ انہیں اوپر کھینچتا رہا۔ خدا خدا کرکے وہ دونوں بھی جنگلے تک پہنچ ہی گئے۔

بلی ڈون بریگیڈ دشمن کے قلعے میں داخل ہو چکی تھی۔ غدار تو خیر وہ کبھی نہیں رہے تھے......... لیکن اس دن انہوں نے بزدلی کا جوا بھی اتار پھینکا۔ آج انہیں گرفتاری کا خوف بھی نہیں تھا۔ انہیں صرف اپنے کام سے غرض تھی۔ آئرلینڈ کی دھند ان کی مدد کے لئے موجود تھی۔

یادداشت کے سہارے وہ نقشے کے مطابق بڑھتے رہے۔ انہیں خوب اندازہ تھا کہ پہرے دار کہاں کہاں موجود ہوں گے۔ محل کے متعدد دروازے تھے......... مگر ہر دروازے میں برگلر الارم نصب تھا۔ ریڈ ہیوز کی تائید کے باوجود وہ الارم والا خطرہ مول نہیں لے سکتے تھے۔ وہ سنگی دیوار سے چپک کر چلتے رہے۔ میٹ کو یقین تھا کہ ان کے لئے کوئی نہ کوئی دروازہ ضرور کھلے گا اور ہوا بھی یہی......... کہیں قریب ہی دروازہ کھلنے کی چرچراہٹ سنائی دی۔ پھر قدموں کی چاپ......... اور اس کے بعد مردانہ آوازیں ابھریں۔ "دیکھو......... اس لعنتی دھند میں بھلا کچھ نظر آئے گا۔" کسی نے کہا۔

"خاک نظر آئے گا۔" دوسرا بولا۔

"لیکن انسپکٹر روڈنی نے سختی سے حکم دیا ہے کہ سنتری محض دکھاوے کے لئے ہیں......... ہمیں گشت کرنا ہو گا۔"

بریگیڈ کو اندازہ ہو گیا کہ ان دونوں کا تعلق اسکاٹ لینڈ یارڈ سے ہے۔

"گشت کیا کریں، جب کچھ نظر ہی نہیں آ رہا۔"

"فضول باتیں مت کرو۔ انسپکٹر کا اصرار بلاسبب نہیں ہو سکتا۔"

"اسے کیسے پتہ چلے گا کہ ہم باہر نہیں گئے تھے اور باہر تو ہم اس وقت بھی

ہیں۔"

"ٹھیک ہے............ تو چلو واپس چلیں............ دروازہ کہاں ہے؟"

"ہائیں کھو گیا دروازہ!"

"کچھ سمجھ میں نہیں آرہا۔ ہم تین چار قدم ہی تو آگے آئے ہیں۔"

"پلٹ کر تین چار قدم چلو۔"

"کمال ہے............ دروازہ ہی ندارد۔"

"چلو دیوار ہی تلاش کرلو۔ اس کے ساتھ ساتھ چلتے رہیں گے۔"

"لیکن دیوار کہاں ہے؟"

آوازیں آہستہ آہستہ دور ہوتی چلی گئیں۔ اس دوران بیلی ڈون بریگیڈ کو وہ گمشدہ دروازہ مل گیا............ انہوں نے اندر گھس کر آہستگی سے دروازہ بند کرلیا۔ اندر راہداری میں ہلکی سی روشنی تھی۔ میٹ کا اعتقاد اور پختہ ہوگیا۔ آئرلینڈ کی بزرگ روحیں ان کے ساتھ تھیں۔ وہ دائیں............ کبھی بائیں مڑتے رہے............ زینے چڑھتے اترتے رہے۔ سارے کاریڈور انہیں ایک جیسے ہی لگ رہے تھے۔ بس وہ ریڈ ہیوز کے سہارے چل رہے تھے۔ پھر وہ ایک ایسے کاریڈور میں آئے' جو نسبتاً زیادہ روشن تھا۔ وہاں سرخ قالین بچھے ہوئے تھے۔ "مجھے تو شک ہے کہ یہاں کوئی رہتا بھی ہوگا۔" ڈان نے سرگوشی کی۔

"سینکڑوں لوگ ہوں گے یہاں۔" میٹ نے بھی سرگوشی میں جواب دیا۔ "لیکن اس وقت سب سو رہے ہوں گے۔ پہرے دار باہر دھند میں بھٹک رہے ہوں گے۔"

بہرحال' انہیں کسی رکاوٹ کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ وہ ذہن میں محفوظ نقشے کی مدد سے آگے بڑھ رہے تھے اور اب شاید اپنی منزل پر پہنچ گئے تھے۔

"یہ ہے وہ دروازہ۔" میٹ نے دروازے کے سامنے رکتے ہوئے کہا۔ "وہ اندر ہی اندر ہوگا۔ خدا جانے' وہ اسے پابہ زنجیر رکھتے ہوں۔"

"اس سے کہو گے کیا؟" ڈان نے پوچھا۔ "اب وہ انگلینڈ کا بادشاہ ہے۔"

"یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ ویسے شہزادہ تو وہ شروع ہی سے تھا۔"

وہ دستک نہیں دے سکتے تھے۔ کیا پتہ............ اندر اسکاٹ لینڈ یارڈ والے موجود ہوں۔ میٹ نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ ہلکی سی چرچراہٹ کے ساتھ

کھل گیا۔ اندر گہری تاریکی تھی' جب کہ ان لوگوں کے پاس ٹارچ تک نہیں تھی۔ میٹ بے دھڑک اندر داخل ہوگیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی تقلید کی۔ اب ہچکچاہٹ کا کیا سوال تھا۔

"دروازہ بند کردو۔" میٹ نے کہا۔

کسی نے دروازہ بند کردیا۔ کچھ دیر وہ خاموشی سے تاریکی میں کھڑے سن گن لیتے رہے۔ بالآخر کچھ دیر بعد انہیں خراٹوں کی آواز سنائی دی۔ "یہ تو کیون ہے' میٹ۔" بارٹ نے کہا۔

"اور اگر وہی ہے تو بے فکری سے سو رہا ہے............ میرا خیال ہے بادشاہ بن کر خوش ہے۔ کہیں ہمیں غلط فہمی تو نہیں ہوئی؟"

وہ بڑی احتیاط سے فرنیچر سے بچتے بچاتے آگے بڑھتے رہے۔ خراٹوں کی آواز کے سہارے وہ جہازی سائز کے ایک بیڈ تک پہنچ گئے۔

"کیون............ کیون او کوئن۔" میٹ نے آہستہ سے اسے پکارا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ لڑکا ہڑبڑا کر اٹھے اور شور مچادے۔

خراٹوں کی آواز تھم گئی۔ چند لمحے خاموشی رہی............ پھر کسی نے سرگوشی میں پوچھا۔ "کون ہے؟"

"میٹ او کوئن............ مع بیلی ڈون بریگیڈ۔" میٹ نے جواب دیا۔

"خدا رحم کرے............ تم یہاں پہنچے کیسے؟"

"دھند کے سہارے............ ویسے اب تو خاصی مشق ہوگئی ہے دھند میں چلنے کی۔"

کپڑوں کی سرسراہٹ سنائی دی' پھر کیون اٹھ بیٹھا۔ "واقعی' یہ تو تم ہو۔" اس نے کہا۔ "تم ہربرٹ بینسن ہو نا' جو آیاؤں سے معصوم بچے چھین بھاگتا ہے؟"

"ہاں............ میں ہی ہوں۔" میٹ نے کہا۔ کیون کے لہجے کی تلخی نے اسے دہلا دیا۔ "میں نے............ اور میرے ساتھیوں نے تمہیں اغوا کیا تھا' لیکن میں نے کیا کیا تھا' میں نے تو ریڈ ہیوز کی ہدایت پر عمل کیا تھا' جو اس نے دلدلی علاقے میں مجھے دی تھی۔"

اب کیون کے چونکنے کی باری تھی۔ "ریڈ ہیوز!" اس کے لہجے میں استعجاب تھا۔

"ہاں.......... ریڈ ہیوز نے آئرلینڈ کی سربلندی اور برطانیہ کے زوال کے لئے یہ ترکیب بتائی تھی کہ مجھے نام کے بدلے نام لینا ہو گا۔"

"نام کے بدلے نام! اس کا کیا مطلب ہوا؟"

"مطلب سمجھنے کے لئے تو ہمیں بھی سر کھپانا پڑا تھا۔ وہ انگریز بادشاہ ہی تو تھے جو اوکوئن خاندان کے سپوتوں کو نسل در نسل مٹاتے رہے تھے۔ میں آخر اوکوئن تھا۔ میرے بعد میری نسل فنا ہو جاتی۔ تم انگریز بادشاہ کے اکلوتے بیٹے تھے۔ میں نے اپنے خاندان کے ہزاروں افراد کے بدلے تمہیں لے لیا۔"

"ہمیں فوراً یہاں سے نکل لینا چاہئے۔" ٹم نے متفکرانہ انداز میں کہا۔ "یہ باتیں باہر نکل کر بھی کی جاسکتی ہیں۔"

"تم ٹھیک کہتا ہے۔" میٹ نے کہا۔ "جلدی سے کپڑے پہنو، ہم صرف تمہیں واپس لے جانے کے لئے آئے ہیں۔"

کیون نے سوئچ دبا کر روشنی کر دی۔ وہ سب اندھیرے کے عادی الوؤں کی طرح پلکیں جھپکانے لگے۔ کیون نے جلدی جلدی کپڑے پہنے اور کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔ بریگیڈ بھی اس کے پیچھے پیچھے تھی۔

"واہ.......... کیا زبردست دھند ہے۔" میٹ نے کہا۔ "بالکل ویسی، جیسی اغوا والے دن تھی اور آج پھر ہم تمہیں اغوا کر رہے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان معاملات میں ریڈ ہیوز کا ہاتھ ہے۔"

"اچھا.......... جب تم پہلی مرتبہ مجھے اٹھا لے گئے تھے اس روز بھی دھند تھی؟" کیون نے پوچھا۔ "یہ دھند کس سلسلے میں اتری تھی؟"

میٹ نے سر کھجایا اور اپنے ساتھیوں کو دیکھا لیکن وہ سب خاموش تھے۔

"کس قدر احمقانہ بات ہے۔ پہلے تو تم نے انگلینڈ پر زوال لانے کے لئے مجھے اغوا کیا اور.........." کیون بولا۔

"ریڈ ہیوز کے کہنے پر۔" میٹ نے اس کی بات کاٹ دی۔

"چلو، یہی سہی، لیکن انگلینڈ پر زوال نہیں آیا۔ تم مجھے آئرلینڈ لے گئے۔ مجھے بیلی ڈون لے گئے.........."

"تم نے وہاں بہت اچھی زندگی گزاری.......... کیا میں غلط کہہ رہا ہوں۔

تمہاری ماں.......... میرا مطلب ہے کیٹ کا دعویٰ غلط نہیں ہے کہ اچھے مسیحی اور اچھے آئرش کی پرورش کے لئے آئرلینڈ دنیا میں سب سے اچھا مقام ہے۔ تم انگلینڈ کے بادشاہ بن کر بھی اتنے فائدے میں نہ رہتے۔"

"ممکن ہے، ایسا ہو لیکن فی الحال تو میں مصیبت میں ہوں۔" کیون نے کراہتے ہوئے کہا۔

"کیسی مصیبت؟"

"میں واپس جانا چاہتا ہوں۔ میں آئرلینڈ میں پلا بڑھا ہوں۔ میں ہمیشہ آئرش رہوں گا۔ مجھے آئرلینڈ کی فضاؤں سے.......... وہاں کے لوگوں سے پیار ہے۔ میرے نزدیک انگلینڈ کی بادشاہت، آئرلینڈ کی غربت کے مقابلے میں ہیچ ہے۔ مجھے انگریزوں سے نفرت ہے۔ وہ رُوئے زمین کے سب سے گھٹیا انسان ہیں لیکن اٹھارہ سال آئرلینڈ میں گزارنے کے بعد اب میں وہاں واپس بھی نہیں جاسکتا۔"

"کیوں نہیں جاسکتے، ہم تمہیں واپس لے جانے کے لئے ہی تو آئے ہیں۔" ٹم نے حسبِ معمول کراہتے ہوئے کہا۔

"اب صورتِ حال یہ ہے کہ میں انگریز ہوں.......... اور بیلی ڈون میں کسی انگریز کے لئے کوئی جگہ نہیں۔"

"کیا باتیں کر رہے ہو۔ تم میرے بیٹے ہو۔" میٹ نے اس پر آنکھیں نکالیں۔

"ہرگز نہیں۔"

"نام کے بدلے نام حاصل کرنا تھا، سو میں نے تمہیں چرا لیا۔"

"چرانے سے کسی چیز کی ملکیت تبدیل نہیں ہو جاتی۔ مجھے یقین ہے کہ ریڈ ہیوز مجھے تمہارا بیٹا نہیں بنانا چاہتا تھا۔ دوسری بات یہ کہ اگر میں نشے میں نہیں تھا تو ریڈ ہیوز سے میں بھی ملا ہوں۔ اس نے مجھے بھی انگلینڈ کو تسخیر کرنے کی ہدایت.........."

"لیکن تم تسخیر نہیں کرنا چاہتے کیونکہ تم خود انگریز ہو۔"

"خاموش رہو میٹ اوکوئن، ورنہ میں تمہاری حقیر ٹھوڑی پر شاہی گھونسہ رسید کر دوں گا۔ میں صرف اتنا سا انگریز ہوں کہ میرے ماں باپ انگریز تھے.......... اور وہ بھی میرے لئے اجنبی ہی رہے ہیں لیکن انگریز یہ بات نہیں سمجھ رہے۔ وہ میری اس غیر ارادی خطا کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔ آئرش لوگ احمق ہوتے ہیں۔ میٹ اب

تم سوچو گے کہ یہ ایک انگریز بول رہا ہے............ اور خود احمق ہونے کی وجہ سے تم یہ بات سمجھ بھی نہیں سکو گے۔ بہرحال' میں بتاؤں گا ضرور۔ ہم دونوں ہی ریڈ ہیوز پر یقین رکھتے ہیں۔ ٹھیک ہے نا؟ اس کے بارے میں ہمارے خیالات مشترک ہیں۔ مثلاً وہ ضرورت پڑنے پر آئرلینڈ سے دھند ایکسپورٹ کرتا ہے' انگلینڈ کے لئے............ اب حماقت کا ثبوت یہ ہے کہ اگر ریڈ ہیوز دھند بھیج سکتا ہے............ تو وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ ٹھیک ہے نا؟"

میٹ نے احمقانہ انداز میں سر کو جنبش دی۔

"میرا خیال ہے' دلدلی علاقے میں تم سے ملنے سے پہلے ہی سے ریڈ ہیوز کسی لمبے چکر میں تھا۔ میرا خیال ہے' اس نے آئرلینڈ کی دھرتی سے ایک بیج نکالا............ اور اسے سمندر پار پہنچا کر بکنگھم پیلس میں بو دیا۔" کیون نے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟"

"وہ بیج میں تھا۔"

"کیا؟"

"ہاں............ شاید میں ریڈ ہیوز کا بیٹا ہوں۔"

ان سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔

"لیکن تمہاری ماں تو انگریز ہی رہی۔" فل نے اعتراض کیا۔

"یہ پے چیدہ سائنسی مسئلہ ہے' ممکن ہے انگلینڈ پہنچنے سے پہلے ہی بیج کی نمو شروع ہو گئی ہو۔" کیون بولا۔

"یعنی تمہاری کوئی ماں نہیں تھی؟" فل کے لہجے میں حیرت تھی۔

"خدا جانے............ لیکن اگر کوئی ہے تو وہ کوئی آئرش عورت ہی ہو گی............ بلکہ کیٹ ہو گی۔"

"وہ تمہاری یہ بکواس سنے گی تو کس قدر خوش ہو گی۔" میٹ نے تپ کر کہا۔

"میں ثابت کر سکتا ہوں۔ انگریز خود کہتے ہیں کہ میں ان جیسا نہیں ہوں۔ پھر یہ بھی سوچو کہ میرے اغوا کے بعد ضرورت کے باوجود میرے ماں باپ میرا کوئی نعم البدل پیدا نہ کر سکے۔"

"ہاں............ یہ بات تو ہے۔" میٹ نے اعتراف کیا۔

"میں ہر اعتبار سے آئرش ہوں لیکن انگریز اور آئرش' دونوں سمجھ رہے ہیں کہ میں انگریز ہوں۔ یہ مجھ پر عذاب ہے۔"

"تو اب تمہارا کیا بنے گا؟" میٹ نے افسردہ لہجے میں کہا۔ "اب میں تمہاری دشواری سمجھ رہا ہوں۔"

"میرے باپ ریڈ ہیوز نے مجھے ایک کام کے لئے کہا ہے۔ اس نے کہا تھا کہ اپنا نام انگلینڈ میں لکھ لو۔ اسی لئے تو اس دن دھند اتری تھی۔ اس دھند نے ہی مجھے محل میں پہنچایا تھا۔ انگریز خود مجھے یہاں لے آئے تاکہ میں اپنا نام لکھ سکوں۔"

"تو تم نے اپنا نام لکھ لیا؟"

"کل صبح لکھوں گا' جب وزیراعظم تخت و تاج سے دست برداری کی دستاویز لائے گا۔"

"دست برداری۔" سب بیک زبان بولے۔

"ہاں............ میں ان کا بادشاہ نہیں بننا چاہتا۔ میرے بعد کوئی بادشاہ نہیں ہو گا۔ یعنی تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ نام کے بدلے نام تم نے اوکوئن کے بدلے انگریزوں کی شاہی نسل ختم کر دی۔ اب ممکن ہے انگلینڈ پر زوال آ جائے۔"

"تو تم محل چھوڑ رہے ہو۔"

"ہاں' صبح میں محل چھوڑ دوں گا۔"

"گویا ہمیں یہاں نہیں آنا چاہئے تھا۔" ٹم کراہا............ "تمہیں مدد کی ضرورت نہیں تھی۔"

وہ سب ایک ہی بات سوچ رہے تھے۔ ایک طرف نام کے بدلے نام............ دوسری طرف نام لکھنا............ دوبار کی دھند کی تو یہ وضاحت موجود تھی' لیکن تیسری بار دھند کیوں نمودار ہوئی؟

"یہ ریڈ ہیوز میری سمجھ میں نہیں آیا۔" میٹ نے سب کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا۔ "اس نے تیسری دھند بھیجنے کی زحمت اٹھائی' صرف اس لئے کہ ہم باہم گفتگو کریں۔"

وہ سب دہشت زدہ سے کھڑے تھے۔ انہیں خدشہ تھا کہ ریڈ ہیوز کسی اور ہی چکر میں ہے۔ وہ سب بے وقوف تھے کہ کچھ سمجھ نہیں سکتے تھے۔ اب تو کیون بھی

خاموش تھا............ حالانکہ کچھ دیر پہلے بہت عقل مند بن رہا تھا۔ شاہی خواب گاہ پر خاموشی مسلط تھی۔

پھر اچانک اس خاموشی میں ایک اجنبی آواز سنائی دی۔ "رچرڈ ڈارلنگ۔" آواز بہت ہلکی تھی۔

"آواز............ یہ کیسی آواز تھی؟" ٹم نے گھبرا کر کہا۔

"کس کی آواز تھی یہ؟" فل نے پوچھا۔

"ریڈ ہیوز کی تو نہیں ہو سکتی۔" میٹ نے کہا۔ "بارٹ تم بتاؤ' آخر ملاح ہو سمتوں کا اندازہ لگا سکتے ہو۔"

بارٹ نے چند لمحے اِدھر اُدھر دیکھا۔ وہ اس کی مہارت اور تجربے کے امتحان کی گھڑی تھی۔ "آواز بیڈ کی طرف سے آئی ہے۔" بالآخر اس نے اعلان کیا۔

وہ سب تفتیش کی غرض سے بیڈ کی طرف بڑھ گئے۔ وہاں جو نظارہ ان کا منتظر تھا وہ بلی ڈون کے سادہ لوح لوگوں کے ہوش اُڑا دینے کے لئے کافی تھا۔ وہ بے حد حسین لڑکی تھی............ نازک سی' وہ بستر پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس نے گردن تک چادر کھینچ رکھی تھی۔

"یہ کون ہے؟" میٹ نے گڑبڑا کر پوچھا۔

"سیسلی کارلٹن۔" کیون نے جواب دیا۔

"یہ کہاں سے آئی؟"

"مجھے یاد آتا ہے کہ یہ شراب لائی تھی۔" کیون کے لہجے میں الجھن تھی۔ "لیکن میرا خیال تھا کہ وہ واپس جا چکی ہے لیکن............"

لڑکی کیون کو سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ "رچرڈ ڈارلنگ............ کون ہیں یہ لوگ؟" اس نے پوچھا۔

میٹ او کوئن کے ذہن میں ایک اندیشہ چبھ رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اسے لفظوں میں کیسے بیان کرے۔ "یہ............ تم............ میرا مطلب ہے............ تم اسی بستر پر سوئے تھے؟"

کیون یاد کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ "شاید ایسا ہی ہے۔ دراصل میں نے بہت زیادہ پی لی تھی............ شیمپین۔"

"شیمپین............ یعنی وہسکی چھوڑ کر؟"

"یہاں شیمپین کے علاوہ کچھ تھا ہی نہیں۔"

"تم نشے میں دُھت تھے............ یہ پرانی عادتِ بد............"

"یہ آئرش عادت ہے میٹ۔" کیون نے مدافعانہ لہجے میں کہا۔ "اس سے ثابت ہوتا ہے کہ میں آئرش ہوں۔"

"لیکن تم یہاں............ اس لڑکی کے ساتھ؟"

کیون کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ اب وہ میٹ کا مطلب سمجھ گیا تھا۔ "میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ تم آئے ہو تو میں سو رہا تھا۔ مجھے کچھ معلوم نہیں۔"

"لیکن سونے سے پہلے تم لوگ جاگ رہے ہوگے۔" میٹ نے پھنکارتے ہوئے کہا۔ "تم نے یہ کیا کیا مردود آدمی............ میں نے نام کے بدلے نام حاصل کرنے کے لئے اپنی عمر گنوا دی۔ اب بادشاہوں کی نسل بھی میری نسل کی طرح ختم ہونے والی تھی لیکن تم تو ولی عہد فراہم کرنے کے چکر میں پڑ گئے۔ آہ' تم نے سب کچھ برباد کردیا۔" میٹ کی ساعت میں اس وقت دردناک صدائیں گونج رہی تھیں۔ آئرلینڈ کی بزرگ روحیں بَین کر رہی تھیں۔ "کیون او کوئن' تم غدار ہو۔" میٹ نے چیخ کر کہا۔

کیون کا جسم لرز رہا تھا۔ وہ اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا جیسے بھاگنے کا راستہ تلاش کر رہا ہو لیکن کوئی راستہ نہیں تھا۔ تھک ہار کر وہ سیسلی کی طرف متوجہ ہوا۔ "سیسلی' مجھے سچ سچ بتاؤ کیا ہم نے............ واقعی؟"

سیسلی نے اثبات میں گردن ہلا دی۔

"چلو چھٹی ہوئی۔" میٹ نے سرد آہ بھر کر کہا۔ "اب تمہیں لے جانے کا کوئی فائدہ ہے اور نہ تمہارے تاج و تخت چھوڑنے کا............ بے چارہ ریڈ ہیوز بھی مایوس ہوگا۔ تم نے بادشاہوں کی نسل چلانے کا سامان کردیا ہے۔ شیطانی طاقتیں جیت گئیں۔ اب تمہیں اس عظیم ترین گناہ کا کفارہ ادا کرنا ہوگا کیون او کوئن! انگلینڈ کے بادشاہوں کی نسل جاری رہے گی۔"

"ہرگز نہیں۔" کیون نے مٹھیاں بھینچ کر کہا۔ "میں اب اپنا نام کیسے لکھوں گا؟ اس سے فائدہ کیا ہوگا؟ واقعی سب کچھ برباد ہوگیا۔"

"ڈیئر............ کیوں پریشان ہو؟" سیسلی نے بڑی محبت سے کہا۔ "تم نے اپنا نام

ٹھیک تو کرلیا۔ اب تم کیون او کوئن نہیں رچرڈ ہو۔ نام درست ہوگیا ہے۔"

"درست ہوگیا؟" وہ سب حیران رہ گئے۔

"میرے خدا۔" میٹ نے دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا۔ "ریڈ ہیوز نے تم سے یہی کہا تھا نا کہ "رائیٹ یورنیم ان انگلینڈ۔"

"ہاں........... یہ بھی ذہن میں رکھو کہ ریڈ ہیوز پڑھا لکھا نہیں تھا۔" عالم فاضل فل نے وضاحت کی وہ۔ "Write اور Right کے تلفظ میں فرق نہیں کرسکا ہوگا۔ اس نے یقیناً نام درست کرنے کی یعنی صحیح نام اپنانے کی ہدایت دی ہوگی۔"

"اس کا مطلب ہے' ریڈ ہیوز چاہتا ہے کہ میں بادشاہت سنبھال لوں؟" کیون نے لرزیدہ آواز میں دریافت کیا۔

"اس کا مطلب تو یہی ہے۔"

"لیکن کیوں؟"

یہ ایک اور الجھن تھی۔ ریڈ ہیوز کی کوئی بات پوری طرح کبھی سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ نام کی درستی سے انگلینڈ کی تسخیر کا کیا تعلق ہوسکتا ہے۔ اچانک میٹ کو اپنا دماغ روشن روشن محسوس ہونے لگا۔ اس نے کھڑکی سے باہر دھند کو دیکھا۔ دھند اچھل رہی تھی........... زندہ انسانوں کی طرح متحرک تھی' لیکن وہ غصے کا انداز نہیں تھا۔ وہ فاتحانہ رقص تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ صحیح راستے پر چل رہے ہیں۔ میٹ کھڑکی سے پلٹ آیا۔ سیسلی فاتحانہ انداز میں کھڑکی کے پاس کھڑی تھی۔

"اب ہم دھیمی آواز میں بات کریں گے۔" میٹ نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ "میں نہیں چاہتا کہ لڑکی ہماری باتیں سنے۔"

"کیا بات ہے میٹ؟" کیون نے پُرتشویش لہجے میں سوال کیا۔

"دیکھو........... پہلی دھند نے ہمیں' تمہیں اغوا کرکے آئرلینڈ پہنچنے میں مدد دی۔ تم اٹھارہ سال ہمارے پاس رہے۔ پھر ریڈ ہیوز نے تمہیں انگلینڈ جانے کی ہدایت کی۔ اب دوسری دھند نمودار ہوئی........... اس نے تمہیں پکڑوایا........... ہمیں نہیں۔ یوں تم بادشاہ بن گئے۔ آج تیسری دھند نمودار ہوئی تاکہ ہم محل میں داخل ہوکر تم سے بات کرسکیں........... سمجھ سکیں کہ انگلینڈ کو کیسے تسخیر کیا جاسکتا ہے۔ یہ تسخیر ہی تو ہے کہ انگلینڈ کے تخت پر کوئی آئرش بیٹھے........... اور انگریزوں پر حکمرانی

کرے۔ یہی تسخیر ہے........... اور یہی زوال ہے۔" کھڑکی سے باہر دھند پُرمسرت انداز میں رقص کررہی تھی۔ میٹ نے خوشی سے دھند کو دیکھا اور بولا۔ "کیون او کوئن........... تم یہاں آئی آر اے کی بکنگھم پیلس بریگیڈ کے قیام کی دلیل ہو۔"

☆======☆======☆

انسپکٹر روؤنی نے وہ نسوانی چیخ سنی۔ پہلے تو وہ سمجھا کہ یہ سیسلی ہوگی۔ چیخ بہت دردناک تھی۔ انسپکٹر' لیڈی کارلٹن کے گیسٹ سوئٹ میں کرسی پر بیٹھا اونگھ رہا تھا۔ وہ چیخ سن کر اٹھا' اس نے دروازہ کھولا اور کاریڈور میں لپکا لیکن وہ ٹھٹک کر رہ گیا۔ اسے ڈولین نظر آئی۔ وہ دونوں ہاتھ اٹھائے مٹھیاں بھینچے کھڑی تھی۔ وہ وہاں کیا کررہی تھی؟ لیکن اس کے سامنے چھ افراد بھی تھے........... اجنبی چہرے۔ ان میں بادشاہ بھی تھا اور وہ سب ڈولین سے کترا رہے تھے۔

انسپکٹر تیزی سے آگے بڑھا لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ ڈولین کا جارحانہ انداز کچھ اور ہی بتا رہا تھا۔ وہ انداز تو صرف ایک شخص کے لئے مخصوص تھا۔ ہربرٹ بینسن کے لئے........... لیکن بادشاہ وہاں کیا کررہا تھا؟

ایک شخص خاص طور پر ڈولین کا ہدف تھا........... اور وہی یقینی طور پر ہربرٹ بینسن تھا۔ وہ بری طرح خوف زدہ تھا اور اپنے ساتھیوں کے پیچھے چھپ رہا تھا۔

"یہ........... یہ ہربرٹ بینسن ہے۔" ڈولین نے میٹ کی طرف جھپٹتے ہوئے کہا۔ میٹ جھکائی دے کر بال بال بچا۔

"ہٹو سامنے سے۔" بادشاہ شاہانہ انداز میں چیخا۔ "اس کا پیچھا چھوڑ دو' ورنہ میں تمہیں کاٹ کھاؤں گا۔"

ڈولین ٹھٹک گئی۔ خدا جانے رعب شاہی کی وجہ سے یا شاہی دانتوں کے خوف کی وجہ سے۔ انسپکٹر کے پاس اس وقت ایک ہی ہتھیار تھا........... پولیس وِسل! اس نے وِسل ہونٹوں سے لگالی۔

"اگر تم نے وسل بجائی تو میں تمہیں گرفتار کرادوں گا۔"

"یور میجسٹی؟" انسپکٹر کے منہ سے وسل چھوٹ گئی۔

"یہ........... یہ ہربرٹ بینسن ہے۔" ڈولین نے انسپکٹر کو ملتجی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

لیکن انسپکٹر گومگو کے عالم میں تھا۔ ہربرٹ کی گرفتاری اس کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد تھا............ لیکن وہ بادشاہ کی دھمکی کو کیسے نظرانداز کرسکتا تھا۔ وہ ان پانچوں کو تکتا رہا۔ ہربرٹ کا چہرہ اسے جانا پہچانا لگ رہا تھا۔ بالآخر اسے یاد آہی گیا۔ اس نے اس شخص کو اوفیلی بار میں دیکھا تھا۔ انسپکٹر کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ وہ پانچوں تو سادہ لوح دہقان تھے۔ انہوں نے اس صدی کے سب سے بڑے جرم کا ارتکاب اتنی کامیابی سے کیسے کرلیا۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا لیکن شہادت اور پھر ان لوگوں کے ساتھ بادشاہ کا رویہ یقین دلانے کے لئے کافی تھا۔ پھر انسپکٹر کو خیال آیا کہ انہیں گرفتار کرنا اس کا فرض ہے۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے دامن کا دھبہ دھونا بہت ضروری تھا۔

"جنٹلمین۔" اس نے کہا۔ "میں آپ کو گرفتار کرتا ہوں۔ تاجِ برطانیہ کے نام پر۔"

"انسپکٹر............ تاج کون ہے؟" بادشاہ نے پوچھا۔

"آپ ہی یور میجسٹی۔"

"تو تاج تمہیں حکم دیتا ہے کہ انہیں گرفتار نہ کرو۔"

انسپکٹر کا دماغ گھوم گیا۔ "لیکن آپ تو تخت و تاج سے دست بردار ہو رہے ہیں۔"

بادشاہ مسکرا دیا۔ "میں نے ارادہ بدل لیا ہے۔ صبح وزیراعظم آئے گا تو میں اس سے کہوں گا کہ تاج پوشی کی تقریب کے انتظامات کرلے۔"

انسپکٹر کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"سمجھے انسپکٹر!" بادشاہ نے مزید کہا۔ "یہ میرے دوست ہیں اور مجھ سے ملنے آئے ہیں۔"

"لیکن یہ اندر کیسے آئے؟"

"بس چلے آئے۔"

"میرے آدمیوں سے بچ کر؟"

"ظاہر ہے۔"

انسپکٹر کو چکر آگئے۔ اٹھارہ سال سے وہ ایسے ہی محیرالعقول واقعات سے نبرد آزما

رہا تھا۔

"میں نے تخت و تاج کے مسئلے پر اپنے دوستوں سے بات کی ہے۔" بادشاہ نے کہا۔ "ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ تخت و تاج کو ٹھکرانا عقل مندی نہیں ہے۔"

انسپکٹر اور چکرا گیا۔ یہی تو اس کا مقصد تھا۔ کیا سیسلی کامیاب ہوچکی ہے؟ نہیں............ یہ آئرش بدمعاش بادشاہ کو اغوا کرنے کی نیت سے آئے ہوں گے لیکن بادشاہ نے انکار کردیا ہوگا۔ کچھ بھی ہو فتح تو اس کی ہی ہوئی تھی۔ ادارہ شہنشاہیت بچا لیا گیا تھا۔ اب اگر بادشاہ کی یہی خواہش ہے تو ان بھکاریوں کو چھوڑ دینے میں کیا حرج ہے؟ بہرحال' دیکھا جائے تو ان بیچاروں نے برطانیہ کی خدمت کی ہے۔ اگر انہوں نے شہزادے کو اغوا نہ کیا ہوتا تو شہزادہ ایک عام بادشاہ ہوتا............ اس کے گرد سریت کا ہالہ نہ ہوتا............ اس کی شخصیت عوام کے لئے اتنی پُرکشش نہ ہوتی۔ اب وہ مقبول ترین بادشاہ تھا اور یہ ان آئرش احمقوں ہی کا کمال تھا۔

"یور میجسٹی' مجھے آپ کا فیصلہ سن کر خوشی ہوئی۔" انسپکٹر نے کہا۔

"لیکن انسپکٹر' میں اپنے دوستوں کی توہین برداشت نہیں کروں گا۔"

"ایسا ہی ہوگا یور میجسٹی۔"

"انہیں بحفاظت آئرلینڈ پہنچنا چاہئے۔"

"میں اس کی ضمانت دیتا ہوں یور میجسٹی۔"

"وقتاً فوقتاً یہ مجھ سے ملنے آتے رہیں گے۔ یہ بادشاہ کے دوست ہیں۔"

"بہتر یور میجسٹی۔" انسپکٹر نے کہا۔ فطری بات تھی۔ بادشاہ جن لوگوں کے درمیان رہا تھا............ پلا بڑھا تھا۔ ان سے اس کا لگاؤ فطری تھا۔ ویسے بھی ان لوگوں نے بادشاہ کے ساتھ اچھا ہی سلوک کیا ہوگا۔ پھر یہ بھی ہے کہ بادشاہ' بادشاہت کا عادی ہوتے ہوتے' ان کمترلوگوں کو بھول جائے گا۔

"ٹھیک ہے انسپکٹر' میرے دوستوں کے لئے کار نکلواؤ۔"

ڈولین اب تک سکتے کے عالم میں کھڑی تھی۔ "روڈنی!" اچانک وہ چیخی۔ "اسے مت جانے دو۔ یہ ہربرٹ بینسن ہے۔" پھر وہ ہربرٹ کی طرف جھپٹی۔ انسپکٹر کو ایسا لگا جیسے وہ پاگل ہوگئی ہے۔ اٹھارہ برس کی جستجو کے بعد اسے ہربرٹ بینسن ملا تھا............ اور صاف نکلا جارہا تھا۔ اس کی دیوانگی بھی فطری تھی۔ ہربرٹ نے پہلو

بجایا اور پھر خود کار انداز میں اس کا مکا حرکت میں آیا۔ ڈولین ڈھیر ہو گئی۔

"یور میجسٹی' آپ فکر نہ کریں۔" انسپکٹر نے کہا۔ "میں اس عورت کو سمجھاؤں گا کہ اس کی خاموشی ہی میں ملک و قوم کی بھلائی ہے۔"

چند لمحے بعد انسپکٹر بادشاہ کے آئرش دوستوں کو بڑے احترام سے کار کی طرف لے جارہا تھا۔ باہر آکر اسے احساس ہوا کہ اس موقعے پر بھی دھند موجود ہے' لیکن وہ کوئی فیصلہ نہ کرسکا کہ اسے اس دھند کا شکر گزار ہونا چاہیے یا............

☆======☆======☆

"تقریب میں اپنے غریب آئرش رشتے داروں کی موجودگی اس کے لئے تکلیف دہ ہوگی۔" کیٹ نے کہا۔ "ویسے بھی وہ انگریزوں کی پرائیویٹ تقریب ہے۔ اس میں ہمارا کیا کام۔" کیٹ نے کہا۔

کسی نے کوئی حجت نہیں کی۔ آخر کیٹ مادر ملکہ تھی۔ چنانچہ کوئی لندن نہیں گیا۔ انہوں نے ٹی وی پر تقریب دیکھی۔ اس روز بیلی ڈون میں جشن منایا گیا۔ وہ سب کیٹ کے مکان پر جمع تھے۔ سارا بیلی ڈون وہاں موجود تھا۔ فاگان اور سین بھی وہیں موجود تھے۔ ان دنوں وہ سنجیدگی سے آئرلینڈ کی تاریخ کے مطالعے میں مصروف تھے۔ وہ خود کو بیلی ڈون بریگیڈ میں شمولیت کے لئے تیار کررہے تھے۔ وہاں اینی بھی تھی۔ اب تو وہ کیٹ کا سایہ بن کر رہ گئی تھی۔ "آج تاج پوشی کی تقریب ہے۔" اس نے کیٹ سے سرگوشی میں کہا۔ "اور سیسلی کارلٹن کا کہیں نام نہیں ہے۔ اخبار والے بھی اس سلسلے میں خاموش ہیں' حالانکہ کئی مہینے ہوچکے ہیں۔"

"میں نے کہا تھا نا کہ کیون ایسے احمقانہ جال میں پھنسنے والا نہیں ہے۔" کیٹ نے جواب دیا۔ "اس رات محل میں کیون سے کوئی لغزش نہیں ہوئی تھی۔ میں آئرش مردوں کو خوب جانتی ہوں۔"

"جی............ ویسے اس بے حیا سیسلی کا برا حشر ہونا چاہیے۔ اس طرح شاہی خواب گاہ میں گھس جانا............"

"میں نے یہ بھی کہا تھا کہ کیون ایسے احمقانہ جال میں پھنسنے والا نہیں ہے۔ اینی............ اس کے دل میں تم ہی تم ہو میں اس کی ماں ہوں۔ یہ بات جانتی ہوں۔ میں تمہاری تربیت کروں گی' پھر وہ تمہارے سحر سے نہیں نکل سکے گا۔ تم مت گھبراؤ

اینی............ آخر میں مادر ملکہ ہوں۔"

اس روز کینن بھی آیا۔ اس کے انداز میں شرمیلا پن تھا جھجک تھی۔ اس نے گیٹ سے اجازت لی' تب اندر آیا۔ اندر آتے ہی اس نے مکان کو برکتوں کی دعائیں دیں۔ اس کا انداز بدلا ہوا تھا۔ "میں شروع ہی سے جانتا تھا کہ میٹ اوکوئن آئرلینڈ کو سربلندی دلائے گا۔" اس نے فخریہ لہجے میں کہا۔ "میرا خیال ہے' بیلی ڈون بریگیڈ کو پادری کی راہنمائی کی ضرورت ہوگی۔" یہ کہہ کر اس نے میٹ کو آنکھ ماری۔

ایک اجنبی مہمان بھی آیا تھا۔ وہ چھوٹے سے قد کا منحنی سا آدمی تھا۔ اس کے کندھے جھکے ہوئے تھے اور سر کے بالوں سے محروم تھا۔ اس کا نام لائم تھا............ اس نے بتایا کہ وہ ڈبلن میں وزیراعظم کے عہدے پر فائز رہ چکا ہے۔ "مسٹر اوکوئن' میں حاضر ہو سکتا ہوں؟" اس نے بڑی شائستگی سے پوچھا۔

"ضرور یور آنر۔" میٹ نے کہا۔ وہ سابق وزیراعظم جیسے شخص کی آمد پر بے چینی محسوس کررہا تھا۔

"مسٹر اوکوئن............ میں کچھ قومی معاملات پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔"

"پہلے میرے بیٹے کی تاج پوشی ہو جانے دیں۔"

"مجھے کوئی جلدی نہیں ہے مسٹر اوکوئن۔ ویسے بیلی ڈون آئرلینڈ کا حسین ترین مقام ہے۔ البتہ مجھے یہاں پہنچنے میں دشواری ہوئی۔ آئرلینڈ کے نقشے پر بیلی ڈون کا وجود ہی نہیں ہے۔ بہرحال' میں اس سلسلے میں کچھ کروں گا۔"

"کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔" میٹ نے تند لہجے میں کہا۔ "میں نہیں چاہتا کہ یہ خفیہ مقام عام ہو۔"

"بہت بہتر............ میں آپ سے متفق ہوں۔"

☆======☆======☆

ٹی وی پر ایک سڑک نظر آرہی تھی۔ شاہی بگھی ویسٹ منسٹر کی طرف رواں دواں تھی۔ بادشاہ کے لاکھوں پرستار اس پر پھول نچھاور کررہے تھے۔ انگلینڈ کی تسخیر کا عمل شروع ہوچکا تھا۔ بینڈ پر آئرش دھنیں بجائی جارہی تھیں............ کیونکہ بادشاہ آئرش تھا۔

آرچ بشپ نے نئے بادشاہ کے سر پر تاج رکھا۔ ہر شخص یہی کہہ رہا تھا کہ گزشتہ

ہزار سال میں اتنا اچھا بادشاہ برطانیہ کو میسر نہیں آیا۔ اس کا نام بھی خوبصورت تھا۔ شاہ کیون اول.......... اور شاہ کیون کی آنکھوں میں بیلی ڈون کی ایمی کے خواب تھے۔ اس کی شادی کے ساتھ ہی برطانیہ کی تسخیر مکمل ہو جاتی۔ اس کا پہلا بچہ انگلینڈ میں خالص آئرش شاہی خاندان کی بنیاد رکھتا۔ یہی آئرلینڈ کی فتح اور سربلندی تھی۔ آئرلینڈ برطانیہ کے بادشاہ کا گھر بن گیا تھا اور یہ فتح محبت کے زور پر حاصل ہونے والی تھی۔

☆====ختم شد====☆